

پریسبیٹریئن نظام کلیسیا

آؤ

دستور العمل

ولیم ایچ ہاپر

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

پریسٹین نظام کلیسیا

اور

دستور العمل

از

ولیم ایچ ہاپر

مترجم
اسلم ضیائی

نوٹکھا بیل کیشنز، ایمپرس روڈ، لاہور ۵۴۰۰۰

تعداد ۱۲۰۰

اپریل ۱۹۹۱ء

پہلی بار

انتساب

اپنی مددگار، ساتھی اور رفیقہ حیات
 مَوّیٰ کے نام
 جس نے حقیقی طور پر دنیا کی حدوں تک
 جُہات اور پُر معنی انداز میں اپنے ایمان کا
 اظہار کیا ہے

فہرست مضامین

صفحہ	نمبر شمار	موضوع
۹	۱	پہلا باب پریسٹیرین نظام کلیسیا کے قواعد و ضوابط
۳۴	۲	دوسرا باب پریسٹیرین نظام کلیسیا میں کانگریگیشن اور سیشن
۶۵	۳	تیسرا باب پریسٹیری اور رینڈ
۱۰۰	۴	چوتھا باب پریسٹیرین پاسبان
۱۳۷	۵	پانچواں باب مختاری اور روپیہ پیسہ
۱۶۰	۶	چھٹا باب مسیحی تعلیم و تربیت
۱۸۷	۷	ساتواں باب قواعد کلیسیا

فہرست مضامین

صفحہ

۷	پیش لفظ
۹	پہلا باب : پریسٹیرین نظام اور دستور العمل
۳۴	دوسرا باب : پریسٹیرین نظام میں کانگریگیشن اور سیشن
۳۴	۱۔ کانگریگیشن
۴۶	ب۔ پریسٹیرین کلیسیا کے انتظامی محکمے
۴۷	ج۔ سیشن
۶۵	تیسرا باب : پریسٹیری اور سند
۶۵	۱۔ پریسٹیری
۸۱	ب۔ مختصر تاریخ
۸۴	ج۔ سند
۱۰۰	چوتھا باب : پریسٹیرین پاسان
۱۳۷	پانچواں باب : مختاری اور روبیہ پیسہ
۱۴۰	۱۔ عہد عتیق سے چند نمونے
۱۴۲	۲۔ عہد جدید کے اصول
۱۶۰	چھٹا باب : مسیحی تعلیم و تربیت
۱۶۱	۱۔ تعلیم و تربیت کے لئے بائبل پس منظر
۱۶۷	ب۔ بچے

صفحہ

۱۴۰

د۔ نوجوان

۱۴۳

د۔ بالغان

۱۴۵

۴۔ کلیسیائی قائدانہ تربیت

۱۴۸

و۔ تربیت برائے خواندگی

۱۴۹

ز۔ خواتین

۱۸۳

ح۔ کانفرنسینر

۱۸۴

ساتواں باب! قواعدِ کلیسیا

۱۸۶

۱۔ تعارف

۱۸۹

ب۔ قواعدِ کلیسیا = نوعیت اور تشریحات

۱۹۱

ج۔ مستقل جوڈیشل کمیشن

۱۹۲

د۔ عدالتی مقدمات کا دائرہ کار

۱۹۲

۴۔ تدارک کی مقدمات

۱۹۴

و۔ تعزیری مقدمات

۱۹۴

ز۔ مقدمات

۱۹۸

ح۔ تدارک کی یا تعزیری مقدمات میں ثبوت

۱۹۹

ط۔ کلیسیائی نالیش

۲۰۰

ی۔ سزا کا اختتام اور بحالی

۲۰۱

ک۔ اپیلیں

۲۰۲

ل۔ اختتامی الفاظ

پیش لفظ

۱۹۸۶ء کے موسم بہار میں گوجرانوالہ تھیو لا جیکل سیمنری کی طرف سے پرنسپل اقبال نثار نے مجھے دعوت دی کہ ایک سٹو کے قریب پریسٹیرین پاسبانوں اور دلچسپی رکھنے والے طلباء کی پریسٹیرین کلیسیا کے نظام اور دستور العمل سے متعلق ایک مجلس مذاکرہ میں رہنمائی کروں۔ پریسٹیرین فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے اس کانفرنس میں جو اکتوبر ۱۹۸۶ء میں انعقاد پذیر ہوئی، شرکت کرنے والے پاسبانوں کے لئے اخراجات برداشت کرنے کے لئے رضامندی کا اظہار کیا۔

میں، پرنسپل اقبال نثار، پروفیسر آر تھو جیمز، پروفیسر اسلم ضیائی، طلباء اور گوجرانوالہ سیمنری کے دوستوں کا شکریہ گزار ہوں جنہوں نے اپنے درمیان میرے قیام کو خوشگوار بنایا۔ میں ٹرسٹ کے اراکین کا بھی شکریہ گزار ہوں جنہوں نے شرکت کرنے والے پاسبانوں کے لئے مالی امداد فراہم کی۔

اس کتاب میں پیش کردہ مواد کے چند ایک پہلوؤں کو جب باہمی طور پر زیر بحث لا رہے تھے تو پاسبانوں میں سے کئی ایک نے مجھے کہا کہ ”اس سے پہلے مجھے اس کا علم نہیں تھا“

پریسٹیری کے ماڈریٹر پادری نسیم نیلسن بدو ملہی نے جو وہاں حاضر

تھے، مجھے دعوت دی کہ میں اُن کی پریسبیٹری میں بھی اسی موضوع پر کلام
 کروں۔ ۱۹۸۷ء کے موسم بہار میں مذکورہ پریسبیٹری کے اجلاس میں یہ
 بالکل واضح نظر آتا تھا کہ پریسبیٹری کلیسیا کے ایڈمران اور پاسبانوں کو
 زیادہ مؤثر عہدہ داران بننے کے لئے پریسبیٹری ڈھانچہ اور دستور العمل
 کو سمجھنے کے لئے مدد کی ضرورت ہے۔ سیمینری میں قیام کے دوران میری
 حوصلہ افزائی کی گئی کہ جو باتیں میں نے زبانی بیان کی ہیں انہیں احاطہ تحریر
 میں لاؤں چنانچہ یہ کتاب انہیں ابتدائی کاوشوں اور درخواستوں کا نتیجہ
 ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب پاکستان میں خداوند یسوع مسیح کی
 ساری کلیسیا کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

ولیم ایچ۔ ہاپر
 لاہور (پاکستان)

پہلا باب

پریسبیٹیرین نظام اور دستور العمل

۱۔ پریسبیٹیرین کلیسیا کے اصول و ضوابط

چند سال قبل انگریزی میں ایک کتاب بعنوان "In His Steps" "نقش قدم" مسیحیوں میں بہت اہم اور مقبول تھی۔ اس کتاب میں مذکورہ چند افراد نے جو صدقِ دل سے خداوندِ یسوع مسیح کے پیروکار بننا چاہتے تھے ہر قسم کی صورتِ حال سے متعلق سوال پوچھا: "اگر یسوع مسیح میری صورتِ حال میں ہوتے تو وہ کیا کرتے؟"۔ ہماری دنیا پہلی مسیحی صدی کے ملکِ فلسطین سے بہت مختلف ہے۔ ہمارے لئے یہ تصور کرنا بھی مشکل ہے کہ اگر مسیح خداوندِ دورِ حاضر میں زمین پر ہوتے تو وہ کیسے کام کرتے۔ اکثر اوقات ہم میں سے بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ خداوندِ یسوع کا زمانہ کیسا تھا؟ یا ہم پوچھتے ہیں کہ مقدس پولس رسول نے بعض مواقع پر جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ ایک موقع پر کہ نتھس کے مسیحیوں کو اتنے سخت الفاظ لکھنے کی اسے کیا ضرورت تھی؟ جب اس پر مقدمہ قائم کیا گیا تو کیا قیصر کے ہاں اپیل کرنے میں وہ حق بجانب تھا؟

۱۔ چند ایسی دستاویزات سے جن تک ہمیں رسائی حاصل ہے، بہت سے لوگوں نے اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے کہ ابتدا میں کلیسیا کیسی

ہوتی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن ابتدائی سالوں میں کلیسیائی نظام کی کوئی واضح شکل و صورت موجود نہیں تھی۔ اس غیر واضح شکل و صورت کی ایک منطقی وجہ یہ تھی کہ ہر جگہ پر کلیسیا نے ایک ہی انداز میں نشوونما نہیں پائی تھی۔ دورِ حاضر میں ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ راولپنڈی کے راجہ بازار جیسے علاقہ کی کلیسیا بالکل قلعہ دیدار سنگھ کے علاقہ کی کلیسیا جیسی ہوگی۔ شہر اور گاؤں مختلف مقامات ہوتے ہیں۔ پاسبانوں کی دلچسپیاں مختلف ہوتی ہیں اور اُن کی صلاحیتوں میں بوقلمونی پائی جاتی ہے۔ خوش قسمتی سے کلیسیائی بزرگ (ایڈلڈرز) مختلف مقامات پر مختلف خیالات کے حامل ہیں اور وہ تقاضے جو ایک کلیسیا کو درپیش ہیں، دیگر مقامات پر مختلف ہیں۔

عہدِ جدید میں پولس اپنے خطوط میں مختلف کلیسیاؤں سے اُن کی نشوونما کے مختلف ادوار میں اُن سے ہم کلام ہوتا ہے۔ تھمس کی کلیسیا نے ایک خاص نظام میں نشوونما پائی ہوگی جہاں پر سنگھ اور اکو کہ جیسے قابل قائدین موجود تھے (ملاحظہ فرمائیں اعمال ۱۸ : ۲۶، رومیوں ۱۶ : ۲)۔ ظاہر ہے کہ یہ یہودی قائدین اپنے آبائی علاقہ میں پولس کی ابتدائی خدمت کے وقت مضبوط مسیحی قیادت بن چکے تھے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ایک ایسے مقام پر جہاں سنگامہ نے جنم لیا تھا ایک مختلف قسم کی کلیسیائی تنظیم وجود میں آتی؟۔ افسس میں دیمتریس نامی سنار نے ایسے لوگوں کو اکسایا جو رو پہلے بت بناتے تھے۔ پولس نے انہیں یہ تعلیم دی تھی کہ مسیح کے پیروکاروں کو بتوں کی کوئی ضرورت نہیں (ملاحظہ فرمائیں اعمال ۱۹ : ۲۳-۲۴)۔

مسیحیوں کی منادی اور تعلیم کی بدولت پیدا ہونے والی بڑی ہچل کے بعد یقیناً ایک مضبوط اور سنجیدہ قیادت درکار تھی۔

جس قسم کی عبادت نے ہر شہر میں جو صورت اختیار کی ہوگی اُس کے بارے میں یہودیت سے مسیحیت کے حلقہ بگوش ہونے والے نو مریدوں کے لئے عبادت خانوں میں مروجہ نمونہ کو واضح طور پر اپناتے ہوئے ہم چند نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔ اعمال کی کتاب کے چھٹے باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ یروشلیم کے مسیحیوں نے خبرگیری کے لئے ڈیکنوں کا انتخاب کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ سب مقامات پر کلیسیا میں ڈیکن تھے یا نہیں۔

یہ بھی بالکل واضح ہے کہ ابتدائی کلیسیا میں کوئی مرکزی دفتر نہیں تھا اور نہ ہی کلیسیائی صدر دفاتر تھے۔ ابتدائی سالوں میں یروشلیم کی جماعت سب سے اہم کلیسیا تھی جیسے کہ پولس نے اپنے سفروں سے واپسی پر وہاں کے کلیسیائی سرداروں کو مطلع کرنے سے اس کا اظہار کیا ہے۔ بعد میں روم اور ایسے مقامات جنہیں اب استنبول اور اسکندریہ کہا جاتا ہے کلیسیا کے مضبوط مراکز بن گئے۔ ابتدائی کلیسیا میں نظام کے بارے میں عہد جدید ہمیں مزید کیا سکھاتا ہے، کم از کم پانچ خصوصیات قابل غور ہیں۔

۱۔ فلپیوں کے خط ۱:۱ میں درج ہے کہ مخاطبین مقدس نگہبان اور

خادم تھے۔ سب سے پہلے ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ یروشلیم کے علاوہ کم از کم ایک اور کلیسیا میں بھی ڈیکن تھے۔ دوسری بات ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسیح کے پیروکار مقدسین کہلاتے تھے۔ عہد جدید میں لفظ "مقدس" کے مفہوم کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ مقدسین

سے مراد شاگرد اور مسیحی لوگ تھے جو مسیح کے طریق پر چلتے تھے۔
 یہ بات باعث دلچسپی ہے کہ پولس ۱۔ کرنتھیوں کے پہلے باب میں کرنتھیوں
 کی کلیسیا کے مقدسین کو کتنے اچھے الفاظ میں یاد کرتا ہے اور یہ بھی
 کہ وہ اُن کے لئے کس قدر خدا کی شکر گزاری کرتا ہے۔ خاص کر اس بات
 کے لئے کہ وہ کسی روحانی نعمت کے محتاج نہیں (۱۔ کرنتھیوں
 ۷:۱) لیکن آیت ۱۰ تک پولس "ان مقدسین" کے بارے میں بہت
 سی حتمیوں اور ناکامیوں کا ذکر سننا شروع کر دیتا ہے۔
 عہدِ جدید کے مطابق مقدس سے مراد کوئی ایسا شخص نہیں جو کامل
 ہو یا جس کی پرستش کی جا سکے، بلکہ مقدس سے مراد ایک مسیحی ہے جو گنہگار ہے۔

فلیپیوں ۱:۱ میں ایک قابلِ غور بات یہ ہے کہ وہاں بشپ
 (نگہبان) موجود تھے۔ پولس نے "سب..... نگہبانوں....."
 کو لکھا۔ بشپ کون تھے، اُن کا کیا کام تھا اور اُنہیں کس طرح چنا
 جاتا تھا؟ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں۔ پہلی صدی میں بشپوں کی
 حیثیت پر بائبل کے علما نے برسوں تک بحث کی ہے۔ "نگہبان"
 ایسے افراد تھے جو دیگر مسیحیوں کو پاسبانی نگہداشت فراہم کرنے
 اور نو مریدوں کو تعلیم دینے کے ذمہ دار تھے۔ شاید وہ عبادت
 میں پیشوا بھی ہوں۔ ۱۔ تیمتھیس ۱:۳ اور ططس ۷:۱ میں مذکورہ
 بشپوں سے مراد ایسے افراد ہیں جنہیں آج کل ہم پاسبان کہتے ہیں۔
 مسیحی روایت میں "بشپ" کی اصطلاح قدیم اور قابلِ احترام ہے۔

بہت سے ممالک میں جب کسی خاتون یا مرد کی پریسیپیٹریں خدمت کے لئے تخصیص (آرڈینیشن) کی جاتی ہے تو اس فرد کو کئی القاب دیئے جاتے ہیں جن میں سے ایک لقب "بشپ" ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر پریسیپیٹریں خادم کو دعوت اور چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ خدا کے لوگوں کے گلہ کی ایسے نگہداشت کرے جیسے چرواہا بھیڑوں کی کرتا ہے۔ بشپ ہونا ایک اہم اور بھاری ذمہ داری ہے خواہ ایسے مسیحیوں کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو جنہیں بشپ - پاسبان نگہداشت فراہم کرتا ہے، بعد میں بشپ ایک ہی وقت میں مختلف کلیسیاؤں کے نگہبان تھے۔

۲۔ عہد جدید میں پائی جانے والی تیسری اصطلاح جسے ہم ڈیکن اور بشپ کی طرح آج تک استعمال کرتے ہیں وہ پریسیپیٹری ہے۔ ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ ۱۔ تیمتھیس کے نسبتاً مختصر خط میں لفظ "بشپ" استعمال کیا گیا ہے اور اسی خط میں (۱۔ تیمتھیس ۴: ۱۴) لفظ "پریسیپیٹری" بھی پایا جاتا ہے۔ لفظ بشپ کی طرح اس کے درست معنی بھی غیر واضح ہیں۔ عہد جدید کے بعض تراجم میں اس آیت میں مستعمل یونانی لفظ "presbyterian"

کا ترجمہ "بزرگوں کی مجلس" کیا گیا ہے۔ مقدس تیمتھیس کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ منادی، تعلیم اور لوگوں کے سامنے کلام پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھے کیونکہ پریسیپیٹری یا بزرگوں کی مجلس نے اس

پر ہاتھ رکھے تھے (۱۔ تیمتھیس ۱۱: ۴ - ۱۵)۔ آج دنیا بھر میں پریسبیٹریئن کلیسیاؤں میں جب "بزرگوں کی پریسبیٹری" کسی جوان یا بوڑھے، عورت یا مرد پر ہاتھ رکھتی ہے تو اس شخص کی کلیسیائی خدمت کے لئے مخصوصیت ہوتی ہے اور اگر یہ "مجلس" مقامی جماعت کی سیشن ہو تو پھر ایلڈر کی خدمت کے لئے۔ پریسبیٹریئن نظام میں پریسبیٹری کی حیثیت سے متعلق سیر حاصل بحث تیسرے باب میں ملے گی۔

۳۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی غور کر چکے ہیں عہد جدید میں ایک اور لفظ بھی استعمال ہوا ہے جسے بزرگ (ایلڈر) کہا جاتا ہے (پٹر ۱۔ ۱ پطرس ۵: ۵)۔ یاد رہے کہ ہمیں بزرگوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کے بارے میں یا انہیں کیسے چنا جاتا تھا بہت تھوڑا علم حاصل ہے۔ شاید کچھ کلیسیاؤں میں وہ ہوں بعض میں نہ ہوں۔ ۱۔ پطرس سے جس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ اس اعتبار سے بہت دلچسپ ہے کیونکہ یہ مشرق وسطیٰ کی روایت کو پیش کرتی ہے جس کی پابندی مثال کے طور پر بہت سے مغربی ممالک کے مقابلہ میں پاکستان میں زیادہ کی جاتی ہے۔

"اے جو انوائٹم بھی بزرگوں کے تابع رہو" عین ممکن ہے کہ یہ بزرگ ایسے لوگ ہوں جو کلیسیائی تجربہ میں نہیں بلکہ عمر میں بڑے ہوں بعض دیگر ممالک کے مقابلہ میں پاکستان اور چین میں والدین سمیت بزرگوں کو زیادہ احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پریسبیٹریئن کلیسیا میں بزرگ بننے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں لیکن ہر بزرگ کو مسیحی

تجربہ اور فیصلہ میں پختہ اور دُنیا کے معاملات اور مسیحی ایمان کو سمجھنے میں دانا اور روحانی شخص ہونا چاہیے۔ ایسی کانگریگیشن جس میں صرف عمر رسیدہ ایلڈر ہوں وہ ایک طرف تو جوان افراد کی قوت اور بصیرت سے محروم ہو جاتی ہے اور دوسری طرف جوان لوگ بیدل ہو جاتے ہیں کیونکہ نئے خیالات کے ساتھ قیادت فراہم کرنے کا انہیں موقع نہیں ملتا۔ دوسرے باب میں ہم کسی سیشن پر ایلڈران کی اجتماعی ذمہ داریوں پر غور کریں گے۔ بزرگوں کے بارے میں ایک طویل بائبل روائت موجود ہے اگرچہ

انہیں ہمیشہ اسی نام سے نہیں پکارا جاتا تھا۔ خروج ۱۸: ۱۳-۲۳ میں اُس وقت کی ایک دلچسپ کہانی پائی جاتی ہے جب موسیٰ کے خسر یثرو نے موسیٰ کو اکیلے ہی روحانی پیشوا (پاسبان کی مانند) بننے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ نے سارا دن ایسے لوگوں کی صلاحکاری کرتے ہوئے بسر کیا جنہیں مسائل درپیش تھے اُس نے درست فیصلہ کرنے میں لوگوں کی مدد کی اور منصف کے طور پر کام کیا۔ یثرو نے بجا طور پر مشاہدہ کیا کہ موسیٰ ہر کام تنہا کرنے کی کوشش میں اپنا نام کر لے گا۔ یثرو نے تجویز کیا کہ موسیٰ کے لئے زیادہ اہم یہ ہے کہ وہ کاہن کی طرح کام کرتے ہوئے لوگوں کے معاملات خدا کے پاس پہنچائے اور نبی کی طرح خدا کی آواز سے لوگوں سے ہمکلام ہو۔ دوسرے لفظوں میں موسیٰ کا روحانی فریضہ اس قدر اہم تھا کہ اُسے ہر کام خود کرنے کی کوشش ہی نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے بعد یثرو نے ایک کامل حل پیش کیا کہ

موسسی کو معمولی باتیں نہ پٹانے کے لئے لائق لوگوں کو چننا چاہیے اور صرف زیادہ پیچیدہ اور زیادہ مشکل مسائل نہ پٹانے کے لئے انہیں چند اہل اشخاص کے سپرد کیا جائے۔ قاضیوں کی طرف سے صرف انتہائی مشکل مسائل اور پیچیدہ معاملات موسسی کے سپرد کئے جائیں۔

بالکل اسی طرح کوئی بھی پاسبان ہر کام تنہا نہیں کر سکتا اگرچہ بعض ایسا کرتے پر اصرار کرتے ہیں۔ غالباً انہیں بھی ایک دانا بزرگ بننے کے لئے کسی اچھے خسر کی ضرورت ہے۔ گنتی کی کتاب کے گیارہویں باب کی سہولویں آئت سے لوگوں کی

روحانی قیادت میں معاونت کے لئے ستر بزرگوں کے چناؤ کے سلسلہ میں موسسی کے نام خدا کے حکم کا ایک بہترین بیان پایا جاتا ہے۔ یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ عہد عتیق میں دو ایسے اندراج ملتے ہیں جن میں ذکر ہے کہ موسسی نے خداوند کے کام میں معاونت کیلئے بزرگوں کو کیسے منتخب کیا۔ لوگوں کا قاضی اور ججگروں میں ثالث ہونے کی حیثیت سے موسسی سارا دن فیصلہ جات کرنے کے لئے بیٹھتا رہا جب تک خدا اور یزرو نے اُسے کام تقسیم کرنے اور دوسرے بزرگوں کے ساتھ مل کر فرائض ادا کرنے کے لئے نہ کہا۔

موسسی کے عدالتی نظام کے بارے میں پہلا مشاہدہ یہ ہے کہ عدالتوں کے اوپر اپیل کی عدالتیں اور پھر ایک عدالت عالیہ ہے۔ دورِ حاضر میں بالکل یہی نظام پاکستان میں ہے۔

دوسرا مشاہدہ یہ ہے کہ جب کبھی کوئی سنجیدہ مسئلہ ہو پریسیڈنٹین نظام بھی بالکل اسی طرح کام کرتا ہے۔ نظریاتی لحاظ سے زیادہ تر مسائل کا فیصلہ کلیسیا کی سیشن کرتی ہے۔ بسا اوقات کچھ باتیں پریسیڈنٹ کے سپرد کی جاتی ہیں جو عدالت کے طور پر کام کرتی ہے۔ کبھی کبھار مشکل اور اہم امور کے سلسلہ میں سندھتی قاضی کے طور پر کام کرتی ہے۔ ایک مستقل جوڈیشل کمیشن کو ہر سطح پر فیصلہ جات کرنے چاہئیں۔ پریسیڈنٹ عدالتوں کو ہمیشہ مکمل طور پر انصاف پسند اور غیر جانبدار ہونا چاہیئے۔ بدعنوانی اور نا انصافی کا کبھی بھی کلیسیائی عدالتی نظام میں دخل نہیں ہونا چاہیئے (صرف سیشنز اور کسی کونسل مثلاً لاہور چرچ کونسل میں عدل کا اس قدر ترقی یافتہ نظام نہیں ہوتا)

تیسرا مشاہدہ جو یہاں کے حالات سے خصوصی مطابقت رکھتا ہے یہ ہے کہ صرف لائٹ اور دانا افراد ہی کو اپنے روحانی پیشوا کے ساتھ کام کرنے کے لئے چنا گیا اور ان بزرگوں نے قدیم اسرائیل کی دینی جماعت میں بہت کام کیا۔ خمدوج کی کتاب کے بیان کے مطابق ان غیر مخصوص شدہ پیشواؤں کو گنتی کی کتاب کے بیان کی مانند بزرگ نہیں کہا گیا۔ لیکن یہ واضح ہے کہ انہوں نے اسی طرح کے فرائض سرانجام دیئے۔ بزرگ کی خدمت سرانجام دینا ایک عظیم بائبل ورثہ ہے۔

۴۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے عہد جدید کی کلیسیا میں

کوئی مرکزی قیادت اور سنڈ نہ تھی اگرچہ اوائل میں یروشلم کی کلیسیا
بلاشک سب سے اہم واحد جماعت تھی۔ کوئی مرکزی کلیسیائی
نظام نہ ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نظر آتا ہے کہ بیشتر جماعتیں
بڑی حد تک خود مختار تھیں۔ ماہیت کے لحاظ سے غالباً وہ خود مختار
نظام کی حامل تھیں۔ لیکن پوئس رسول جیسے لوگوں کے وسیلہ سے
ایک دوسرے کے ساتھ ان میں باہمی ربط تھا۔ صرف آہستہ آہستہ
ایک جیسا کلیسیائی ڈھانچہ نمودار ہوا۔ پوئس اور اس کی مانند دیگر لوگ
ابتدائی کلیسیاؤں کو ان کے معاملات سے متعلق ہدایت
کرنے کی بدولت قائدانہ حیثیتوں کے حامل تھے۔ مہیا کردہ مشورے
یقیناً مفید اور معنی خیز تھے لیکن جوں جوں کلیسیائیں تعداد میں بڑھتی
گئیں تو کسی خاص ترتیب کو اپنانا ضروری ہو گیا۔ اگر سرگودھا اور
میانوالی شاہراہ پر صرف ایک ہی بس ہو تو وہ بس ڈرائیور کی خواہش
کے مطابق بہت کچھ کر سکتی ہے۔ لیکن جب کچھ اونٹوں اور بہت
سی لدی ہوئی گاڑیوں کا اضافہ ہو جائے، ہزاروں کاریں، دیگر
بسیں، سائیکلیں اور موٹر سائیکلیں بھی ہوں جو اس شاہراہ
کو استعمال کر رہی ہیں تو پھر شاہراہ کے لئے کچھ قواعد و ضوابط
ضروری ہوتے ہیں۔ ہر موٹر گاڑی کے ڈرائیور کو حادثہ سے بچنے
کے لئے محتاط ہونا پڑتا ہے۔ تعاون ضروری ہے۔ جب شاہراہوں
پر آمدورفت میں اضافہ ہو جائے تو ضروری قواعد و ضوابط جنم لیتے ہیں۔

جوں جوں توجہ طلب مسائل بڑھتے گئے جماعتوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کلیسیا میں قواعد و ضوابط کی بتدریج تشکیل ہوتی گئی۔ اپنے کام کو موثر انداز، ترتیب اور خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ہمارے واسطے قواعد و ضوابط ضروری ہیں۔

۵۔ ایک بڑی اہم حقیقت کا تذکرہ ضروری ہے۔ ہر جماعت، پاسبان، بشپ اور کلیسیا کا ہر بزرگ یسوع مسیح کو کلیسیا کا خداوند تسلیم کرتا تھا۔ عہد جدید میں کئی مقامات پر روح القدس کی ہدایت سے کلیسیا کے لئے مسیح کے بدن کا استعارہ استعمال کیا گیا ہے یہ جاننا باعث اطمینان ہے کہ خدا مسیح میں ہو کر اس پر اختیار رکھنے بلکہ کلیسیا کی ابتر حالت میں بھی اُس کے حالات پر حاوی ہونے کا خواہشمند ہے۔ مسیح سے رفاقت رکھنے والے لوگ کبھی تنہا نہیں چھوڑے جاتے۔

ب۔ کلیسیائی نظام کے تین بڑے ڈھانچے بیسوں سے کلیسیا میں منظر عام پر آئے ہیں اور ہر ایک عہد جدید کے نمونہ پر مبنی ہونے کا دعویٰ دار ہے۔ پریسبیٹرین افراد کو پورے طور پر سمجھنا چاہیے کہ اُن کا نظام کیسے کام کرتا ہے۔ لیکن دوسروں سے متعلق جاننا بھی ضروری ہے کیونکہ دیگر ڈھانچوں میں سے ہر ایک کی نمائندگی پاکستان میں موجود ہے۔

۱۔ بشپ نظام کلیسیا:۔ عہد جدید میں مستعمل یونانی لفظ "EPISCOPAS" کا ترجمہ عموماً بشپ کیا جاتا ہے۔ ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ

ابتدائی کلیسیا میں بشپ ہوتے تھے لیکن اُن کے فرائض منصبی کا کوئی اندراج نہیں ملتا۔ دُنیا کی سب سے بڑی کلیسیا یعنی رومن کیتھولک کلیسیا میں بشپ ہوتے ہیں جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ عموماً بشپی نظام کی حامل کلیسیاؤں میں دورِ حاضر میں بشپوں کے پاس اختیار اور اثر و رسوخ ہوتا ہے۔ بعض کلیسیاؤں میں بشپ جماعتوں کے لئے خادموں کو مقرر کرتے ہیں۔ رومن کیتھولک کلیسیا میں پریسبیٹ، بشپ، آرچ بشپ، کارڈینل اور سب سے اوپر روم کا پوپ ہوتا ہے جسے کلیسیا کا روحانی باپ تسلیم کیا جاتا ہے۔ انفرادی جماعتوں کو بہت کم خود مختاری حاصل ہوتی ہے۔ وہ بشپ اور وسیع تر جغرافیائی اور کلیسیائی ذمہ داری کے اہل افراد کے ماتحت ہوتی ہیں۔ پالیسیاں اور فیصلہ جات اعلیٰ سطح پر طے اور قائم کئے جاتے ہیں جہاں مرکزی قیادت ہوتی ہے۔

۲۔ کانگریگیشنل نظام کلیسیا:- یہ نظام پہلے نظام کے بالکل برعکس ہے۔ نظریاتی طور پر کسی بھی مرکزی قیادت کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ مقامی کانگریگیشن جو کچھ کرنا چاہے کر سکتی ہے۔ کانگریگیشنل نظام کلیسیا سے منسلک جماعت میں کسی پاسبان کو باہر سے منتخب کر کے کلیسیا پر ٹھونسنے کی بجائے، پاسبان سے متعلق مقامی کلیسیا کو اپنا فیصلہ کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ بشپی نظام کلیسیا میں بشپ نئے پاسبانوں کو مخصوص کرتا ہے۔ پریسبیٹرن نظام میں جیسا کہ ہم گفتگو کریں گے، پریسبیٹری

مخصوصیت کرتی ہے جو ایک طرح کا اجتماعی بشپ ہے۔ کانگریگیشنل نظام میں کوئی انفرادی جماعت ہی اپنے پاسبان کی خصوصیت کر سکتی ہے۔ اگر جماعت پاسبان کو ناپسند کرتی ہے تو جماعت اس شخص کو برطرف کر سکتی ہے۔ پاسبان کو کسی پریسبیٹیری یا کسی بشپ کا تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔ کانگریگیشنل نظام کلیسیا میں بڑی حد تک خود مختاری ہوتی ہے جس میں فرقوں کے قواعد و ضوابط اور تعلقات بہت قلیل ہوتے ہیں۔ بیپٹسٹ کلیسیائی، عموماً پیٹی کاسٹل کلیسیائی اور اسمبلی آف گاڈ، کانگریگیشنل نظام کلیسیا کی حامل نمائندہ جماعتیں ہیں۔ عملی طور پر اکثر کانگریگیشنل کلیسیائی "ایسوسی ایشنز" بنالیتی ہیں تاکہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں۔

۳۔ پریسبیٹری نظام کلیسیا:- یہ نظام مذکورہ بالا دونوں کے مابین ہے ہمیں مقامی نظام کے فوائد حاصل ہیں کیونکہ مقامی کلیسیا کے نظم و نسق میں کانگریگیشن اور سیشن کچھ کر سکتی ہیں۔ ہمیں بشپی نظام کے فوائد بھی حاصل ہیں۔ پریسبیٹری بطور "بشپ" کام کرتے ہوئے جماعتوں اور پاسبانوں کے لئے تحفظ اور نگہداشت فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر مقامی کلیسیا کو نمائندہ نظام حکومت میں اجتماعی "بشپ" کے فیصلہ جات کرنے میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ پریسبیٹری کے ہر اجلاس کے لئے ایک پاسبان اور ہر سیشن سے منتخب ایڈر، پریسبیٹرز ہوتے ہیں۔ سنڈ آف دی یونائیٹڈ پریسبیٹری چرچ آف پاکستان میں بھی سنڈ کے اجلاس کے لئے ہر سیشن ایک پاسبان

اور ایڈریجیٹ ہے۔ لاہور چیرچ کونسل کی اور کوئی اعلیٰ انتظامی تنظیم نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے سنڈ (یا کونسل) کے اجلاس کے لئے پاسبانوں اور ایڈران کی محدود تعداد کو بھی موضوع بحث بنایا ہے کیونکہ سنڈ اور کونسل کی موجودہ تعداد انہیں ناقابلِ برداشت اور مہنگا بنا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اکثر صرف چند گھنٹوں پر مشتمل اجلاس ہونے کی وجہ سے یہ غیر موثر رہتا ہے کیونکہ مقام اجلاس پر اتنے زیادہ لوگوں کو رات کے لئے ٹھہرانے کا کام مشکل ہوتا ہے۔

پریسیپیٹین نظام کے بخوبی کارفرما ہونے کے سلسلہ میں دیانتداری، صداقت اور عدل انتہائی اہم ہیں۔ پریسیپیٹین نظام کلیسیاء اُس وقت تک مفید ثابت نہیں ہو سکتا جب تک پریسیپیٹریز یعنی پاسبانوں اور ایڈران کو سیشن، پریسیپیٹری اور سنڈ کو درپیش بنیادی مسائل سے آگاہ نہ کیا جائے۔ جب تک کسی شخص کو کلیسیائی نظام کے قواعد و ضوابط کی تربیت حاصل نہ ہو اُسے بطور پاسبان یا ایڈر مخصوص نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ ہر پاسبان اور ایڈر روحانی بلوغت کا حامل ہے۔ نیز یہ بھی متوقع ہے کہ ایسا فرد نفسیاتی اور جذباتی طور پر بالغ صاحبِ علم اور درست فیصلہ کرنے کا اہل ہو۔ سیشن، پریسیپیٹری اور سنڈ کے ہر نمائندہ کو کلیسیائی انتظامی تنظیموں کے سامنے پیش ہونے والے خصوصی مسائل سے باخبر ہونے کی ضرورت ہے۔

پریسیپیٹین نظام کلیسیاء کا ایک اور پہلو بھی ہے جسے اکثر

سمجھا نہیں جاتا۔ پریسبیٹریں لوگوں کا یہ اعتقاد نہیں کہ صرف وہی حقیقی کلیسیا ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا کلیسیائی نظام عہد جدید کے اصولوں پر مبنی ہے لیکن ہمارا ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ صرف ہم ہی کلیسیا ہیں۔ ہم تو مسیح کی عالمگیر کلیسیا کا ایک حصہ ہیں۔ ہم "پاک کیتھولک" (کلیہ) کلیسیا کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ یہاں لفظ "کیتھولک" سے مراد "عالمی" یا "عالمگیر" ہے۔ اس کا مطلب اسے رومن کیتھولک کلیسیا سے مختلف ظاہر کرنا ہے۔ عہد جدید میں مستعمل یونانی لفظ "OIKUMENE" کا مفہوم ہے "خدا کا گھرانہ" ہم عالمگیر کلیسیا ہیں جس کا مطلب ہے کہ ہم خدا کے کُل لوگوں کا ایک جزو ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ایسے تمام دیگر لوگوں کے ساتھ بھی تعاون کرتے ہیں جو یسوع کو اپنا خداوند تسلیم کرتے ہیں۔

یہ کوئی اتفاقیہ امر نہیں کہ تقریباً ہر ملک میں پریسبیٹریں لوگوں نے نیشنل کونسل آف چرچز قائم کرنے میں مدد کی ہے اور پریسبیٹریں کلیسیا ٹیس اُن میں سے ہیں جنہوں نے ورلڈ کونسل آف چرچز کی بنیاد رکھی۔ مثال کے طور پر پریسبیٹریں لوگوں نے کلیسیا جنوبی ہندوستان، کلیسیا شمالی ہندوستان اور تھائی لینڈ اور جاپان میں چرچ آف کرائسٹ قائم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ پریسبیٹریں لوگوں نے پسند کیا کہ وہ چرچ آف پاکستان کا حصہ نہ بنیں لیکن ہم اس کے اور دیگر قوتوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں تاکہ ملک بھر میں مسیح کی خدمت میں شریک ہو سکیں۔

پریسبیٹریں کلیسیا (یو۔ ایس۔ اے) کا آئین جس سے اگلے صفحات

پر بہت سے خصوصی نکات میں نے اخذ کیے ہیں، دیگر کلیسیاؤں کے درمیان
پریسبیٹریں کلیسیا کے مقام سے متعلق یوں بیان کرتا ہے۔ "عالمگیر کلیسیا کے لئے
اپنی سپردگی کے سیاق و سباق کے حوالہ سے پریسبیٹریں کلیسیا، پریسبیٹریں
نظام کے بنیادی اصولوں سے خصوصی وابستگی رکھتی ہے"

۱۔ پریسبیٹریں کلیسیا کی خاص جماعتیں یعنی کانگریگیشنز جہاں کہیں واقع ہیں وہ
مجموعی طور پر ایک کلیسیا کو تشکیل دیتی ہیں۔ وآہ کی پریسبیٹریں کلیسیا پسور
یا قصور کی پریسبیٹریں کلیسیا سے الگ نہیں ہے۔ ہر ایک اپنے پاس بان
اور سیشن کے ساتھ ایک الگ جماعت ضرور ہے۔ کلیسیا میں مختلف
پریسبیٹریوں کی رکن ہو سکتی ہیں (یا دو یونائیٹڈ پریسبیٹریں چرچ اور ایک
لاہور چرچ کونسل میں) لیکن وہ سب پاکستان میں پریسبیٹریں کلیسیا کے
ارکان ہیں۔ ڈسکہ سے باہر ہائش پذیر پریسبیٹریں کلیسیا کا رکن جب
نقل مکانی کر کے دوسری جگہ جاتا ہے تو وہ اپنی رکنیت پریسبیٹریں کلیسیا
فیصل آباد میں منتقل کر دیا سکتا یا سکتی ہے شیخیں بہت سی ہو سکتی ہیں لیکن پریسبیٹریں
کلیسیا ایک ہی ہے۔

ب۔ کلیسیا کا انتظام پریسبیٹرز (ایلڈران اور کلام کے خادموں) مساوات سے
کرتے ہیں۔ مساوات سے مراد برابر ہونا ہے۔ مثلاً پریسبیٹری کے اجلاس
میں ایلڈر اور پاسبان کا ووٹ برابر ہی شمار کیا جاتا ہے۔

ج۔ پریسبیٹرز باہمی طور پر باقاعدہ درجہ بندی سے انتظامی محکموں یعنی سیشن،
پریسبیٹری اور سنڈ (یا سیشن اور لاہور چرچ کونسل کی تنظیم) میں آتے ہیں۔
نظریاتی طور پر سنڈ آف دی یونائیٹڈ پریسبیٹریں چرچ پورے پاکستان

پر حاوی ہے تاہم عملی طور پر سنڈ سے مراد پاکستان کا صرف وہ حصہ ہے جس میں یونائیٹڈ پریسیڈنٹ کلینکس موجود ہیں۔ سیشن، پریسیڈنٹ اور سنڈ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے پاکستان میں عدالتی نظام کی مانند ہیں یعنی مقامی، علاقائی اور قومی یا اسے ضلع، صوبہ اور ملک بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

د۔ پریسیڈنٹز صرف عوامی امنگوں کے ترجمان نہیں ہوتے بلکہ وہ باہمی طور پر خدا کی مرضی کو جاننے اور پیش کرنے کے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ پریسیڈنٹز نظام کلینکس کے قواعد و ضوابط میں سے سب سے زیادہ غلط فہمی اسی اصول کے بارے میں پائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص پریسیڈنٹ کو ہدایت نہیں دے سکتا کہ وہ اپنا ووٹ کیسے استعمال کرے۔ مثلاً اگر سیشن کا رکن ایڈٹر پریسیڈنٹ کے اجلاس میں کسی سیشن کی نمائندگی کرتا ہے تو سیشن کو کوئی حق حاصل نہیں کہ پریسیڈنٹ میں پیش ہونے والے کسی معاملہ کے بارے میں وہ اپنے نمائندہ ایڈٹر کو ہدایت کرے کہ اُسے اپنا ووٹ کیسے استعمال کرنا ہے۔ کسی موضوع پر سیشن کو اپنا متفقہ فیصلہ درج کرنے کا حق تو حاصل ہے لیکن سیشن ایڈٹر کو ہدایت نہیں دے سکتی کہ وہ اپنا ووٹ کیسے استعمال کرے۔

اس اصول کے لئے بہت اہم اور مدلل وجوہات ہیں۔ پریسیڈنٹ کے اجلاس سے پہلے جب کسی سیشن کا اجلاس منعقد ہو تو اُسے اُن تمام دلائل کا علم نہیں ہوتا جو کسی خاص موضوع پر بحث کے دوران پیش ہو سکتے ہیں۔ پریسیڈنٹ کے اجلاس میں حاضر پریسیڈنٹ کو کسی مسئلہ کے

بارے میں پیش ہونیوالی ہر بات کو بغور سن کر ووٹ دینے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ اسی وجہ کی بنا پر کسی مختار کے ذریعہ ووٹ دینے کی اجازت نہیں۔ (کسی مختار کے ذریعہ ووٹ دینے سے مراد کسی شخص کو پیشگی تحریری بیلٹ کی وساطت سے ووٹ دینے کی اجازت یا کسی کلیسیائی عدالت کے رکن کو کسی ایسے شخص کے لئے ووٹ دینے کی اجازت ہے جو حاضر نہ ہو۔)

کسی مختار کے ذریعہ ووٹ نہ دینے اور نمائندگان کو یہ ہدایت نہ دینے سے متعلق کہ وہ اپنا ووٹ کیسے استعمال کریں علم الہیات کی بھی ایک اہم وجہ ہے۔ نیتیکسٹ کے دن سے (ملاحظہ فرمائیں اعمال ۱۰:۲-۴) ہمارا ایمان ہے کہ روح القدس ایک خاص طریقہ مسیح کے جمع ہونے والے شاگردوں سے ہمکلام ہوتا ہے جب پریسبیٹر مختلف مقامات سے جمع ہوتے ہیں تو روح القدس ایسی سمیتوں میں اُن کی رہنمائی کر سکتا ہے جن کے بارے میں بحیثیت جماعت جمع ہونے سے پہلے اُنہوں نے سوچا بھی نہ ہو۔ میں سیشن، پریسبیٹری یا سینڈ کے کسی اجلاس میں ایجنڈا پر زیر بحث آنیوالے کسی اہم معاملہ کے بارے میں جو کچھ محسوس کرتا ہوں اُس کے ساتھ پوری تیاری سے اجلاس میں شرکت کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ جب حاضر ہو جاؤں میں پورے انہماک سے سننا ہوں کہ کس طرح خدا کی آواز، جو کچھ دوسرے لوگ کہتے، سوچتے اور محسوس کرتے ہیں، اُس کے وسیلہ سے ہمکلام ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ممکن

ہے کہ رُوح القدس جو کچھ جماعت سے کہنے کی کوشش کر رہا ہے پوری انتظامی تنظیم اُسے غلط طور پر سمجھ رہی ہو۔ تاہم جماعت کو رُوح القدس کی نئی ہدایات اور تحریک سے متواتر باخبر رہنا چاہیئے، ایک پریسیڈنٹ کی حیثیت سے مجھے مکمل طور پر خدا کی مرضی کے لئے تیار رہنا چاہیئے جو شاید میری شخصی مرضی کے بالکل برعکس ہو۔

۵۔ انتظامی محکموں میں بحث کے بعد ووٹ کے ذریعے فیصلہ جات کئے جاتے ہیں اور اکثریت اقتدار کی حامل ہوتی ہے۔ اس ایک فقرے میں طریقہ کار کے کئی نکات شامل ہیں۔ جب تک بحث اور تبادلہ خیالات کے لئے کافی موقع نہ دیا جائے، کبھی ووٹ نہیں لینا چاہیئے۔ جو ماڈریٹر بحث کا موقع دیئے بغیر جلدی سے ووٹ لینا چاہے وہ ناانصاف ہے اور اُسے ماڈریٹر نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ بالکل سیدھی بات ہے۔ لیکن تمام مسائل پر ووٹ ضرور لینا چاہیئے۔ بعض دفعہ حتمی فیصلہ میں ملتوی ہونے کی قرار داد بھی پیش کی جاسکتی ہے اور اس طرح کی قرار داد بالکل درست ہے۔ لیکن انتظامی محکمہ کے سامنے پیش ہونے والی ہر قرار داد پر ووٹ لینا ضروری ہے۔ معمول کے بہت سے معاملات کا فیصلہ متفقہ طور پر طے ہو جاتا ہے لیکن اکثر روزنی، پیچیدہ یا دور رس فیصلہ جات کے لئے اکثریت کا اور اقلیت کا ووٹ لیا جاتا ہے۔ جب تک ووٹ اقلیتی فرد کے ضمیر کے خلاف نہ ہو تو اقلیت کے ہر فرد کو اکثریت کا فیصلہ قبول کر لینا چاہیئے۔ اکثریت کی مرضی کے خلاف لڑنے کی آزمائش

پر غلبہ ہونا چاہیے۔ کسی اقلیتی گروہ کو الگ دوسرے مقام پر جا کر ہم خیال لوگوں کا اجلاس نہیں بلانا چاہیے جہاں وہ اپنی مرضی کر سکیں۔ لاہور چیرچ کونسل اور سنڈ آف دی یونائیٹڈ پریسیپیٹریں چیرچ، دونوں کو اس آزدہ ذہنیت سے بہت نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی اقلیت، اکثریت کی مرضی قبول نہیں کرتی۔ کئی بار اقلیت نے کسی حقیقی یا تصوراتی بدعنوانی کے بارے میں اکثریت کے خلاف دیوانی عدالتوں میں مقدمے قائم کئے ہیں۔ اکثریت کے فیصلہ کو فراخ دلی سے قبول کر لینا کسی فرد اور انتظامی محکمے دونوں کے لئے بلوغت کا نشان ہے۔

و۔ اعلیٰ انتظامی محکمہ کو نظر ثانی اور ماتحت محکمہ پر اختیار کا حق حاصل ہے۔ جب ماتحت محکمہ متنازعہ امور اعلیٰ انتظامی محکمہ کے سپرد کرے تو اسے انہیں طے کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ ماتحت انتظامی محکمہ کا فرد یا افراد کا ایک گروہ جنہیں یہ احساس ہو کہ ماتحت انتظامی محکمہ نے اُن کے ساتھ انصاف یا مناسب سلوک نہیں کیا، وہ ماتحت محکمہ کے بارے میں اپیل کر سکتے ہیں یا ماتحت محکمہ کے فیصلہ کے خلاف شکایت درج کروا سکتے ہیں۔

لاہور چیرچ کونسل کو ہر کانگریگیشن کی نگرانی اور اس پر نظر ثانی کا اختیار حاصل ہے۔ سنڈ کو ہر پریسیپیٹری پر اور ہر پریسیپیٹری کو اپنی ہر ایک سیشن کے بارے میں اسی طرح کا اختیار حاصل ہے۔ اس طرح کی نظر ثانی یا نگرانی فراہم کرنے کا ایک عام سا طریقہ ماتحت انتظامی محکمہ کی تحریری

کارروائی ہے۔ ہر سیشن کو اپنے ہر اجلاس کی سالانہ کارروائی پریسیڈنسی (یا لاہور چیمبرج کونسل) کو بھیجی چاہیئے۔ اس کے علاوہ جب کبھی پریسیڈنسی یا کونسل اس کا تقاضا کرے تو کارروائی بھیجنا چاہیئے۔

پیشتر اس سے کہ کوئی مشکل طرہی ہو جائے یا قابو سے باہر ہو جائے، اس سے بچنے کا طریقہ اسے شناخت کرتا ہے۔ کارروائیاں ممکنہ مشکلات کی آگاہی کا ابتدائی نشان بن سکتی ہیں۔ جہاں تک انتظامی محکموں کے دستور العمل کا تعلق ہے ان کے کام کے مختلف پہلوؤں پر اس کتاب کے اگلے ابواب میں غور کیا جائیگا۔ نظر ثانی کرنے والا محکمہ محسوس کر سکتا ہے کہ ماتحت انتظامی محکمہ کو اپنے کام کے لئے امداد کی ضرورت ہے۔ اور اعلیٰ انتظامی محکمہ اس ضرورت کو نظر ثانی کے عمل سے دریافت کر سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے پریسیڈنسی نظام کی سوجھ بوجھ کا ایک انتہائی اہم عنصر یہ ہے کہ ہم ایک ہی کلیسیا کا حصہ ہیں۔ جزوی طور پر کلیسیائی یگانگت اس طریقہ سے ظاہر ہوتی ہے جو اعلیٰ انتظامی محکمہ، بوقت ضرورت ماتحت انتظامی محکموں کو مشورت اور رہنمائی فراہم کرتے ہوئے اختیار کرتے ہیں۔

کوئی بھی ماتحت انتظامی محکمہ کسی مسئلہ کو اعلیٰ انتظامی محکمہ کے سپرد کر سکتا ہے۔ ایسی یادداشت بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی گروہ یا فرد محسوس کرتا ہے کہ ذیلی انتظامی محکمہ کا فیصلہ درست یا مناسب نہیں تھا اور اس لئے یادداشت کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

لیکن یاد داشت ایک درخواست کی مانند بھی ہو سکتی ہے جس میں اعلیٰ انتظامی محکمہ کو کوئی مجوزہ اقدام اٹھانے کی ترغیب دی گئی ہو۔ مثال کے طور پر ایسٹ آباد کلیسیا کا خیال ہے کہ یہ بہت سہانی بات ہوگی اگر سنڈ کی ہر کانگریگیشن پینٹیکسٹ کے اتوار۔ "کلیسیا کی سالگرہ" کے موقع پر جب پہلے پینٹیکسٹ کے موقع پر تین ہزار لوگ کلیسیا میں شریک ہو گئے تھے (اعمال ۲: ۴۱) ہر سال بشارت کے کام کے لئے خصوصی ہدیہ اٹھائے۔ باقاعدہ طور پر سیشن اس تجویز کو غور و خوض کے لئے راولپنڈی پریسیڈنسی کے سپرد کرے گی۔ عین ممکن ہے کہ پریسیڈنسی فیصلہ کرے کہ یہ تجویز اچھی ہے۔ اس طرح پریسیڈنسی سنڈ کو ایک منصوبہ پیش کرے گی کہ وہ اُسے اپنائے۔ اس قسم کے ریفرنس کو کسی اعلیٰ انتظامی محکمہ کو پیش کیا جانو والا میموریل بھی کہا جاسکتا ہے۔

(اصطلاحی عدالتی مفہوم میں ریفرنس سے مراد وہ تحریری درخواست ہے جس میں اعلیٰ انتظامی محکمہ کے مستقل جوڈیشل کمیشن کے سامنے کسی مقدمہ کی سماعت یا اُسے خارج کرنے کی استدعا کی گئی ہو)۔ اسی طرح شکایتیں اور اپیلیں عدالتی طریقہ کار میں تادیبی کارروائیوں میں استعمال ہونے والی اصطلاحات ہیں۔ چونکہ ہمیشہ ایسے مسائل ہوتے ہیں جن کا فیصلہ کلیسیائی عدالتوں میں کرنا درکار ہوتا ہے اس لئے پریسیڈنسی نظام میں ہمیشہ ایک کتاب استعمال کرنے کی سہولت موجود ہے جسے

قواعد کلیسیا کی کتاب کہا جاسکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے ساتویں باب میں اس موضوع پر ایک مختصر بحث پیش کی گئی ہے۔

نہ۔ پریسبیٹر (خادموں اور ایڈروں) کی مخصوصیت (آرڈینیشن) ایک انتظامی محکمہ کے اختیار سے کی جاتی ہے۔ مخصوصیت زندگی بھر کے لئے ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے کسی خادم کا تقرر کئی پاسبانی حلقوں میں ہو لیکن اُس کی مخصوصیت صرف ایک بار ہوتی ہے۔ کسی ایڈر کا تقرر مختلف مدتوں کے لئے ہوتا ہے لیکن اُس کی مخصوصیت صرف ایک بار ہوتی ہے۔ مخصوصیت سے مراد کسی ایسے شخص پر ہاتھ رکھنا ہے جسے کسی کانگریگیشن نے ایڈر ہونے کے لئے چنا ہو یا کسی شخص پر پریسبیٹری کا ہاتھ رکھنا ہے جس نے کسی خاص خدمت کی بلا ہٹ کے ساتھ پیشہ وارانہ خدمت کی تیاری کی ہو۔ کانگریگیشن نے پاسبان ہونے کے لئے بلا ہٹ کی ہو اور منتخب کیا ہو۔ خادم کی مخصوصیت ایک ہی بار ہوتی ہے اور اُس کا تقرر پریسبیٹری کے فیصلہ سے متعدد بار ہو سکتا ہے۔ ایڈران کی مخصوصیت اور تقرری اُس کلیسیا کی سیشن کرتی ہے جس میں پھر وہ بطور ایڈر خدمت کرتے ہیں (کسی نئی کلیسیا کو منظم کرتے وقت پہلے ایڈران کا تقرر پریسبیٹری کرتی ہے)۔ چونکہ پریسبیٹری پاسبانوں کی مخصوصیت اور تقرری کرتی ہے، اس لئے ایک بار پاسبانی تعلق قائم ہونے کے بعد صرف پریسبیٹری ہی اُسے منسوخ کر سکتی ہے۔ کسی خادم کو کانگریگیشن کے ووٹ کے

ذریعہ سے پاسبان ہونے کی بلا ہٹ دیجاتی ہے لیکن جب پریسیڈنٹری کسی خاص کلیسیا کا پاسبان ہونے کے لئے، کانگریگیشن کے خادم کے لئے بلا ہٹ کو منظور کر لے تو اُس کے بعد پریسیڈنٹری (یا لاہور چرچ کونسل) پاسبان کی تقرری عمل میں لاتی ہے۔ کانگریگیشن خود پاسبانی تعلق کی تنسیخ کی درخواست کر سکتی ہے۔ کوئی پاسبان یا کوئی کانگریگیشن تنہا فیصلہ کر کے پاسبانی تعلق قائم یا منسوخ کرنے کے مجاز نہیں۔ خادم کسی کانگریگیشن کا رکن نہیں ہوتا بلکہ اس کی بجائے کسی پریسیڈنٹری کا رکن ہوتا ہے۔

کانگریگیشن ایڈمران کو تاحیات بطور ایڈمر خدمت کرنے کے لئے چُن سکتی ہیں۔ اس طرح کے نظام کا فائدہ یہ ہے کہ قدرتی طور پر سیشن تجربہ کار اشخاص پر مشتمل ہوگی۔ اس طرح کے نظام کا نقصان یہ ہے کہ ایڈمر سیکھنا چھوڑ دیں گے اور مفروضہ قائم کر لیں گے کہ جس طریقہ سے چالیس برس پہلے انہوں نے کام کیا صرف یہی واحد طریقہ ہے۔ بعض اوقات نئے خیالات پر غور ہی نہیں کیا جاتا۔ لاہور کا نوکھا چرچ مثال کے طور پر کسی ایڈمر کو ایک خاص مدت کے لئے منتخب کرتا ہے اور پھر ایڈمر کی معیاد ختم ہو جاتی ہے۔ وہ شخص جو یکے بعد دیگرے کئی معیادوں کے لئے ایڈمر منتخب ہو، تاحیات ایڈمر بن جاتا ہے۔

ایسا شخص جس کی معیاد سیشن پر پوری ہو جائے ایڈمر تو رہتا ہے لیکن غیر فعال ایڈمر ہوتا ہے وہ سیشن پر نہیں ہوتا۔ عموماً ایسے ایڈمر کو سیشن پریسیڈنٹری کے اجلاس میں سیشن کی نمائندگی کے لئے منتخب

نہیں کر سکتی۔ نئی قیادت فراہم کرنے کے لئے دُنیا بھر میں بہت سی پریسیڈنٹن کلیسیائیں اب ایک محدود مدت کے لئے ایلڈران کا انتخاب کرتی ہیں۔ اگر ایلڈران ہر لحاظ سے اچھے اور مفید ثابت ہوں تو انہیں مزید مدت کے لئے دوبارہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔ مجھے شائد ہی کسی ایسی کانگریگیشن کا علم ہو جس نے صرف چند ایسے ایلڈران سے جنہوں نے تاحیات خدمت کی زیادہ استفادہ کیا ہو۔ اس لئے میں ایلڈران کے لئے ایک محدود مدت تک منتخب ہونے کی سفارش کرتا ہوں۔ ایلڈران کو "تاحیات" نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک ٹھوس تجویز ہے کہ ایلڈران کو تین سال کے لئے چُنا جائے جس کے لئے یہ گنجائش بھی ہو کہ انہیں دوسری تین سالہ مدت کے لئے دوبارہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔ دوبارہ ایک فعال ایلڈر کے طور پر منتخب ہونے سے پہلے، عام طور پر ایک ایلڈر کو پورے ایک برس کے لئے سیشن کا رکن نہیں رہنا چاہیئے۔

حال ہی میں مختلف کلیسیائی اراکین مجھے اُن مسائل سے آگاہ کر رہے تھے جو انہیں اپنی سیشن کے ارکان کی طرف سے درپیش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو یاد نہیں کب یہ اشخاص ایلڈر چُنے گئے تھے۔ اس طرح یہ ایلڈران کانگریگیشن کو اہم اور پرمعنی روحانی قیادت فراہم کرنے کی بجائے کلیسیا کو قابو رکھنے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس قسم کے ایلڈران کی جگہ پر کرنے کے لئے کسی نظام کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

دوسرا باب پریسیڈنٹین نظام میں کانگریگیشن اور سیشن

۱۔ کانگریگیشن

۱۔ کانگریگیشن کا اجلاس سال میں ایک بار ضرور ہونا چاہیے۔ پریسیڈنٹین نظام میں کانگریگیشن سے مراد ایمانداروں کی جماعت ہے جو عبادت کے لئے باقاعدگی سے، عام طور پر ہفتہ وارانہ فراہم ہوتی ہے۔ لیکن کانگریگیشن ایک کاروباری جماعت بھی ہے۔ وہ کام جو ایک کانگریگیشن عام حالات میں کر سکتی ہے (جیسا کہ آپ تھوڑی دیر بعد دیکھیں گے) محدود ہوتا ہے۔ تاہم وہ فیصلہ جات جو کانگریگیشن کر سکتی ہے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ اگر ایلڈران کا انتخاب ایک محدود مدت کے لئے کیا گیا ہے جس کی تجویز پہلے باب کے آخر میں پیش کی گئی تھی تو پھر کانگریگیشن کے سالانہ اجلاس میں ایک یا ایک سے زائد ایسے ایلڈران کی جگہ نیا چناؤ ہونا چاہیئے جنہوں نے اپنی مدت پوری کر لی ہے۔ ذیل میں چوتھے نقطہ کے تحت اس مسئلہ پر مزید غور کیا جائیگا۔

کانگریگیشن کا سالانہ اجلاس ایلڈران کے گروہ یعنی سیشن کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ تمام اراکین کلیسیا کو باقاعدہ طور پر بتا سکیں کہ گزشتے سال کیا کچھ ہوا ہے اور بیان کر سکیں کہ آئندہ برس کے لئے

کلیسیا کے واسطے کیا تجاویز ہیں۔ ایسی سیشنز جو واضح اور مکمل طور پر کانگریگیشن کی مالی صورت حال سے کانگریگیشن کو آگاہ کرتی ہیں، دیگر باتوں کے علاوہ دونمیاں وجوہات کی بنا پر اُن کے لئے ممکن ہے کہ انہیں فراہمی سے دینے والے لوگ مل جائیں۔ اولاً لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اُن کا دیا ہوا پیسہ کہاں جا رہا ہے۔ پیسہ کس طرح صرف ہوا ہے اس کا حساب کتاب جاننے کے لئے کلیسیا کے ارکان حق بجانب ہیں۔ ہر پیسہ جو ہر ہفتے پورا سال کلیسیا کو ملتا ہے اُس کا حساب ہونا چاہیئے اور یہ معلومات بھی فراہم ہونی چاہئیں کہ ایک ایک روپیہ کس طرح استعمال کیا گیا ہے۔ کلیسیا کے ارکان کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ کتنی مقدار میں پیسہ وصول اور خرچ ہوا ہے۔ دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ کلیسیا کے ارکان ضرورتوں سے واقف ہو سکیں۔ مثلاً اگر لوگوں کو بتایا جائے کہ اُن کے پاسبان کو بہت کم معاوضہ ملتا ہے یا اگر جاگھر کی عمارت کو مرمت کی ضرورت ہے یا نئے گھر جاگھر بنانے کے لئے زمین خریدنے کے لئے پیسے جمع کرنے کے لئے سنڈ کی کوئی مہم ہے یا پاکستان میں کسی مقام پر نیا گھر جاگھر بنانے کے لئے امداد کی ضرورت ہے تو انہیں زیادہ دینے کے لئے ابھارا جاسکتا ہے۔ ملک میں پورے پیسیپیٹرین چہرے کے کسی اہم دستور العمل کو سننا لوگوں کے لئے خوشی کا باعث ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر کانگریگیشن کے اجلاس میں گوجرانوالہ میں سیمینری کے ترقیاتی منصوبے سے متعلق اہم معلومات یا کانگریگیشن میں نوجوانوں کیلئے

کسی نئے پروگرام کی اطلاع یا تشریح پیش کی جا سکتی ہے۔ چھوٹے سے گاؤں کی کانگریگیشن کو بھی سالانہ اجلاس کرنا چاہیئے جس میں اہم امور زیر بحث لائے جا سکتے ہیں۔ کانگریگیشن کا اجلاس کلیسیا کے ہر رکن کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ کلیسیا کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکے۔ پاسبان کو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے کام کے کسی بھی پہلو کی تشریح کر سکے یا ایسی تجاویز پیش کر سکے جو کانگریگیشن کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں۔ کانگریگیشن کا سالانہ اجلاس ایسا موقع ہوتا ہے جہاں ایسے امور کا اظہار کیا جا سکتا ہے جو اراکین کلیسیا کے لئے باعث تشویش ہوں۔ تکلیف ایسی کلیسیاؤں میں پھوٹ نکلتی ہے جہاں لوگوں کو اظہار خیال کا موقع نہ ملے اور جہاں کانگریگیشن کو اطلاع دیئے بغیر سیشن یا پاسبان اکیلے ہی ہر بات کا فیصلہ کریں۔ ہر کانگریگیشن کو سالانہ اجلاس میں سیشن سے مالی رپورٹ کا مطالبہ کرنا چاہیئے اور کانگریگیشن کو سال کے دوران ملے پانے والے اہم فیصلہ جات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

۲۔ پاسبان کانگریگیشن کے اجلاس کا ماڈریٹر ہوتا ہے۔ جہاں پاسبان نہ ہو پریسیڈنٹ کو وہاں سیشن اور کانگریگیشن کا ماڈریٹر مقرر کرنا چاہیئے۔ عام طور پر پاسبان کو سیمینری میں تربیت دی جاتی ہے کہ وہ کس طرح مناسب طور پر درست اور ترتیب سے اجلاس کی صدارت کرے۔ مزید برآں پاسبان کو سب سے زیادہ اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کانگریگیشن کی زندگی میں کیا رونما ہو رہا ہے۔ پاسبان کے لئے ضروری ہے کہ وہ

غیر جانبدار ہو۔ اُسے گاؤں یا کانگریگیشن کے کسی یا اثر خاندان کا رکن نہیں ہونا چاہیئے۔ کانگریگیشن کے ایما پر کلیسیا کا کوئی فرد واحد امر کے طور پر کام نہیں کر سکتا جب پاسیان جسے کانگریگیشن نے بلایا ہے بطور ماڈریٹر خدمت سرانجام دے رہا ہو۔

۳۔ کانگریگیشن کے اجلاس کے لئے کورم مقرر ہونا چاہیئے۔ کورم سے مراد اراکین کی کم از کم ایسی تعداد ہے جن کا کانگریگیشن کے لئے کسی باضابطہ کارروائی پر غور یا عمل کرنے کے لئے کانگریگیشن کے اجلاس میں حاضر ہونا ضرور ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کانگریگیشن کے ایما پر صرف چند ایسے افراد کو فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے جو معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ یہ اہم اور ضروری ہے کہ کانگریگیشن کے ایما پر کام کرنے والے افراد کی کم از کم تعداد حاضر ہو۔ اگر سنڈ (لاہور چرچ کونسل) یا کوئی پریسبٹری اپنی تمام کانگریگیشنز کے لئے کورم مقرر نہیں کرتی تو کانگریگیشن کو اپنے کانگریگیشنل اجلاس کے لئے کورم مقرر کر لینا چاہیئے۔ ایک سو یا اس سے کم اراکین والی کلیسیاؤں میں مقررہ کورم یہ ہے کہ ایک چوتھائی کانگریگیشن کے اجلاس کے لئے حاضر ہونا ضرور ہے۔ ایک سو سے زائد اراکین پر مشتمل کلیسیاؤں کے لئے مقررہ کورم ۲۵ یا کل فعال رکنیت کا دسواں حصہ ہے یعنی دونوں میں سے جو بھی تعداد میں زیادہ ہو۔

کورم مقرر کرنے سے پہلے کلیسیا کے ارکان کی ایک باضابطہ فہرست یا رول تیار ہونا چاہیئے۔ ایسی کلیسیائیں جن کے پاس باضابطہ فہرستیں نہیں ہیں انہیں اپنے رول تیار کر کے ہر سال پریسبٹری (کونسل) کو

اپنے اراکین کی تعداد سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ اعداد و شمار کے مقاصد کے لئے صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ کلیسیا میں مقرر کردہ حد تک خاندان شریک ہیں۔ صرف وہ جنہوں نے شخصی طور پر مسیح کو خداوند تسلیم کیا ہے اور جنہیں کلیسیا کی رکنیت میں شامل کیا گیا ہے، کلیسیا کے سرگرم اراکین ہیں جن کے نام رول پر ہونے چاہئیں۔ مثال کے طور پر گکھڑ سے لاہور منتقل ہونے والے کلیسیائی اراکین کو لاہور میں کسی پریسیڈنٹ کلیسیا کی رکنیت اختیار کرنے کے لئے دعوت عمل دینی چاہیئے۔ پھر ان کے نام گکھڑ کی کلیسیا کے رول سے حذف ہونے چاہئیں۔

۴۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے کہ وہ کام جو کانگریگیشن زیر غور لانا چاہے عموماً خاص موضوعات تک محدود ہو سکتا ہے لیکن وہ بڑے اہم ہوتے ہیں ۱۔ کانگریگیشن ایلڈران کے انتخاب سے متعلقہ امور کا فیصلہ کرتی ہے۔ اگر کوئی کانگریگیشن تا حیات ایلڈر چنتی ہے تو بھی نئے ایلڈر چننے کی ضرورت کے امکانات ہوتے ہیں یا سیشن کی توسیع کی ضرورت ہوتی ہے چھوٹی سی کانگریگیشن میں بھی تین ایلڈر ہو سکتے ہیں جن میں سے ہر ایک تین سالہ معیاد کے لئے خدمت کرے اور یہ معیاد مختلف سالوں میں ختم ہو۔ مثلاً ایک ایلڈر ۱۹۹۰ میں اپنی معیاد ختم کرتا ہے تو کسی اور ایلڈر کو تین سال کی مدت کے لئے جو ۱۹۹۱ سے ۱۹۹۳ تک ہوگی چننے کی ضرورت ہے۔ کانگریگیشن کو فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ

وہ اپنے ایڈران کیسے منتخب کریں گی، اُن کی تعداد کتنی ہو اور ایڈران کو کتنی مدت کے لئے خدمت کرنا چاہیئے۔

ایڈران کی حیثیت سے منتخب ہونے والے صحیح شخص کو تلاش کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ پاسبان کبھی بھی کسی کو ایڈران مقرر نہ کرے۔ ہر ایڈران کو کانگریگیشن منتخب کرتی ہے۔ بڑی کانگریگیشنز میں اکثر اوقات ہر سال نامزدگی کے لئے ایک کمیٹی کو منتخب کرنا درست ہوتا ہے جو اگلے سال کانگریگیشن کے اجلاس میں منتخب ہونے والے خاص افراد کی نامزدگی پیش کرے گی۔ کمیٹی برائے نامزدگی کا فریضہ یہ ہے کہ وہ رول پر موجود تمام اراکین کی رکنیت پر نظر ثانی کریں تاکہ وہ ایڈران یا ایڈران کے لئے نامزد ہونے والے ممکنہ بہترین فرد یا افراد کی تلاش کر سکے۔ ایڈران مردوں میں سے ہوں اور خواتین میں سے بھی۔ جس کلیسیا میں خواتین ایڈران نہیں ہوتیں وہ اپنی رکنیت کے نصف حصہ کو نظر انداز کر رہی ہے۔ لاہور چرچ کو نسل نے یہ ریت اپنائی ہے کہ وہ اپنی مجلسِ عاملہ میں خدمت کرنے کے لئے خواتین ایڈران کو شامل کرے۔ بعض دیگر اديان اور جماعتوں کے برعکس مسیحیوں کا ایمان ہے کہ خدا کی نظر میں خواتین مردوں کے برابر ہیں۔ ”نہ کوئی۔۔۔۔۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو“ (گلیتوں ۳: ۲۸)۔ مسیح میں تمام افراد کی آزادی پر اپنے مسیحی ایمان کی زندہ گواہی کے

لئے، ہر سیشن میں مردوں اور خواتین کو شامل ہونا چاہیئے۔
 کلیسیا کی مکمل رکنیت پر احتیاط سے نظر ثانی کرنے کے علاوہ، کلیسیا
 کی کمیٹی برائے نامزدگی کو محتاط انداز میں سوچنا چاہیئے کہ ایلڈر کی کمی
 ذمہ دار باں ہیں اور پھر اس حیثیت کے لئے لائق اشخاص کی تلاش کرے۔
 کمیٹی کو دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ایسے فرد یا افراد کو ڈھونڈیں جنہیں نامزد
 کرنے کے لئے چُن لیا ہے۔ کسی فرد کو نامزد کرتے سے پہلے کمیٹی برائے نامزدگی
 عموماً اس شخص سے دریافت کرے کہ کیا منتخب ہونے کے بعد وہ خدمت
 کرنے کے لئے تیار ہوگا / تیار ہوگی۔

عموماً کانگریگیشن کے اجلاس میں حاضر کوئی بھی شخص کسی کلیسیائی رکن کو
 نامزد کر سکتا ہے۔ اگر کسی عہدہ کے لئے ایک سے زیادہ افراد نامزد ہوں
 جن میں سے صرف ایک شخص کو چننا درکار ہو تو پھر ہر شخص کو اپنی پسند کے
 امیدوار کے لئے ہاتھ اٹھا کر ووٹ دینے کا طریقہ کار اختیار کرنا
 چاہیئے۔ سیشن کا سیکرٹری عام طور پر کانگریگیشن کے اجلاس کا سیکرٹری
 بھی ہوتا ہے۔ وہ ووٹوں کی گنتی کرتا ہے۔ ماڈریٹر اعلان کرتا ہے کہ
 کونسا فرد یا افراد منتخب ہوئے ہیں۔ اگر کسی وقت کانگریگیشن ایلڈران
 کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہے تو کانگریگیشن کو باقاعدہ "کالڈ" اجلاس
 میں بالکل واضح طور پر بیان کرنا چاہیئے کہ کتنے ایلڈران درکار ہیں۔
 کوئی پاسان فیصلہ نہیں کرتا کہ ایلڈران کی تعداد کتنی ہو یا کسے ایلڈر
 ہونا چاہیئے۔ ان باتوں کا فیصلہ کانگریگیشن کرتی ہے۔

ب۔ کانگریگیشن پاسبان کی بلا ہٹ سے متعلق اُمود کا فیصلہ بھی کرتی ہے۔ پریسیڈنٹری (یا کونسل) کوئی مستقل پاسبان مقرر نہیں کر سکتی جب تک کانگریگیشن نے کسی خاص شخص کو اپنا پاسبان ہونے کے لئے منتخب نہ کیا ہو یا "بلا ہٹ" نہ دی ہو۔ (لاہور چیمبرج کونسل کے آئین میں کونسل کو اختیار ہے کہ اگر مقرر کردہ مدت کے اندر کانگریگیشن کسی کو منتخب کرنے میں ناکام رہے تو کونسل پاسبان کا انتخاب کر سکتی ہے) جب کوئی کانگریگیشن کسی پاسبان کو بلا ہٹ دینا چاہے تو کانگریگیشن کو اس پریسیڈنٹری سے مشورہ لینا چاہیے جس کی حدود میں وہ کانگریگیشن واقع ہے۔ بڑی بڑی کانگریگیشن کمیٹی برائے نامزدگی پاسبان منتخب یا مقرر کر سکتی ہیں جو کسی موزوں شخص کی پاسبان ہونے کے لئے کانگریگیشن کے سامنے سفارش یا نامزدگی پیش کرے۔ چھوٹی کلیسیاؤں میں سیشن بھی کمیٹی برائے نامزدگی کے طور پر کام کر سکتی ہے لیکن سیشن کسی پاسبان کو مقرر یا منتخب نہیں کر سکتی۔ جب کسی شخص کو پاسبان ہونے کے لئے پیش کیا جائے تو بطور پاسبان اس کا انتخاب صرف کانگریگیشن کر سکتی ہے۔ بیک وقت کانگریگیشن کے سامنے فیصلہ کی غرض سے دو امیدواروں کے نام پیش نہیں ہونے چاہئیں۔ البتہ جب کانگریگیشن ووٹ کے ذریعہ سے ایک امیدوار کو رد کر دے تو کسی بعد کے اجلاس میں دوسرے امیدوار سے متعلق کانگریگیشن فیصلہ کر سکتی ہے۔ پاسبان بننے کے لئے عورتیں اور مرد یکساں طور پر قابل قبول ہیں۔

اگر کانگریگیشن کسی کو پاسبان ہونے کی بلا ہٹ دے بھی دے تو بھی اُس شخص کے تقرر کے لئے پریسیپیٹری کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ عین ممکن ہے کہ وہ شخص ایسی بے قاعدگیوں کا حامل ہو جن سے پریسیپیٹری باخبر ہو لیکن کانگریگیشن کے علم میں نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے، کہ کمیٹی برائے نامزدگی پاسبان یا پاسبان چننے کے لئے کمیٹی برائے نامزدگی کے طور پر کارفرما سیشن کو کانگریگیشن کے سامنے نامزدگی پیش کرنے سے پہلے ہمیشہ پریسیپیٹری سے مشورہ کرنا چاہیئے۔

فرض کریں کوئی شخص مرید کے میں رہائش پذیر ہے اور وہ جی۔ ٹی روڈ پر واقع راوی ریان فیکٹری میں ملازمت کی درخواست دیتا ہے۔ اُس درخواست دہندہ کو کیا بتایا جاوے؟ اُسے بتایا جاتا ہے کہ اگر اُسے ملازم رکھ لیا جائے تو اُس کا کام یہ ہوگا۔ اُسے بتایا جاتا ہے کہ اُس کی تنخواہ کیا ہوگی اور ادائیگی کس طرح کی جائے گی۔ اُسے راوی ریان میں تعطیلات کے بارے میں اور روزانہ کام کے اوقات سے آگاہ کیا جائے گا۔ وہ اور بہت سی باتیں بھی جان جائے گا مثلاً یہ کہ اُس کا سپروائزر کون ہوگا۔ ۶۵ برس کی عمر میں اُس کی ریٹائرمنٹ ہوگی۔ اگر وہ ۲۵ برس یا اس سے زیادہ عرصہ فیکٹری میں کام کرے تو اُسے کیا ملے گا۔

اسی طرح نیا پاسبان بلانے سے پہلے کمیٹی برائے نامزدگی پاسبان یا سیشن کو امیدوار پاسبان کو آگاہ کرنا چاہیئے کہ اُسے پاسبانی خدمت کے کس پہلو پر زور دینا چاہیئے۔ کیا اُس سے توقع کی جائے گی کہ وہ بھی لاہور

چہرچ کو نسل کی بیت صیدا کلیسیا کی مانند صبح ساڑھے چار بجے دعاۓ عبادت کرائے گا؟ کیا نیا پاسبان ہر جمعہ کو بعد از دوپہر نوجوانوں سے مطالعہ، خدمت اور تفریح کی خاطر ملنے کے لئے تیار ہوگا؟ کانگریگیشن اُسے کتنی تنخواہ دینے کا وعدہ کرتی ہے؟ وہ کانگریگیشن پریسیپیٹریں خادموں اور مبشرین کے فلاحی منصوبہ کے لئے کتنا حصہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے؟ پاسبان رہائش کہاں اختیار کرے گا؟ کیا پاسٹر ہاؤس مہیا کیا جائیگا یا پاسبان کو ایک معقول رہائش گاہ کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے مناسب رقم دی جائے گی؟

کانگریگیشن کے اجلاس کے موقع پر جب پاسبان کو بلا یا منتخب کیا جائے تو بلا ہٹ کی شرائط کو جس سے مراد نئے پاسبان اور کانگریگیشن کے درمیان طے پانیموالی باتیں ہیں، اُس تاریخ سمیت جس سے اُسے کانگریگیشن کا کام شروع کرنا ہے، تحریری صورت میں ملنی چاہیئے تاکہ کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ پاسبان، سیشن اور پریسیپیٹری کے پاس اس معاہدہ کی نقول ہونا ضروری ہے۔ جب تک پریسیپیٹری توثیق نہ کر دے یہ شرائط باضابطہ حیثیت اختیار نہیں کر سکتیں اور نہ ہی پاسبان کو اُس کلیسیا میں کام شروع کرنا چاہیئے۔ جب پریسیپیٹری بلا ہٹ کی شرائط کی توثیق کر دے اور پریسیپیٹری کسی خادم کی بطور پاسبان تقرری کر دے تو وہ خادم باضابطہ طور پر اُس کانگریگیشن کا پاسبان بن جاتا ہے۔

ج۔ کانگریگیشن کے خصوصی کاروباری اجلاس میں کانگریگیشن پاسبان

تعلق سے دیگر تمام امور کی بھی ذمہ دار ہے۔ مثلاً پاسبان کی ضرورت یا منہگائی کے پیش نظر، پاسبان کو اُس تنخواہ سے زیادہ معاوضہ دینے کے لئے جس پر شروع میں معاہدہ ہوا تھا، بلا ہٹ کی شرائط میں تبدیلی کا کام۔ یا پاسبانی تعلق ختم کرنے کے لئے پریسیپٹری سے درخواست کرنے کا معاملہ۔ عام طور پر جب کسی پاسبان کو اُس کانگریگیشن سے جس میں وہ کام کرتا ہے، کسی دوسری کانگریگیشن کی طرف سے پاسبان ہونے کے لئے دعوت دی جائے تو پاسبان کو سیشن سے درخواست کرنا چاہیئے کہ کانگریگیشن کا اجلاس بلا یا جائے تاکہ وہ پاسبانی تعلق منسوخ کرنے کے لئے پاسبان کی درخواست سے اتفاق کر سکیں جس طرح پاسبان کی بلا ہٹ کے لئے کانگریگیشن کو ووٹ دیا تھا، اُسی طرح پاسبانی تعلق کو ختم کرنے کے لئے کانگریگیشن کو ووٹ دینا ہوگا۔ جس طرح کسی خاص کلیسیا میں پریسیپٹری نے پاسبان کی تقرری کی تھی بالکل اُسی طرح باضابطہ طور پر پریسیپٹری اُس کانگریگیشن اور پاسبان کے مابین پاسبانی رشتہ کو منسوخ کرتی ہے۔ جب تک پریسیپٹری فیصلہ نہ کرے، پاسبان کو اُس خاص کلیسیا سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

د۔ کانگریگیشن کو جائیداد خریدنے، رہن رکھنے اور بیچنے کے معاملات میں بھی شامل ہونا چاہیئے۔ اب ہم پریسیپٹرین نظام کے ایک اور اہم پہلو کی جانب آتے ہیں جسے اکثر اوقات غلط طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ کوئی خاص کانگریگیشن جائیداد خریدنے کے لئے پیسہ

دے سکتی ہے یا کانگریگیشن کے زیر استعمال جائیداد کا کوئی حصہ رہن رکھنے کے لئے پریسیپیٹری کی اجازت طلب کر سکتی ہے لیکن دستاویز ملکیت سنڈ، پریسیپیٹری (یا لاہور چیرچ کونسل) یا کسی ٹرسٹ کے سپرد ہوگی جو کسی موزوں انتظامی محکمہ کی جائیداد کی دیکھ بھال کے لئے وجود میں آیا ہو۔ کانگریگیشن کے زیر استعمال جائیداد کا کانگریگیشن کے نام پر نہیں ہوتی۔ اصطلاحی معنوں میں یہ جائیداد کی "مالک" نہیں ہوتی۔ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ پریسیپیٹری لوگ ایک مربوط کلیسیا ہیں۔ ہر کانگریگیشن پریسیپیٹری کی دست سے دوسری کانگریگیشن سے تعلق رکھتی ہے۔

پریسیپیٹری لوگوں سے متعلق کوئی حتمی مطالعہ تو نہیں کیا گیا لیکن یہ واضح ہے کہ جو پریسیپیٹری لوگ سیالکوٹ، پسرور علاقہ کے گاؤں اور شہروں میں رہتے تھے نقل مکانی کر کے فیصل آباد، سرگودھا کے علاقہ میں چلے گئے ہیں۔ پورے پاکستان سے لوگ چارہ بین الاقوامی علاقوں یعنی کراچی، لاہور، فیصل آباد اور راولپنڈی۔ اسلام آباد میں منتقل ہو رہے ہیں۔ پریسیپیٹری اور دیگر لوگوں کی اس نقل مکانی کا مطلب یہ ہے کہ جو دیہاتی کلیسیائیں کبھی بہت بڑی اور پریسیپیٹری عوام سے معمور تھیں اب ان کی رکنیت بہت تھوڑی ہے۔ اگر وقت آجائے کہ ایسی کلیسیاؤں کو دوسروں میں مدغم یا ختم کر دیا جائے جسے منسوخ کرنا کہا جاتا ہے تو کانگریگیشن کے زیر استعمال جائیداد پریسیپیٹری کی ذمہ داری بن جائیگی کہ وہ اسے بیچے، پٹے پر دے یا جس طور پر بھی اسے استعمال

کہنا ہے اس کا فیصلہ پریسیڈنسی کرے۔ ہر کانگریگیشن کو صاف طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ جائیداد سے متعلق تمام فیصلہ جات کو پریسیڈنسی کی توثیق حاصل ہونا ضروری ہے مثال کے طور پر پاسپان کی رہائش گاہ خریدنے کے لئے کوئی کانگریگیشن پیسہ جمع تو کرتی ہے لیکن پاسٹراؤس کی دستاویز ملکیت محفوظ کرنے کی خاطر پریسیڈنسی (یا ٹرسٹ یا سنڈ یا لاہور چیرچ کونسل) کے سپرد ہونا چاہیے۔ کیونکہ یونائیٹڈ پریسیڈنٹین کلیسیا کی بیشتر پریسیڈنٹیاں نسبتاً چھوٹی ہیں اور اس طرح کی دستاویزات محفوظ رکھنے کے لئے ان کے پاس کوئی جگہ نہیں۔ دستاویز ملکیت سنڈ کے نام پر یا سنڈ کے ایمپائر کسی ٹرسٹ کے پاس محفوظ رہتی ہے۔ ایسی تمام دستاویزات سنڈ کے دفتر میں موجود ہوں جہاں ان کا خیال رکھا جائے اور وہ محفوظ ہوں اور سیکرٹری سنڈ کے سالانہ اجلاس میں رپورٹ پیش کرے کہ جائیداد کاریکار ڈکس طرح رکھا گیا ہے۔

ب۔ پریسیڈنٹین کلیسیا کے انتظامی محکمے

اس حقیقت کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے کہ پریسیڈنٹین نظام کلیسیاں انتظامی محکموں کی تشکیل پاکستان میں نظام عدلیہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ سیشن ایک خاص (مقامی) کانگریگیشن کی ذمہ دار ہے۔ پریسیڈنسی کسی علاقہ میں پائی جانے والی متعدد کلیسیاؤں کی نگران ہے۔ سنڈ پنجاب کے بیشتر حصہ پر حاوی ہے۔ بعض ممالک میں جنرل اسمبلی ملک کی تمام پریسیڈنٹین کانگریگیشنز کا

انتظامی محکمہ ہوتا ہے۔ اس نظام کا آغاز کہاں سے ہوا؟ بہت سے لوگوں کے لئے پہلی بار یہ بات جاننا حیران کن ہو گا کہ پریسیپیٹریں نظام کا آغاز سولہویں صدی میں ایسے ابتدائی پروٹسٹنٹ لوگوں سے فرانس میں ہوا جنہیں اگنو (Huguenots) کہا جاتا تھا۔ صدیوں تک متعدد بار اگنو لوگوں کو سخت ایذا رسانیوں سے دوچار ہونا پڑا لیکن کلیسیائی نظام کا وہ ڈھانچہ جسے انہوں نے متعارف کروایا آج بھی قائم ہے۔ اس نظام میں ہر انتظامی محکمہ انتہائی اہم ہے۔ اس لئے ہر ایک کا محتاط جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

ج۔ سیشن

۱۔ کلیسیا کا پاسبان اگر کوئی ہو، تو وہ سیشن کا ماڈریٹر ہوتا ہے جب کبھی کوئی پاسبان وفات پا جائے، استعفیٰ دے دے یا کسی دوسری کانگریگیشن سے بلا ہٹ کی بنا پر چلا جائے تو پریسیپیٹری (یا کونسل) کو فوراً پریسیپیٹری کے کسی خادم رکن کو اس سیشن کا ماڈریٹر مقرر کرنا چاہیے۔ سیشن کا کوئی وجود نہیں ہوتا جب تک پریسیپیٹری کا کوئی خادم رکن اس کا ماڈریٹر نہ ہو۔ خادم۔ ماڈریٹر کے بغیر ہی ایبلڈران کا باہمی ملنا سیشن نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر پاسبان کانگریگیشن میں نہ ہو تو سیشن کا اجلاس نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اس حقیقت کو ہم پہلے زیر بحث لائے ہیں کہ ایبلڈران کا انتخاب

کانگریس کیسٹن کرتی ہے۔ اس پر بھی غور کیا جا چکا ہے کہ ایڈوران کا انتخاب ایک محدود مدت کے لئے یا تا حیات ہو۔ ایڈور کی مدت کا واضح طور پر بیان ہونا چاہیئے۔

۳۔ جب تک کوئی شخص تربیت حاصل نہ کر لے، بطور ایڈور اس کی تقرری نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر پریسیڈنٹ کو نئے اور پرانے ایڈوران کے لئے سالانہ تربیتی کورس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ ہر پاسبان کو سیمینری میں ایڈوران کے فرائض اور ذمہ داریوں سے متعلق تربیت فراہم ہونی چاہیئے تاکہ پاسبان اعتماد، جوش اور تجربہ سے ایڈوران کے لئے تربیتی کورس کا انعقاد کر سکیں۔ تاہم صاف گوئی سے یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ آج بہت سے پاسبان ایڈوران کے لئے تربیتی کورس کرانے کا فریضہ اچھی طرح سرانجام نہیں دے سکتے۔ پس اگر ہمیں لائق اور قابل ایڈوران کی ضرورت ہے تو پھر فوری طور پر ہر پریسیڈنٹ ہر ایک ایڈور اور ہر ایک پاسبان کے لئے تربیتی کورس کا انتظام کرے۔ اس طرح کی تربیت میں کیا کچھ شامل ہونا چاہیئے؟ مندرجہ ذیل سمیت اس میں بہت سی باتیں شامل ہونا چاہئیں۔

۱۔ کانگریس کی دیکھ بھال اور نشوونما۔ پاسبان سمیت سیشن اس کلیسیا کی روحانی قائد ہوتی ہے۔ ذیل کے سیکشن ۶ میں سیشن کے خصوصی فرائض تجویز کئے گئے ہیں۔

ب۔ پارلیمانی امور۔ اس سے مراد وہ باتیں ہیں کہ قراردادیں کیسے

پیش کی جاتی ہیں، ووٹ کس طرح لئے جاتے ہیں، کارروائی کس طرح درج ہونی چاہیے، اندراج کیسے رکھے جاتے ہیں، ماڈریٹر کا ہر فرد کو تسلیم کرنے کے وسیلہ سے اجلاس کا نظم و ضبط قائم رکھنا تاکہ ایک وقت میں صرف ایک آدمی بولے، سب آدمی اُسی سے مخاطب ہوں جو صدارت کرتا ہے یعنی ماڈریٹر۔

ج۔ پریسیڈنٹین نظام۔ ایبلڈران کو یہ سیکھنا درکار ہے کہ پریسیڈنٹین نظام میں ہر انتظامی محکمہ کیسے کام کرتا ہے، پریسیڈنٹین میں ماڈریٹر کیسے چنے جاتے ہیں، مثلاً یہ کہ سیکرٹری کے کیا فرائض ہیں، سیشن کا کام کیسے منظم کیا جاتا ہے، کمیٹیاں کیسے کام کرتی ہیں، عدالتی نظام کیا ہے اور یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ایبلڈران پریسیڈنٹین کلیسیا کے آئین سے واقف ہوں۔

۴۔ سیشن کی طرف سے مخصوصیت اور تقرری۔ ایسے اشخاص جنہیں کانگریگیشن منتخب کرے مخصوصیت اور تقرری کے وقت ایبلڈران جاتے ہیں مخصوصیت اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو پہلے سے مخصوص شدہ نہ ہوں۔ پہلے سے مخصوص شدہ شخص کی تقرری جسے سیشن پر خدمت کرنے کے لئے دوسری بار منتخب کیا جائے، خدمت کی ایک نئی معیاد کیلئے کی جائے مخصوصیت سے مراد، بائبل روایت کے مطابق تمام حاضر مخصوص شدہ خادموں اور ایبلڈران کا ہاتھ رکھنا ہے۔

۵۔ ماڈریٹر کے بغیر سیشن کا کوئی وجود نہیں ہوتا لیکن ایبلڈران کے بغیر کوئی

پاسبان "قانون سازی" نہیں کر سکتا۔ مثلاً کوئی پاسبان کانگریگیشن کا اجلاس فراہم نہیں کر سکتا بلکہ یہ کام سیشن کرتی ہے۔ کوئی پاسبان سیشن میں توسیع کا فیصلہ نہیں کر سکتا بلکہ یہ کانگریگیشن کا کام ہے۔ مختصراً یہ کہ جو کام بجاطور پر سیشن کا ہے پاسبان اُن فرائض، اُمور اور ذمہ داریوں کو تنہا سرانجام نہیں دے سکتا۔

۶۔ سیشن کے فرائض :- فرائض بہت سے انواع و اقسام کے ہیں۔

۱۔ سیشن نئے اراکین کو قبول کرتی ہے، اُن کی درخواست پر انہیں کسی دوسری کانگریگیشن میں منتقل کرتی ہے، کلیسیا کے باقاعدہ رول سے اراکین کے نام خارج کرتی ہے اور اراکین کو پابند کرتی ہے۔ کوئی شخص کلیسیا کی رکنیت اختیار نہیں کر سکتا جب تک سیشن اُس شخص کی کلیسیا میں رکنیت کے مسئلہ پر ووٹ کا حق استعمال نہ کرے۔ جب سیشن کسی شخص کو نئے رکن کے طور پر قبول کرنے کے لئے ووٹ دیدے تو رکن کا نام رکنیت کے رول پر درج کیا جاتا ہے۔ سیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ نئے اراکین کو تربیت دے اور کلیسیائی رکنیت کے لئے اُن کا امتحان لے۔

ب۔ کلیسیائی عبادت سیشن کی ذمہ داری ہے۔ عبادت کتنی بار ہو، اس کے اوقات کیا ہوں اور ساکرامنٹس منانے کے اوقات کیا ہوں، ان باتوں کا فیصلہ سیشن کرتی ہے۔ عشاء ربانی کی مقدس رسم کو سہ ماہی میں کم از کم ایک بار ضرور منانا چاہیے۔ اسے ہر ہفتہ بھی منایا جاسکتا

ہے۔ عملی طور پر عموماً سیشن پاسبان کو متعلقہ افراد کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے بالغوں یا بچوں کے بپتسمہ کے انتظام کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن ہر بچہ کے بپتسمہ سے متعلق سیشن کو اطلاع دینا ضروری ہے۔ اور سیشن کی رضا مندی اور علم کے بغیر کسی بالغ کا بپتسمہ نہیں ہونا چاہیئے۔

ج۔ سیشن کو رسالت (mission) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ کلیسیا کا بشارتی دستور العمل سیشن کی ذمہ داری ہے۔ کلیسیائی اراکین کی دیکھ بھال اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش بروئے کار لانا چاہیئے۔ مسیح یسوع کے وسیلہ سے خوشخبری کی منادی کے لئے منظم ہونے کی مزید تجاویز سامنے آنا چاہئیں تاکہ مسیح کے وسیلہ سے لوگوں کو نجات ملنے کے بارے میں ہر شخص کو الہی محبت کے فعل سے باخبر ہونے کا موقع مل سکے۔ صرف مقامی لوگوں کے لئے رسالتی لائحہ عمل کافی نہیں۔ بلکہ ہر کانگریگیشن کو مقامی کانگریگیشن سے باہر بھی گواہی اور رسالت میں حصہ لینا چاہیئے۔ سیشن رسالت کا خاص لائحہ عمل اور حکمت عملی اپنانے کی ذمہ دار ہے جس میں تمام اراکین حصہ لیں۔ گاؤں یا برادری میں فلاحی منصوبہ جات اور بھوک یا جنگ، سیلاب یا دیگر آفات سے خلاصی کے لئے چمچ و رلڈ سروس جیسی تنظیموں کی خدمت میں شریک ہونے کا فیصلہ سیشن کو کرنا چاہیئے۔

د۔ سیشن ایسے پروگرام یا منصوبہ جات کے اجراء کی ذمہ دار ہے جو تمام ارکان اور ان کے بچوں کے لئے مسلسل تعلیم اور نشوونما فراہم

کرتے ہیں۔ اگر کلیسیائی اراکین اپنے ایمان میں بکویت حاصل نہ کریں تو
پاسبان سمیت سیشن اپنا کام بخوبی سیر انجام نہیں دیتی۔ ترقی کا تقاضا یہ
ہے کہ ہر کلیسیا ارکان کی تعداد کے لحاظ سے بڑھے اور ہر رکن بائبل مقدس
مسیح یسوع میں خدا کے ظہور اور مسیحی ایمان و عمل میں اپنے عرفان میں بڑھتا جائے۔

۴۔ خاص طور پر سیشن چرچ اسکول کے لئے ذمہ دار ہے جس میں ٹرکیوں،
نوجوانوں اور بالغوں کے لئے تربیت کا موقع ہو۔ چرچ اسکول کے لئے
اساتذہ کی بھرتی اور تربیت کا اہتمام ہونا چاہیے خواہ یہ اسکول جمعہ، اتوار
یا ہفتہ کے کسی اور دن لگتا ہو۔ ہر کلیسیا میں ایک مضبوط چرچ اسکول کا
ہونا لازمی ہے جہاں خلوص نیت سے، باقاعدہ اور منظم طریقہ سے
ٹھوس تعلیم کا انتظام ہو۔ ایک باوقار چرچ اسکول فراہم کرنے سے
بڑی، سیشن کی کوئی اور ذمہ داری نہیں ہے۔

۵۔ کلیسیائی مختاری کے فرائض پورے طور پر سیشن کی ذمہ داری ہے۔
پاسبانوں کو وقتاً فوقتاً مختاری کے موضوع پر پیغام دینے کی ضرورت ہے۔
تفسیر کے لئے مفید بائبل حوالہ جات سے متعلق اس کتاب کے پانچویں باب
میں بعض ٹھوس تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ لیکن مختاری پر زور دینے کی منصوبہ
بندی سیشن کا کام ہے۔ وہ لوگ جو مسیح کو خداوند تسلیم کر کے کلیسیا کی رفاقت
میں داخل ہوتے ہیں خود بخود ہی کامل لوگ نہیں بن جاتے۔ نہ ہی وہ
فورا دینے کی ضرورت کو سمجھتے ہیں جو کہ خدا کی محبت کا ایک موزوں
جواب ہے کیونکہ خدا نے مسیح کو ہمیں بخش دیا ہے۔ لوگوں کو سکھانے

کی ضرورت ہے۔ صحیح مختاری کا درس باقاعدگی، مستقل مزاجی اور بلا معذرت سکھانے کی ضرورت ہے۔ بہت سال پہلے ڈاکٹر پال رنڈ ہوم نے جسے مسیح کی کلیسیا میں ایک وسیع تجربہ حاصل تھا ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا "مسیحی مختاری"۔ یہ کتاب پاکستان کے ہر پاسبان اور سیشن کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ کانگریگیشن کے لئے ایک مناسب بجٹ کو ترتیب دینا سیشن کی ذمہ داری ہے۔

۲۔ سیشن کو آئندہ برس کے لئے سالانہ بجٹ تیار کرنا چاہیئے۔ کانگریگیشن کے لئے پہلی دفعہ بجٹ تیار کرنا شاید مشکل معلوم ہو لیکن یہ کام کوئی انتہائی مشکل بات نہیں ہے مثلاً اگر کسی کانگریگیشن نے پاسبان کو باقاعدہ بلا ہٹ دی ہے تو بلا ہٹ نامہ میں پاسبان کو ادا کی جانے والی تنخواہ کی رقم درج ہونا لازمی ہے۔ بجٹ کی "اخراجات" والی مد میں فوری طور پر جس مقررہ خرچ کو آپ درج کر سکتے ہیں وہ پاسبان کی تنخواہ کی رقم ہے۔ ایسی دیہاتی کلیسیاؤں میں تنخواہ کی صرف وہ رقم درج کریں جو پیسہ کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ بجٹ کی متوقع "اخراجات" کی مد میں کمی بیشی کے ساتھ گزرے سال کی بجلی کا خرچ درج کیا جاسکتا ہے۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ایلڈران کے اندازہ کی مطابقت آئندہ برس کتنا خرچ ہوگا۔ دیگر مقررہ اخراجات کو بھی ایک ایک کر کے لکھا جاسکتا ہے مثلاً ایندھن، عمارت کی مرمت، گیتوں کی نئی

کُتب، دیگر ضروریات، پانی کا خرچ وغیرہ وغیرہ -

پہلی بار بجٹ کی "آمدن" والی مدتیار کے ناشائے زیادہ مشکل ہو
کیونکہ پہلے کوئی تجربہ نہیں ہوتا جس پر بجٹ کو ترتیب دیا جاسکے۔ مثالی
بات تو یہ ہے کہ کلیسیا کا ہر رکن آگاہ ہے کہ وہ آئندہ بارہ مہینوں میں
کلیسیا کو کتنا پیسہ دے گا۔ بد قسمتی سے ماضی میں بہت کم کلیسیائی
اراکین اس معمول کے پابند رہے ہیں اور امکان ہے کہ جب لوگوں کو
باقاعدگی سے ہدیہ دینے کی تربیت دی جائے تو وہ سیشن اور
پوری پریسیڈنسی کی متحدہ کاوش کے بغیر شروع نہ کریں۔ موجودہ حالات میں
اس کا حل یہ ہے کہ کچھ عرصہ تک ہر اتوار کا ہدیہ گن لیا جائے اور ان
اتواروں کے ہدیہ کی اوسط نکال کر اُسے سال کے باون ہفتوں کی نسبت
سے باون سے ضرب دے لیں۔

ح۔ سیشن کا فرض ہے کہ ان افراد کا امتحان لے جنہیں ایلڈر ہونے
کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ جیسا پہلے بتایا جا چکا ہے، سیشن ایلڈران
کو مخصوص اور مقرر کرتی ہے۔ کسی نو منتخب ایلڈر کے امتحان کے لئے
اگرچہ کوئی خاص معیار نہیں تو بھی یہ معمول کے مطابق اور قدرتی امر ہے کہ
کلیسیا کے متوقع رہنما سے، مسیح یسوع کیساتھ اُس کے تجربہ سے متعلق
دریافت کیا جائے۔ ویسے تو ہر ایک مسیحی کو اپنے ایمان کی گواہی دینے
کے قابل ہونا چاہیئے لیکن خاص طور پر کلیسیائی رہنما کو مسیح خداوند، خدای خالق،
بائبل مقدس اور یسوع مسیح کی پوری کلیسیا سے متعلق اپنے ایمان کے بارے

میں ایک معقول اور واضح بیان دینے کا اہل ہونا چاہیئے۔ دعا کے بارے میں تجربہ کی بنا پر وہ کیا جانتا ہے؟ بائبل مقدس میں کیا کچھ لکھا ہے، اگرچہ اس کے بارے میں تو امتحان نہیں ہو سکتا۔ تاہم ایسے شخص کو جو جلد ہی ایلڈر بننے والا ہے، بائبل کے چند عظیم حقائق میں سے کچھ بیان کرنے کے اہل ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے کونسے گیت اور مرزا میر خصوصاً پر معنی ہیں۔ اس کے علاوہ مسیحی زندگی کے ایسے رموز کو بیان کر سکے جو اس شخص کے لئے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر صحیح تربیت فراہم کی گئی ہو تو امتحان دینے والے شخص کو اس قابل بھی ہونا چاہیئے کہ پریسبیٹریں نظام کلیسیا کے قواعد و ضوابط سے متعلق عمومی سوچ بوجھ کا اظہار کر سکے۔

کسی کلیسیائی عہدہ دار کے لئے خواندہ ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے لیکن ایک ایسا شخص جو عہد عتیق اور عہد جدید کے صفحات کی تلاوت کر سکتا ہے، ایک ناخواندہ شخص کی بہ نسبت بہتر طور پر بائبل سکھا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گزشتہ برسوں میں ایسے افراد ہو گئے ہیں جو ناخواندہ نہیں تھے لیکن وہ خدا ترس اور مؤثر ضرور تھے۔ تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ اگر وہ ناخواندہ ہوتے تو مزید مؤثر ثابت ہو سکتے تھے۔

کلیسیائی عہدہ داران کو مسیحیوں میں سو فیصد خواندگی حاصل کرنے کی کوشش میں نمایاں کردار ادا کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں اچھی مثال قائم کرنے کے لئے ایک ایلڈر کو پڑھا لکھا ہونا چاہیئے۔ مثالی بات تو یہ ہے کہ ایلڈران کو ایسی دستاویزات پڑھنے اور سمجھنے کا اہل ہونا چاہیئے جو سیشن کو پریسبیٹری

کی طرف سے موصول ہوتی ہیں۔ اگر کوئی ایلڈر ناخواندہ ہو تو اُسے فوری طور پر خواندگی کی جماعتوں میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

ایک ایلڈر کو مثالی زندگی بسر کرنا چاہیئے تاکہ چُنے جانے والے ایلڈر کے طرز زندگی اور کردار کا جائزہ لیا جاسکے۔ تاہم یاد رہے کہ ہم میں سے کوئی بھی کامل نہیں ہے اور ہم سب گنہگار ہیں جنہیں فضل سے نجات ملی ہے۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ امتحان لینے کا بنیادی مقصد ممکنہ امیدواروں کو ایلڈر بننے سے روکنا نہیں بلکہ کلیسیا میں اہم قیادت کے لئے اُن کی حوصلہ افزائی اور انہیں تیار کرنا ہے۔ امتحان کا لہجہ دوستانہ اور پرہیزگار ہونا چاہیئے نہ کہ سفاکانہ اور مخاصمانہ۔ پہلے سے مقرر شدہ ایلڈران، نئے ایلڈر کو اپنی انفرادی اور پوری کلیسیا کی کمزوریوں اور خامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے، اپنی امیدوں اور توقعات سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

ط۔ سیشن کلیسیا کا پروگرام چلانے کی ذمہ دار ہے۔ بہت سی کلیسیاؤں کے پاس پیش کرنے کے لئے کوئی پروگرام نہیں ہوتا اور ایسی صورت حال کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ کلیسیاؤں کو کس طرح کے پروگرام کا حامل ہونا چاہیئے؟ سیشن کو بنیادی باتوں سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ ہر کلیسیا میں عبادات باقاعدگی سے ہوں۔ باقاعدہ عبادات میں پاسبان کی معاونت کے لئے بڑی کلیسیاؤں میں کمیٹی برائے عبادات بھی قائم کی جاسکتی ہے جو پاسبان کی غیر حاضری میں کلیسیائی عبادات کی ذمہ دار بھی ہوگی۔ چھوٹی کلیسیا میں ایک ایلڈر اجتماعی عبادت کے لئے خصوصی ذمہ داریوں کا حامل ہو سکتا ہے۔

ہر کانگریگیشن کی زندگی کا دوسرا عنصر نشوونما ہے۔ اسے ترقی کہیں
 یا مسیحی تعلیم و تربیت۔ مسیحی ایک مسافر ہوتا ہے جو ہر وقت چلتا اور ہمیشہ
 بڑھتا رہتا ہے۔ مسیحی دین کی بڑی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی کبھی
 بھی کامل نہیں ہو سکتا۔ مسیحی ہوتے سے کیا مراد ہے، کوئی شخص نہیں
 کہہ سکتا کہ اُسے اس سے متعلق ایک ایک بات معلوم ہے۔ وقتاً فوقتاً
 ہمارے خیالات اور نظریات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ بجا طور پر کہا
 جاسکتا ہے کہ مسیحی تعلیم و تربیت کا مقصد لوگوں میں تبدیلی لانا ہے۔
 اس کتاب کا چھٹا باب مکمل طور پر مسیحی تعلیم و تربیت کے مضمون کے لئے
 وقف کیا گیا ہے۔ اس مرحلہ پر یہی کہنا کافی ہے کہ بڑی کلیسیاؤں کی سیشنز
 مسیحی تعلیم و تربیت کے لئے کمیٹی تشکیل دے سکتی ہیں جبکہ چھوٹی کلیسیا میں
 کسی ایک اہل ذمہ کو یہ خاص ذمہ داری دے سکتی ہیں جو ترقی اور نشوونما سے
 متعلق سیشن کی لائسنس کر سکے۔

کلیسیائی زندگی کا ایک اور پہلو جو محتاط توجہ کا مستحق ہے وہ مسیحی خدمت
 ہے جسے بعض اوقات مسیحی سماجی خدمت بھی کہا جاتا ہے۔ اجتماعی طور پر
 کلیسیا کے اراکین کو مقامی لوگوں، کسی بڑے شہر کے وسیع علاقہ یا صوبہ پنجاب
 کی کسی ضرورت کے لئے کیسے منظم کیا جائے؟ اسلام آباد کے قریب اولپنڈی
 او جڑی کیمپ میں ۱۹۸۸ء کے موسم بہار کے آخر میں جان لیوا دھماکوں
 کے ایک سلسلہ نے جنم لیا۔ ایمانداری سے کام لیں اور سوچیں۔ کیا آپ
 کی کانگریگیشن، پریسیڈنسی اور سینڈ نے کسی منظم طریقہ سے میزائلوں کا

شکار بننے والے لوگوں کی امداد کی تھی۔ اگر نہیں تو کیا مسیحی کلیسیا کو ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیئے تھا؟

ایسی صورتحال کی مثال کے بارے میں سوچیں جو ہم میں سے کسی کو بھی پیش آ سکتی ہے۔ فرض کریں کہ ہمارے پڑوس میں رہنے والی ایک خاتون جس کے پہلے ہی کافی بچے ہیں، ایک اور بچے کو جنم دینے والی ہے۔ اس دفعہ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں اور پیدائش کا مرحلہ مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ ہم سے انفرادی یا کلیسیائی طور پر کس طرح کی مدد متوقع ہے؟ کیا ہنگامی حالات میں لوگوں کی مدد کرنے کا کوئی منصوبہ ہے؟

نشہ بازی اور منشیات سے متعلق تقریباً دنیا کے ہر ملک کے شہری تشویش کا شکار ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی امداد کے لئے پروگرام ہونے چاہئیں جو کسی کیمیائی نشہ کے مسئلہ سے دوچار ہیں۔ کیا یہ ضروری بات ہے کہ اس طرح اور بعض دیگر خطرناک قسم کے مسائل سے گھرے ہوئے خاندانوں کے لئے تربیتی امداد مہیا کی جائے؟ ان سوالات کے بارے میں میرا جواب یہ ہے کہ اگر ہم کانگریگیشن اور علاقائی کلیسیائی انتظامی محکموں کے طور پر ہر قسم کے لوگوں کی ضرورت پوری کرنے کی خدمت نہ کریں تو ہم اپنے مسیحی فرض میں ناکام رہتے ہیں۔ ہر سیشن کوئی کمیٹی بنا سکتی ہے یا کوئی ایڈلڈر حاجتمندوں کے خصوصی حالات سیشن کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ وہ ایسے طریقے اور وسائل بھی تجویز کر سکتے ہیں جن کے وسیلہ سے کلیسیائی عوام کی شرکت سے مشترکہ معمولی اور روزمرہ کے مسائل کم کئے جاسکتے ہیں۔

یہ بات یقینی ہے کہ خدمت کا بنیادی مقصد لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ لیکن یہ حقیقت فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ امداد کرنا اور خدمت کرنا مسیحی ترقی کا نشان ہے۔ شخصی ترقی مسیح کے نام پر خدمت کرنے کے فعل سے وابستہ ہے۔ بعض مسیحیوں کی یہ عجیب قائلیت ہے کہ خدمت صرف دوسرے مسیحیوں کی کرنا چاہیے۔ اگر ہم لوقا ۱۰: ۲۹-۳۷ میں درج نیک سامری کی تمثیل پر نظر ثانی کریں تو ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ مسیح کی فکر مندی سب لوگوں کے لئے تھی نہ کہ صرف اہل یہود کے لئے۔ پوری دنیا خدمت کے لئے ہمارا رسالتی میدان ہے۔ اس میں کوئی حد بندی نہیں۔

خدمت اُجاگر کرنے کی تاکید کرتے ہوئے، ایک مثالی کلیسیا کے پروگرام میں مالی ضروریات اور رفاقت کے لئے خصوصی بوجھ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ دیگر اراکین سے مانوس ہونا گاؤں کی چھوٹی کلیسیا کا مسئلہ نہیں ہے۔ تاہم شہر کی بڑی کلیسیا کے لئے یہ ایک بالکل مختلف معاملہ ہے۔ عین ممکن ہے کہ اراکین کلیسیا ایک وسیع علاقہ میں پھیلے ہوں۔ اس طرح کے حالات میں بہتر ہے کہ سیشن کی ایک کمیٹی ہو جس کا بڑا مقصد اراکین کی مدد کرنا ہو کہ مختلف اراکین کیسے ایک دوسرے کو جان سکتے اور باہمی طور پر کام کر سکتے ہیں۔ ہم اس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ روٹی توڑتے وقت ”اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اُس کو پہچان لیا“ (لوقا ۲۴: ۳۱)۔ یہ واقعہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے دن،

شام کے وقت یسوع کے ظہور سے متعلق ہے جب یسوع اِماڈس کی راہ پر شاگردوں کیساتھ ہو لیا تھا۔ تاریخ میں بہت سے مسیحیوں کا یہ تجربہ رہا ہے کہ جب وہ مل کر کھانا کھاتے ہیں تو وہ ایک دوسرے بڑے کونے طور پر جلتے ہیں اور اکثر وہ یسوع کے بارے میں کوئی نئی چیز سیکھتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس کتاب کا پانچواں باب کلیسیا میں مختاری کے مسئلہ اور پیسے کے مسئلہ کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ کسی بڑی کلیسیا میں مالیاتی کمیٹی کوئی سامانِ عیش نہیں بلکہ اُس کی ضرورت ہے۔

اس طرح کلیسیا کا پروگرام چلانا ایک اہم کام ہے اور یہ بہت وقت طلب ہے۔ اگرچہ یہ بات یقینی ہے کہ سبشن کمیٹیاں بنانے کا ایک مقصد یہ ہے کہ کام عجلت اور موثر طریقہ سے ہو سکیں لیکن اس بات کو بھوننا نہیں چاہیئے کہ ایک اور بڑا مقصد اُسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب کمیٹیاں سرگرم ہوں۔ کمیٹیاں امور کی انجام دہی کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ لیکن جب لوگ اُن کمیٹیوں پر کام کرتے ہیں تو وہ کلیسیا کی زندگی کے سرگرم کارکن بن جاتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ لوگ بلوغت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو شریک کر لیتے ہیں۔ وہ صرف بیٹھ کر ٹیلیوژن پر کرکٹ میچ دیکھنے والے نہیں بلکہ وہ میچ کے سرگرم کھلاڑی بن جاتے ہیں۔ پاسبان اور سیشن، کمیٹیوں کو تعلیم و تربیت کے وسائل سمجھیں۔ ان سے کام سرانجام پاتا ہے لیکن لوگ مسیحی ایمان سے متعلق سوجھ بوجھ میں ترقی کرتے ہیں۔

ی۔ سیشن کی ایک اور ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے زیرِ سایہ استعمال ہونے والی کلیسیائی جائیداد کا انتظام چلائے۔ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ گر جاگھروں اور پاسبانوں کی رہائش گاہوں کی دستاویزات ملکیت سینڈیالاہور چارج کو نسل کے پاس ہوں گی۔ تاہم اگر ضرورت پڑے تو گر جاگھر کی عمارت یا پاسبان کی رہائش گاہ کی مرمت، سیشن کا فریضہ ہے۔ جائیداد کا انتظام چلانے کے لئے سیشن ٹھیکے دے سکتی ہے یا مرمت کے کام کی نگرانی کر سکتی ہے۔ سیشن کو جائیداد میں بنیادی تبدیلیوں کیلئے کانگریگیشن کے سامنے سفارش کرنا چاہئے جیسا کہ نئے گر جاگھر کی تعمیر، زمین کی خریداری یا گر جاگھر کی عمارت میں اہم توسیع کا مسئلہ ہے۔

ک۔ سیشن کی ایک اہم ذمہ داری اور استحقاق اعلیٰ انتظامی محکموں خاص کہ پریسیڈنسی سے رابطہ قائم رکھنا ہے۔ کسی سیشن کا سینڈ سے رابطہ اُسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب ہر سیشن سینڈ کے اجلاس میں ایک ایبلڈر بھیجے گی۔ بصورت دیگر سیشن کا اپنے قریبی اعلیٰ محکمہ یعنی پریسیڈنسی سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ سیشن مندرجہ ذیل باتوں میں پریسیڈنسی سے منسلک ہوتی ہے۔

(۱) پریسیڈنسی کے اجلاسوں میں نمائندگان (ڈیلیگیٹ) بھیجنا۔

جراہیلڈر سیشن کی نمائندگی کرتا ہے اُس کے پاس دو اہم مواقع ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ بطور فرد یا پوری سیشن کی طرف سے پریسیڈنسی کے سامنے خیالات یا تجاویز پیش کرے۔ دوسرا یہ کہ وہ سیشن

کو دلچسپی یا فکر مندی کی ایسی باتوں سے آگاہ کرے جو وسیع تر کلیسیا میں رونما ہو رہی ہیں۔

(۲) سیشن اور کانگریگیشن کے اجلاسوں کا درست اندراج رکھنا۔ تاکہ سالانہ سپردگی کے لئے اُسے نگرانی اور نظر ثانی کے مقصد کے واسطے پریسبیٹری کے حوالہ کیا جاسکے۔ اگر سیشن کے فیصلوں کا احتیاط سے اندراج کیا جائے تو اکثر اوقات پریسبیٹری قیمتی اور مفید مشورے دے سکتی ہے۔ مختلف اقسام کے اعداد و شمار سے متعلق معلومات بھی، تدوین و تالیف کی خاطر پریسبیٹری کو بھیجنا ضروری ہے۔

(۳) غور و خوض کے لئے پریسبیٹری کے سامنے اقدامات تجویز کرنا۔ بعض اوقات پریسبیٹری کے متعلق لوگوں کو شکاوت کرتے سنتا بہت دلچسپ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ”پریسبیٹری کچھ نہیں کرتی“ ایسے لوگ جس بات کا احساس نہیں کرتے وہ یہ ہے کہ پریسبیٹری اس لئے کوئی تعمیری کام نہیں کر سکتی کیونکہ انہوں نے پریسبیٹری کے سامنے کوئی ٹھوس تجاویز پیش نہیں کیں۔ کسی سیشن کی سفارش پر عمل پیرا ہو کر اہم منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(۴) اعلیٰ انتظامی محکموں کی سفارشات اور تجاویز پر عمل پیرا ہونا۔ اگر راولپنڈی پریسبیٹری، ایبٹ آباد سیشن کی تجویز کو جس کی مثال پہلے دی جا چکی ہے، بخوشی قبول کر لیتی ہے اور سنڈ اتفاق کر لیتی ہے کہ ہر سال پینتیکُست کے اتوار بشارت کے کام کے

لئے ہدیہ فراہم کیا جائے تو پھر سنڈ ہر سیشن سے اس طرح کے ہدیہ کا انتظام کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ سیشن کو سنڈ کی اس درخواست پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہوگی۔

ل۔ متعدد بار ذکر کیا جا چکا ہے کہ سیشن کو اپنا ریکارڈ محفوظ رکھنا چاہیے۔ کس طرح کے ریکارڈ؟ سب سے پہلے، بے شک ہر سیشن کو ہر وہ ریکارڈ محفوظ رکھنا چاہیے جو پریسبیٹری یا سنڈ کو مطلوب ہو۔

ارکین کلیسیا کے رول کے علاوہ جو کہ بہت اہم ہے، ایڈمران کی فہرست بھی ہو کہ ان کا انتخاب، مخصوصیت اور تقرری کب ہوئی۔ شادیوں اور پتسموں کا ریکارڈ بھی محفوظ ہو۔ ہر کلیسیا وہ کام نہیں کرتی جو انتہائی اہم تو نہیں البتہ قابل قدر ضرور ہے اور یہ کلیسیا کی تاریخ محفوظ کرنے کا فریضہ ہے۔ گرچہ سنڈی سنٹرراولینڈی، پاکستان میں مسیحیت کی تاریخ سے متعلق ایک منصوبہ کے اجراء کے لئے کوشاں ہے۔ لیکن اس ملک میں پریسبیٹری کلیسیا سے متعلق بہت کم ریکارڈ دستیاب ہے۔ پاکستان میں پریسبیٹری تاریخ کی مواد کے لئے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمینری گوجرانوالہ سرکاری ذخیرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ آخری بات یہ کہ سیشن بعض عدالتی معاملات پٹانے کی ذمہ دار بھی ہے۔ اس مسئلہ کو یہاں مزید زیر بحث لانا بہت طویل ہوگا۔ لیکن کتاب کے ساتویں باب میں اس موضوع پر غور و خوض کیا گیا ہے۔

ان صفحات پر متعدد بار خواتین ایڈمران کے لئے حکمت، انصاف

اور بائبل بنیاد کو اجاگر کیا گیا ہے۔ چونکہ پاکستان میں بہت کم منتخب خواتین ایلڈران ہیں اس لئے ایک بار پھر فارٹین کی توجہ خواتین ایلڈران کی ضرورت کی طرف مبذول کروائی جاتی ہے۔

سیشن سے متعلقہ اس پورے حصہ میں فرض کیا گیا ہے کہ سیشن کا اجلاس باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ ایسی کلیسیا کی سیشن کا اجلاس جس کے اراکین کی تعداد ایک سو تک ہو، ہر مہینے ہونا چاہیئے۔ چھوٹی کلیسیاؤں کی سیشنز کا اجلاس ہر دو ماہ بعد ہو سکتا ہے۔ ہر سیشن کے اجلاس کا مقام، تاریخ اور وقت مقرر ہونا چاہیئے اور اگر اضافی اجلاس کی ضرورت پڑے تو ماڈرٹیر خصوصی اجلاس بلا سکتا ہے، سیشن کے باقاعدہ اجلاس سے متعلق کانگریگیشن کے اراکین کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ اگر سیشن کے اجلاس کے بارے اطلاع نہ ہو تو کوئی بھی، شاید پاسباں ہی کانگریگیشن کی کارروائیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر سکتا ہے۔ سیشن کی کارروائیوں پر نظر ثانی کرنے کی غرض سے پہلے سے تیار شدہ پڑتالی کاغذ پر سبب پڑی کو یہ معلوم کرنے کے لئے فوری طور پر استعمال کرنا چاہیئے کہ آیا سیشن کے اجلاس باقاعدگی سے کئے گئے ہیں۔ سیشن کے فرائض سے متعلق پوری بحث میں فرض کیا گیا تھا کہ سیشن کے ہر اجلاس کا آغاز اور اختتام دعا سے ہوتا ہے۔ سیشنز کو خصوصاً الہی راہنمائی کی ضرورت ہے۔

تیسرا باب

پریسبیٹری اور رسنڈ

۱۔ پریسبیٹری

پریسبیٹری بن نظام میں، پریسبیٹری ایک بنیادی انتظامی محکمہ ہے۔ یہ ایک اجتماعی بشپ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ پریسبیٹری کے فیصلہ جات، فرائض اور ذمہ داریاں بالکل وہی ہیں جو بشپی نظام کلیسیا میں شیپوں کی ہوتی ہیں۔ پریسبیٹری اپنے خادموں اور کانگریگیشنز کے لئے پاسبان چمواہا کے طور پر کام کرتی ہے۔

۱۔ پریسبیٹری لائحہ عمل تیار کرتی ہے اور خاص کلیسیاؤں کے کام میں ارتباط پیدا کرتی ہے۔ وہ تمام کلیسیاؤں کے کام کی نگرانی کرتی ہے۔ پریسبیٹری کے قیام کا مقصد کلیسیاؤں کی حوصلہ افزائی اور راہنمائی کرنا ہے۔ اس کے علاوہ عبادت، نشوونما، مسیحی تعلیم و تربیت، گواہی یا بشارت، خدمت اور مختاری کے معاملات میں قائدانہ تربیت فراہم کرنا ہے۔ انفرادی کلیسیاؤں کو کبھی بھی احساس تنہائی یا الگ تھلک ہونے کا احساس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وہ ایک پریسبیٹری کے اراکین ہیں جو اسی طرح کام کرتی ہے جیسے اُسے کرنا چاہیئے۔ پریسبیٹری ایک برادری ہے اور ہر ایڈر کو خصوصی طور پر محسوس کرنا چاہیئے کہ وہ صرف ایک کانگریگیشن کا رکن ہی نہیں بلکہ مسیح یسوع

کی کلیسیا کے وسیع تر بدن کا حصہ بھی ہے۔

۲۔ پریسبیٹری کے لائحہ عمل اور منصوبہ بندی کا ایک حصہ یہ ہے کہ وہ نئی کلیسیاؤں کو منظم کرے۔ کوئی پریسبیٹری کلیسیا اُس وقت تک منظم نہیں ہو سکتی یعنی باضابطہ طور پر وجود میں نہیں آ سکتی جب تک وہ پریسبیٹری جس کی جغرافیائی حدود میں وہ کلیسیا واقع ہے، کوئی واضح فیصلہ نہ کرے۔ بالکل اسی طرح پریسبیٹری اُس وقت کلیسیاؤں کو منسوخ کر دیتی ہے جب پریسبیٹری کی دانست میں کوئی کانگریگیشن موثر یا مناسب طریقہ سے کام کرنے کے قابل نہ رہے یا اُس کی تعداد بالکل کم رہ جائے۔ شاذ و نادر ہی پریسبیٹری کسی کانگریگیشن کو دوسری پریسبیٹری میں منتقل کرتی ہے لیکن اس کیلئے دوسری پریسبیٹری اور سنڈ کی رضامندی اور توثیق درکار ہے۔

۳۔ پریسبیٹری کلیسیاؤں کو جن طریقوں سے نگہداشت فراہم کرتی ہے اُن میں سے ایک ٹھوس اور انتہائی اہم طریقہ وہ وقت ہے جب کسی کلیسیا کے پاس پاسیان نہ ہو۔ جب پاسیان رخصت ہو جائے تو پریسبیٹری کو فوری طور پر بلا پاسیان سیشن کا ماڈریٹر مقرر کرنا چاہیئے۔ پریسبیٹری کے خادم رکن کو جسے سیشن ماڈریٹر بننے کے لئے چنا جائے، منتخب کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی شخص کو سیشن ماڈریٹر منتخب کرتے وقت اسکی موزونیت، کلیسیا سے فاصلہ اور اُس کام کو ضرور سامنے رکھیں جو کرنے کی ضرورت ہے۔

بلا پاسیان کانگریشن پریسٹیری کی خصوصی توجہ کی حامل ہوتی ہے۔
 حقیقی معنوں میں فکر مندی رکھنے والی پریسٹیریاں بلا پاسیان کلیسیاؤں کے
 ساتھ کام کرنے کے لئے پریسٹیری کی ایک کمیٹی تشکیل دے دیتی ہیں۔
 پریسٹیری کی ایسی کمیٹیوں میں سے ایک رکن کو کمیٹی اور اس خاص کلیسیا
 کے افراد کے درمیان ایک رابطہ کے طور پر مقرر کرنا چاہیئے جو کسی نئے پاسیان
 کی نامزدگی کے ذمہ دار ہیں۔ ایسے افراد کو اکثر کمیٹی برائے نامزدگی پاسیان
 بھی کہا جاتا ہے۔

۴۔ پریسٹیری پیشہ دارانہ خدمت کے لئے امیدواروں کو اپنی
 نگرانی میں قبول کرتی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ پریسٹیری ایسے افراد کے
 لئے جو خدمت میں آنے کے لئے تیار کر رہے ہیں، پاسیان کا فریضہ
 سرانجام دیتی ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ابھی وہ شخص سیمینری میں
 داخل ہوئے ہیں یا نہیں۔ ایسے افراد کے لئے جو کلیسیائی خدمت کا انتخاب
 کرتے ہیں، ایک لاثانی قسم کی راہنمائی فراہم کرنا ضروری ہے۔ پریسٹیری کو
 ہمیشہ توقع رکھنی چاہیئے کہ ایسے افراد ہیں، بالخصوص نوجوان جنہیں
 کلیسیائی خدمت کی تیاری کے دوران حوصلہ افزائی اور راہنمائی کی ضرورت
 ہوگی۔ اس لیے پریسٹیری کو ایسی کمیٹی تشکیل دینا چاہئے جو ہر ایسے فرد
 کے ساتھ مشورہ کر سکے اور اسے صلاح کاری فراہم کر سکے جو خادم بننے
 کا متمنی ہو۔ طالب علم کی تیاری اور مطالعہ کے برسوں کے دوران،
 پریسٹیری کی ایسی کمیٹی کا طالب علم کے ساتھ گہرا رابطہ ضروری ہے۔ بعض

اوقات کمیٹی برائے امیدواران کسی نوجوان طالب علم کو قرضہ یا کسی اور قسم کی مالی سہولت فراہم کر سکتی ہے۔ ایسی پریسیڈنسی بہت خوش قسمت ہے جس کے پاس علم الہیات کے طلباء کو وظائف دینے کے لئے انڈومنٹ ہو۔ پریسیڈنسی کی نگرانی میں قبول کئے جانے سے پہلے ضروری ہے کہ امیدوار اُس سیشن سے سفارش کی چٹھی حاصل کرے جس کا وہ امیدوار رکن ہے۔ پریسیڈنسی کے ماڈریٹر کو اصرار کرنا چاہیے کہ پریسیڈنسی کے سامنے جب داخلہ کی غرض سے امیدوار پیش ہو تو خدمت میں آنے کے لئے اُس شخص کے محرکات سے متعلق سوالات کرتے ہوئے پریسیڈنسی اپنے آپ کو ذرا محدود رکھے۔ پریسیڈنسی کے امیدواروں کے رول پر اُسے قبول کرنا، ایسا وقت نہیں جب امیدوار کا علم الہیات اور بائبل سے متعلق امتحان لیا جائے۔ جو شخص پیشہ ورانہ خدمت کے لئے مخصوصیت کا متمنی ہے اُس کی زندگی اور پیشہ میں مکمل امتحان لینے کا وقت بعد میں آتا ہے۔ جب خدمت کے لئے امیدوار کا انٹرویو ہو جائے تو عام طور پر اُس کے داخلہ کے لئے ایک مختصر رسم ادا کی جاتی ہے۔ امیدوار، اُس کے خاندان اور اس کی آبائی کانگریگیشن کیلئے پریسیڈنسی کے اجلاس میں دعا کی جاتی ہے۔

۵۔ پریسیڈنسی نظام کلیسیا میں مخصوص شدہ خدام کسی کانگریگیشن کے رکن نہیں ہوتے۔ خدام کسی پریسیڈنسی کے رکن ہوتے ہیں۔ اس لئے خادموں کی مخصوصیت، تقرری بہ خاستگی، برطرفی اور پابندی پریسیڈنسی کا ایک اہم فریضہ ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ بہت ضروری

ذمہ داریاں ہیں جنہیں بڑے محتاط اور حساس انداز سے ادا ہونا چاہیئے۔
یہ اشد ضروری ہے کہ پریسبیٹیری کے کام میں ان پہلوؤں کا تفصیل سے
جائزہ لیا جائے۔

۱۔ مخصوصیت - مخصوصیت سے پہلے اُمیدوار کو خدمت کے
لئے اُمیدوار کے طور پر ایک مُقررہ مدت تک جو تمام پریسبیٹریوں کے
لئے عموماً سند متعین کرتی ہے، پریسبیٹیری کی نگرانی کے ماتحت ہونا
چاہیئے۔ پریسبیٹیرین کلیسیا میں پیشہ وارانہ خدمت کے لئے مخصوصیت
کے طلبکار شخص کے لئے عام طور پر ضروری ہے کہ وہ کسی منظور شدہ
تھیولوجیکل سیمینری سے فارغ التحصیل ہو۔ کسی کو اس شرط سے مستثنیٰ
قرار دینے سے پہلے پریسبیٹیری کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی
وجوہات پریسبیٹیری کی کارروائی میں بیان کرے۔ عام طور پر مخصوصیت
کے لئے اُمیدوار کو پریسبیٹیری کی کمیٹی برائے اُمیدواران پیش کرتی ہے
جس نے اُمیدوار کے ساتھ تفصیل سے صلاح مشورہ کر لیا ہو مخصوصیت
کی درخواست کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اُمیدوار کو کسی کانگریگیشن
کا پاسیان بننے کی بلا ہٹ یا کسی مسیحی ادارہ کی طرف سے خادمہ حیثیت
کی دعوت موصول ہو۔

کسی منظور شدہ تھیولوجیکل سیمینری سے تعلیم یافتہ ہونے، کانگریگیشن
کی طرف سے بلا ہٹ ہونے اور پریسبیٹیری کی کمیٹی برائے اُمیدواران
سے صلاح مشورہ کے بعد اُمیدوار مخصوصیت کے لئے امتحان دینے

کی غرض سے پریسٹیری کے باقاعدہ یا ہنگامی اجلاس میں حاضر ہوتا ہے۔
 پریسٹیری کو امیدوار کے خدمت میں آنے کے محرکات، تعلیمی معیار،
 بائبل اور علم الہیات سے متعلق خبرداری، پریسٹیرین نظام سے مانوسیت
 اور خدمت کے لئے اُس کی عمومی تیاری کے بارے میں اطمینان
 کر لینا چاہئے۔ پریسٹیری امیدوار سے کوئی بھی سوال کر سکتی ہے اور جہاں
 تک ضروری معلوم ہو، امتحان جاری رہ سکتا ہے۔ اگر امیدوار اچھی طرح
 تیار ہو اور کمیٹی برائے امیدواران نے اچھی طرح اطمینان کر لیا ہو کہ
 امیدوار قابلِ مخصوصیت ہے تو پھر جو امتحان پریسٹیری لے اُس کے لئے
 ضروری نہیں کہ وہ بہت لمبا چوڑا ہو۔

جب پریسٹیری امیدوار کی مخصوصیت کی ثبوت کر دے تو پھر پریسٹیری
 مخصوصیت کا اہتمام کرتی ہے۔ عام طور پر امیدوار، کمیٹی برائے امیدواران
 اور اُس کلیسیا کی سیشن جس نے امیدوار کو پاس بان بننے کی بلا ہٹ دی ہے،
 مخصوصیت کے لئے تاریخ، وقت اور مقام کا تعین کرتے ہیں پھر
 پریسٹیری سے سفارش کی جاتی ہے جسے عموماً وہ منظور کر لیتی ہے۔
 چونکہ مخصوصیت پریسٹیری کا کام ہے اس لئے مناسب ہے کہ پریسٹیری
 کے تمام خادم اراکین اور ایڈمران کی ایک خاص تعداد بھی موجود ہو۔
 مخصوصیت کے لئے پریسٹیری کو کورم یا پریسٹیرز کی کم سے کم تعداد
 کا تعین کر لینا چاہئے۔ عام حالات میں مخصوصیت کی رسم اُسی کلیسیا
 میں ادا کی جاتی ہے جس کا پاس بان بننے کے لئے امیدوار کو بلا ہٹ

دی جلئے۔ اس طرح اُسی وقت اور مقام پر پاسبان کی تقرری بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اگر کانگریگیشن کے اراکین کی بھاری تعداد حاضر اور پریسبٹیری کے خادم ارکان کی غالب تعداد شریک ہو تو یہ حال ہی میں مخصوص شدہ پاسبان کے لئے بڑی حوصلہ افزا بات ہوتی ہے خادم کی آبا کی کانگریگیشن سے حاضر ہونے والے افراد کی شرکت خصوصی طور پر قابل تحسین ہے۔ مخصوصیت تمام حاضر خدام اور ایلڈران کے ہاتھ رکھنے سے ہوتی ہے۔

ب۔ تقرری۔ مخصوصیت صرف ایک بار عمل میں آتی ہے۔ لیکن جب کبھی کوئی خادم کسی مختلف کلیسیا کا پاسبان بنتا ہے تو تقرری ہر دفعہ عمل میں آتی ہے۔ جس طرح مخصوصیت کی عبادت میں ماڈریٹر سوال کرتا ہے، اُسی طرح وہ سوال کرتا ہے لیکن ان سوالات کا تعلق اس نئی کانگریگیشن کے پاسبان ہونے کی ذمہ داری قبول کرنے سے ہوتا ہے۔ کوئی پاسبان کسی کلیسیا میں باضابطہ طور پر اُس وقت تک کام شروع نہیں کر سکتا جب تک پریسبٹیری کی طرف سے تقرری عمل میں نہ آئے۔ اس دفعہ بھی پریسبٹیری کے تمام اراکین کو حاضر ہونا چاہیئے۔ تاہم ضروری ہے کہ اس موقع پر حاضر ہونے والے افراد کے کورم یا کم سے کم تعداد کا پریسبٹیری تعین کرے۔

ج۔ برہداشتگی۔ جب طفل و ال پریسبٹیری کی کسی کانگریگیشن کا پاسبان، شیخوپورہ پریسبٹیری کی کسی کانگریگیشن کا پاسبان بننے کی بلا ہٹ قبول

کرتی ہے تو کانگریشن ووٹ کے ذریعہ سے پاسبانی تعلق برخاست
 کرنے کے لئے پریسیڈنسی سے درخواست کرتی ہے۔ پریسیڈنسی پھر
 پاسبانی تعلق ختم کرنے کے لئے ووٹ لیتی ہے اور پھر اُس خادم
 کو شیخوپورہ پریسیڈنسی کے سپرد کرتی ہے۔ اس کے بعد شیخوپورہ پریسیڈنسی
 اُس پاسبان کو شیخوپورہ پریسیڈنسی کی کسی کمیٹی میں مقرر کرنے کی مجاز ہے۔
 د۔ برطرفی۔ اگر کسی کانگریشن اور پاسبان کے تعلقات میں کوئی
 تشویشناک مسئلہ ہو تو پریسیڈنسی پاسبان کو برطرف کرنے کے فیصلہ کی
 مجاز ہے۔ ایسے حالات میں ضروری نہیں کہ غلطی صرف پاسبان کی
 ہو۔ بعض اوقات نا انصافی سے پاسبان کو مسائل کا ذمہ دار قرار دیدیا
 جاتا ہے اور ان مسائل کے حل کے لیے پریسیڈنسی اُس پاسبان کی
 برطرفی کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ اس طرح کی سخت کارروائی جلدی سے
 عمل میں نہیں آنا چاہیئے بلکہ صرف اُسی وقت جبکہ پریسیڈنسی کی کسی
 مناسب کمیٹی نے حالات کا احتیاط سے اور پورے طور پر جائزہ لے
 لیا ہو۔ پھر وہ اس طرح کے اقدام کی پریسیڈنسی سے سفارش کرے۔
 جہاں تک ممکن ہو، برطرفی کا فیصلہ کرنے سے پہلے اُس پاسبان سے
 صلاح مشورہ کر لینا احسن بات ہے۔ یہاں صرف یہ بات اُجاگر کرنے
 کی کوشش کی گئی ہے کہ کانگریشن اور پاسبان کے صلاح مشورہ کے
 ساتھ یا بغیر پریسیڈنسی کو پاسبانی خدمت سے پاسبان کو برطرف کرنے
 کا اختیار حاصل ہے۔

۵۔ پابندی۔ پریسیڈی کسی پاسان کو کئی طریقوں سے پابند کر سکتی ہے لیکن اس سلسلہ میں احتیاط کے طور پر ایک بات کہہ دینا بہت ضروری ہے۔ بہت سے پریسیڈین فرقوں کے قواعد نامہ کلیسیا میں پابندی کے لئے واضح سہولتیں موجود ہیں اور ان سہولتوں پر پورا پورا عمل ہونا چاہیئے۔ پریسیڈی خطرناک حد تک باقاعدہ عدالتی طریقہ کار کو نظر انداز کر دیتی ہے، اگر کوئی پریسیڈی پابندی کے درست طریقہ کار پر عمل پیرا ہونے میں لاپرواہی برتے یا اگر کوئی پریسیڈی رکنہ پرور بن جائے اور معمول کے مطابق اور انصاف پسند طریقہ کار کو نظر انداز کر دے تو پھر پورے منظم نظام کلیسیا کے لئے خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ بعض وجوہات کی بنا پر مناسب جواز اور منظم طریقہ کار کے بغیر سیشنز، پریسیڈیوں اور سنڈ کا پاسانوں اور ایڈران کو معزول کرنے کا عمل ایک فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ابتری اس کا ناگزیر انجام ہے۔ کسی بھی پریسیڈین انتظامی محکمہ کو مسلمہ عدالتی طریقہ کار سے اجتناب کرنے جیسا گراہوا کام نہیں کرنا چاہئے خواہ سامنے آئیوالا جرم یا خلاف ورزی کتنی ہی بھیانک معلوم کیوں نہ ہو۔ کلیسیا میں پابندی ایک انتہائی سنجیدہ بات ہے اور عدالتی طریقہ کار کو غیر سنجیدہ اور غیر ذمہ دارانہ انداز میں استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر پریسیڈی (کوئسل) یا سنڈ کے مستقل جوڈیشل کمیشن کو غیر جانبدارانہ اور بے کوٹ انداز میں ایسے معاملات کو نیٹانے کا اہل ہونا چاہیئے۔

۶۔ پریسبیٹری پاسبانی تعلق کو کانگریس یا پاسبان کی درخواست پر قائم یا منسوخ کرتی ہے۔ عام حالات میں کانگریس اور پاسباں، پاسبانی تعلق قائم یا منسوخ کرنے کی درخواست کرتے وقت متفق ہوتے ہیں۔

۷۔ جیسا کہ جڑو ۵ میں خاکہ بیان کیا گیا ہے، پریسبیٹری پابندی کے قواعد پر احتیاط سے عمل پیرا ہوتے ہوئے جنہیں کوئی بھی نام دے لیں، عدالتی امور کا فیصلہ کرتی ہے۔

۸۔ جب کوئی سیشن صحیح طور پر کام نہ کر سکے یا خیال ہو کہ نہیں کر پائے گی، تو پریسبیٹری حقیقی اختیار اپنے ہاتھ میں لیتی ہے۔ پریسبیٹری کسی سیشن کو عارضی یا طویل مدت کے لیے یا ایڈران کے کسی خاص گروہ کو مستقل طور پر معطل کرنے میں با اختیار اور مجاز ہے۔ ایسے سخت فیصلہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ عام حالات میں پریسبیٹری اُس وقت کسی سیشن کو معطل کرتی ہے جب کسی مسئلہ یا جھگڑے کو حل کرنے کے دیگر تمام ذرائع ناکام ہو جائیں۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ ذمہ دار پریسبیٹرز (جو ہمیشہ خادموں اور ایڈران پر مشتمل ہو) کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو بڑی احتیاط سے تکلیف دہ حالات کا جائزہ لے کر بیشتر اس سے کہ پریسبیٹری کوئی سخت قدم اٹھائے، پریسبیٹری کے سامنے ایک واضح سفارش پیش کرے۔

عام طور پر اگر کسی سیشن کو عارضی طور پر بھی معطل کیا جائے تو

پریسٹیری ایک خاص تعداد میں خادموں اور ایلڈران پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کرتی ہے جو اس کمیشن کی ذمہ داری سنبھال لیتا ہے جو اب کام نہیں کر سکتی۔

۹۔ پریسٹیری سال میں کم از کم ایک بار ہر سیشن کی کارروائی پڑھتی اور غلطیوں کی درستی کرتی ہے۔ پریسٹیری بڑی احتیاط سے مالیاتی اور دیگر رپورٹوں کا جائزہ بھی لیتی ہے کہ گزرے سال کے دوران ہر کانگریگیشن نے کیا کام کیا ہے۔ جب یہ کہا جائے کہ پریسٹیری سیشن کی کارروائی پڑھتی ہے تو ازراہ کرم یہ سمجھ لیں کہ پریسٹیری اپنا یہ اختیار یا ذمہ داری کسی کے سپرد بھی کر سکتی ہے۔ پریسٹیری کی ذمہ داری ہے کہ کارروائیوں کو پڑھے۔ پریسٹیری یہ کام پریسٹیرز کے کسی چھوٹے گروہ کے سپرد بھی کر سکتی ہے جس میں ہمیشہ خادم اور ایلڈران دونوں شامل ہوں۔ اس کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ پریسٹیرز کے مختلف گروہوں کو یہ ذمہ داری سونپ دیں کہ ان میں سے ہر ایک کارروائیوں کی مختلف کتب کا مطالعہ کرے۔ بہر کیف پریسٹیری کو یقین ہونا چاہیے کہ وہ ہر سال ہر سیشن کے کام کا جائزہ لیتی ہے۔

۱۰۔ ہر پریسٹیری سنڈ کے اجلاس کے لئے نمایندگان منتخب کرتی ہے۔ لیکن جب ہر خادم خود بخود سنڈ کارکن ہو اور پوری سنڈ کی ہر کانگریگیشن سنڈ میں نمائندہ بھیجنے کی مجاز ہو تو پھر یہ عمل میں نہیں آتا۔ اگر سنڈ نے فیصلہ کیا ہو کہ پریسٹیری سنڈ میں ایلڈران کی اور

خادموں کی ایک خاص تعداد بھیجے تو پھر پریسبیٹری کو ایسے افراد کا انتخاب کرنا چاہیئے جو سنڈ کے سالانہ اجلاس میں پریسبیٹری کی نمائندگی کریں۔

۱۱۔ پریسبیٹری، عہدہ داران اور کمیٹی اراکین کی نامزدگی کے لئے اپنی ایک کمیٹی برائے نامزدگی چنتی ہے۔ کمیٹی برائے نامزدگی بطریق احسن چلتے والی کسی پریسبیٹری کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ پریسبیٹری میں پرمونیوالے عہدوں پر احتیاط سے غور و خوض کرے۔ پھر ان خالی جگہوں پر جہاں تک ممکن ہو سکے پریسبیٹری کی مختلف کلیسیاؤں سے دستیاب، لائق اور مختص اشخاص کو فائزہ کرنے کی کوشش کرے۔ کسی ایک کلیسیا کے ایبلڈران کو پریسبیٹری کے عہدوں پر مسلط نہیں ہونا چاہیئے۔ توازن برقرار رکھنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ عہدہ داران مختلف کلیسیاؤں سے منتخب کئے جائیں۔ اس بات کا یقین بھی ضروری ہے کہ آئندہ سالوں میں باری باری عہدہ داران مختلف کلیسیاؤں سے چنے جائیں۔ کئی سالوں تک قیادت مختلف کلیسیاؤں سے منتخب کرتی چاہیئے۔ پریسبیٹری عہدہ داران اور اراکین کمیٹی کا انتخاب جلدی میں نہ کریں اور نہ اسے آخری لمحہ کرنے والی چیز سمجھیں۔ پہلے سے تیار ہی عام طور پر بہتر انتخاب کو یقینی بناتی ہے۔

۱۲۔ پریسبیٹری کو اپنے ذیلی قوانین میں مہیا کردہ جدول کے مطابق اجلاس بلانا چاہیئے۔ یہاں دو باتوں کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ پہلے یہ کہ ہر پریسبیٹری کو سال میں کم از کم دو دفعہ مقررہ جدول کے

مطابق اور اگر ممکن ہو سکے تو ہر سہ ماہی میں اجلاس بلانا چاہیے۔ دوسرا یہ کہ ذیلی قوانین کو تشکیل دیا جائے، انہیں اپنایا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

۱۳۔ ضرورت کے مطابق پریسیڈنٹری سنڈ کو عرضداشت پیش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بھی پریسیڈنٹری سنڈ کو عرضداشت پیش کر سکتی ہے جس میں ”بورڈ برائے منصوبہ مراعات پریسیڈنٹری خدام و مبشرین“ سے درخواست کی گئی ہو کہ منصوبہ کے قواعد میں ترمیم کی جائے۔ پریسیڈنٹری سنڈ سے درخواست کر سکتی ہے کہ وہ گوجرانوالہ سیمینری کے لئے اپنی مالی امداد کو دگنا کر دے یا پریسیڈنٹری سنڈ سے درخواست کر سکتی ہے کہ یوم پاکستان کو قوم کے لئے ایک خصوصی یوم صوم و صلوة قرار دیا جائے۔ ابھی تک جو کچھ تحریر کیا جا چکا ہے اس سے واضح ہو جانا چاہیے کہ ہر انتظامی محکمہ میں ماڈریٹر اور سیکرٹری کا کردار اور فریضہ انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ وہ قائدانہ ٹیم تشکیل دیتے ہیں۔ وہ اجلاس چلانے کی ڈگر کا تعین کر سکتے ہیں۔ اگر قیادت انصاف پسند اور صابر ہے تو انتظامی محکمہ کا کام بطریق احسن اور ترتیب سے چلے گا۔ اگر صدارت کنویلا افسر مانتی کرے گا تو اجلاس کی فضا فوری طور پر کڑواہٹ کا شکار ہو جائیگی۔ بیشک ماڈریٹر کو اجلاس پر پورے طور پر قابو حاصل ہونا چاہیے لیکن وہ انصاف پسند اور مساوی برتاؤ کا حامل ہوتا کہ کسی مستنارہ بات کے تمام پہلوؤں کی سماعت کے مساوی مواقع ہوں۔

کلیسیائی انتظامی محکموں میں پارٹی سیاست کی کوئی گنجائش نہیں۔
 یہ ماڈریٹ کی ذمہ داری ہے کہ کارروائی بلا تاخیر آگے بڑھے
 لیکن کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ عجلت سے کام لیا جا رہا ہے۔ کسی
 بات پر اُس وقت تک ووٹ نہ لیئے جائیں جب تک واضح طور پر
 اُس کی رائے پیش نہ ہو، تاہم نہ ہو اور اُس پر سیر حاصل بحث نہ ہو۔
 جلدی سے ووٹ لینا نامناسب بات ہے لیکن بحث میں بار بار
 ایک ہی طرح کے نکات سننا بھی انتظامی محکمہ کے لئے ناقابل برداشت
 ہوتا ہے۔ ایک اچھا ماڈریٹ بولنے والے سے درخواست کر سکتا
 ہے کہ وہ بات مختصر کرے لیکن جو کچھ پہلے کہا جا چکا ہے اُسے نہ دہرائے۔
 سیکرٹری کو انتظامی محکموں کے فیصلہ جات کا درستی سے اندراج
 کرنا چاہیئے۔ سیکرٹری زیر بحث آئینوالے نکات کا خلاصہ کارروائی میں
 درج کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ پیش اور منظور ہونیوالی رائے کا مختصر
 اندراج کرے۔ ایسی آراء جو پیش اور منظور ہوں ان کے اندراج کی
 ضرورت نہیں۔ اگر سیکرٹری کو رائے کے بالکل درست الفاظ کے بارے
 میں شک ہو تو وہ ماڈریٹ سے درخواست کرے کہ رائے کے الفاظ
 ووٹ لیئے جانے سے پہلے تحریری صورت میں طلب کرے کسی رائے
 کی نوعیت سے متعلق ابہام قابل قبول نہیں۔ سیکرٹری اصرار کرے کہ
 رائے پر ووٹ لینے سے پہلے اندراج کی خاطر رائے کا واضح ہونا ضروری
 ہے۔

سیکرٹری اجلاس کی حاضری کا درست رول سنبھالنے اور
 اجلاسوں کے درمیانی عرصہ میں جب ضرورت پڑے نوٹس جاری
 کرنے کا ذمہ دار ہے۔ انتظامی محکمہ کا سارا ریکارڈ انتظامی محکمہ کا سیکرٹری
 سنبھالتا ہے۔ اگر انتظامی محکمہ کے موزوں افراد کو کبھی بھی انتظامی محکمہ
 کا ریکارڈ مطلوب ہو تو یہ سیکرٹری کو پیش کرنا چاہیئے۔ جس طرح ماڈریٹر
 کے لئے ضروری ہے اُسی طرح سیکرٹری کو بھی ہر لحاظ سے چھوٹی چھوٹی
 باتوں میں بھی دیا تدار ہونا چاہیئے اور وہ کارروائی پر کسی بھی سمت میں اثر
 انداز ہونے کی کوشش نہ کرے۔ کسی اہم محکمہ کے سیکرٹری کے لئے
 سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ غیر جانبدار ہو۔ کسی کلیسیائی محکمہ کے عہدہ
 دار کا اپنی حیثیت کو غلط استعمال کرنا قابلِ سرزنش ہے۔ کئی لوگ بڑے
 جوش سے یہ کہتے ہیں کہ بدعنوان اور بددیانت سیکرٹریوں کے لیے دوزخ
 میں ایک خاص مقام ہوگا۔

پریسٹیریوں اور سنڈ دونوں کے لئے اس مقام پر ایک احتیاطی
 بات کے اضافہ کی ضرورت ہے۔ لاہور چریج کونسل، پریسٹیریوں،
 سنڈ اور پاکستان میں بعض دیگر مسیحی اداراتی محکموں میں ایک بہت ہی
 خطرناک عمل کو اپنانے کا رواج پایا جاتا ہے۔ ایسے فیصلہ جات جو
 آئینی طور پر انتظامی محکموں کو کرنے چاہئیں وہ مجلسِ عاملہ کے سپرد کر
 دیئے جاتے ہیں جسے پاکستان میں اکثر ”ایگزیکٹو“ کہا جاتا ہے۔ یہ عمل
 کیوں اپنایا جاتا ہے؟ غالباً اس کی کئی وجوہات ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ انتظامی محکمے غالباً اس طرح کا کام
 بیٹانے کے لئے ضرورت سے زیادہ بڑے ہیں۔ اگر یہی وجہ ہو تو پھر انتظامی
 محکمہ کو جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کس طرح بہترین طریقہ سے اپنا کام چلا سکتے
 ہیں۔ انتظامی محکمے کوئی پیدائشی طور پر ضرورت سے بڑے نہیں ہوتے بلکہ
 وہ مجوزہ وقت میں ترتیب سے کام کرنے کی نسبت سے ضرورت کے تحت
 بڑے ہوتے ہیں۔ انتظامی محکموں کے پاس وقت کی قلت ہونے کی
 وجہ یہ ہے کہ مقام اجلاس پر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے لئے رات
 بسر کرنے کا اہتمام کرنا بہت مہنگا پڑتا ہے۔ اخراجات اور حجم کا باہمی
 نتیجہ یہ ہے کہ زیادہ تر انتظامی محکمے صرف ایک دن کے لئے چند
 گھنٹوں کے لئے اجلاس کر سکتے ہیں۔ لوگوں کی ایک چھوٹی جماعت
 کم اخراجات (سفر اور کھانا) میں طویل دورانیہ کے لئے فراہم ہو سکتی
 ہے اور زیادہ کام کر سکتی ہے۔

اخراجات اور حجم کے علاوہ اس بات کی تیسری وجہ کہ کیوں بہت
 سی باتوں کا فیصلہ مجلس عاملہ کے سپرد دیا جاتا ہے، یہ ہے کہ انتظامی محکمہ
 میں شرکت کنندگان کو یا تو اجلاس کے ایجنڈا یا طریقہ کار کا مناسب
 علم نہیں ہوتا۔ انتظامی محکموں کی کارکردگی کو نمایاں طور پر بڑھانا مقصود
 ہو تو پھر قائدانہ تربیت اشد ضروری ہے۔ جو لوگ کلیسیا کے انتظامی
 محکموں میں شریک ہیں انہیں پتہ ہونا چاہیئے کہ جب وہ
 اجلاس میں حاضر ہوں تو محنت سے کام کریں۔ اس

کے علاوہ انہیں تیار ہو کر آنا چاہیئے۔ اراکین کو اجلاس کے لئے تیار کرنا انتظامی محکمہ کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ مطالعہ کے لئے مواد کو اکثر ایسے لوگوں میں تقسیم ہو جانا چاہئے جو انتظامی محکمہ کو تشکیل دیں گے تاکہ وہ لوگ پہلے سے مناسب تیاری کر سکیں۔

مجھے صاف گوئی سے یہ بات کہنے دیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مختلف انتظامی محکموں کی قیادت جلدی جلدی کام کرنے کی موجودہ صورت حال میں خوش رہتی ہے جس کی بنا پر نامکمل کام ایک چھوٹی کمیٹی اور خالصتاً مجلس عاملہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ چند با اثر افراد اپنی تسلی کے مطابق پھر مجلس عاملہ کے فیصلہ جات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور پریسیڈنٹ نمائندہ نظام کا سارا مفہوم اور مقصد ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ جو کچھ نظر آتا ہے اگر حقیقت اس سے مختلف ہے تو پھر مجلس عاملہ کے منتخب ارکان کی یہ واضح ذمہ داری ہے کہ اس حقیقت کو سچ ثابت کریں۔

ب۔ مختصر تاریخ

پریسیڈنٹ چیرج آئر لینڈ کے ایک سابق ماڈریٹریڈ یوڈ برگ نے مختلف مواقع پر فرمایا کہ اگر پریسیڈنٹ چیرج (یو۔ ایس۔ اے)، یو۔ پی چیرج پاکستان اور لاہور چیرج کونسل کی مادر کلیسیا ہے تو پھر پاکستان کی یہ دونوں کلیسیائی پریسیڈنٹ چیرج آئر لینڈ کی نواسیاء ہیں۔ پریسیڈنٹ چیرج یو۔ ایس۔ اے کی سب سے پہلی پریسیڈنٹری

کے مشتمل پادری فرانسیس میکمی تھے جن کا تعلق پریسبیٹیرین چرچ آئرلینڈ سے تھا جو امریکی پریسبیٹیرین لوگوں کی مادر کلیسیا ہے۔

پاکستان کے تمام پریسبیٹیرین لوگ یہ نہیں جانتے کہ یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ پاکستان کی سنڈ، سابق یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ آف نارٹھ امریکہ کی وساطت سے معرض وجود میں آئی تھی۔ لاہور چرچ کو نسل کبھی ایک وسیع تر چرچ کو نسل کا حصہ تھی جس میں بہت سی ایسی کلیسیائیں شامل تھیں جو تقسیم ملک کے وقت سے اب بھارت میں ہیں۔ اس وسیع تر چرچ کو نسل کو پریسبیٹیرین چرچ یو۔ ایس۔ اے نے جنم دیا تھا۔ ۱۹۵۸ء میں یہ دونوں "مائیں" امریکن پریسبیٹیرین چرچ اس کلیسیا کو تشکیل دینے کے لئے متحد ہو گئیں جسے اب پریسبیٹیرین چرچ (یو۔ ایس۔ اے) کہا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان میں یہ دونوں "بنات" کلیسیائیں اُس وقت متحد نہ ہوئیں اور نہ ہی اب تک متحد ہو سکی ہیں۔ ہم میں سے بعض لوگوں کی دانست میں پاکستان کی ان دونوں پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کا اتحاد ایک دوسرے کی مضبوطی اور ایک دوسرے کی رسالت کو چمکانے کا باعث بن سکتا ہے۔

کچھ لوگوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ان دونوں کلیسیاؤں کے مجوزہ اتحاد کی بدولت پریسبیٹیرین نظام کا اعلیٰ ترین انتظامی محکمہ یعنی جنرل اسمبلی وجود میں آ سکتا ہے۔ ایسا فیصلہ یقیناً ممکن ہے لیکن ابھی جنرل اسمبلی قائم کرنے کے خلاف مختلف وزنی دلائل

موجود ہیں۔ پہلے تو موزوں قیادت کی بات ہے۔ بہت سے
 مبصرین اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ ابھی تو موجودہ پریسیڈیو، کونسل
 اور سنڈ کے لئے بھی حقیقی اور مناسب تعداد میں موزوں قیادت میسر
 نہیں۔ اس لئے ایک اور انتظامی محکمہ کے لئے موزوں قیادت فراہم کرنا
 مستقبل قریب میں ممکن نہیں۔ دوسرا یہ کہ بہت سے لوگوں کے خیال کے
 مطابق پریسیڈین کانگریگیشنز کا ادغام بھی، انتظام کی ایک اور اکائی کو جنم
 دینے کے لئے نا کافی ہے۔ یہ بات یاد رکھنا خیال آفریں ہے کہ امریکہ
 میں پہلی پریسیڈری ۱۷۸۷ء اور پہلی سنڈ ۱۷۸۷ء میں وجود میں آئی لیکن جنرل
 اسمبلی ۱۷۸۹ء میں پہلی پریسیڈری کے تراسی برس بعد وجود میں آئی۔ یہ
 بات یقیناً اہم ہے کہ ۱۷۸۹ء میں ۲۸۸ ایسے پاسان تھے جنہوں نے
 چار برس تک کالج اور تین برس تک سیمینری میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اس
 کا مطلب ہے کہ پاسان پورے طور پر تربیت یافتہ تھے اور وہ نئی تخلیق
 کردہ جنرل اسمبلی کو ایک اثر آفرین قیادت فراہم کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔
 مزید برآں یہ کہ تمام پریسیڈر کو پریسیڈریوں اور سنڈوں کو چلانے کا کافی
 تجربہ حاصل ہو چکا تھا اور یہ تجربہ محض مجلس عامہ کے چند ارکان تک محدود نہ تھا۔
 ایک اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ سینکڑوں کانگریگیشنریں سے ہر ایک ہوم
 مشنر کے کام کو چلانے کے لئے سالانہ امداد بھیجتی تھی جس کا مقصد
 اُس پورے وسیع ملک میں نئی کلیسیاؤں کو قائم کرنا تھا۔
 اس سے پہلے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ چند اشخاص کو خاص

کانگریشنر کی تاریخ قلمبند کرنا چاہئے۔ کون ہے جو پریسیڈیوٹوں، لاہور
چیرج کونسل اور سند کی تاریخ لکھ رہا ہے؟ تاریخ کے آغاز کا ایک
اچھا طریقہ یہ ہے کہ بزرگ لوگوں سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنی
داستانیں بیان کریں اور کلیسیا میں بچپن سے اپنے تجربات کا تذکرہ کریں۔
سننے والا، داستان گو کے الفاظ کو لکھ لے یا کسی چھوٹے ٹیپ ریکارڈ
کی مدد سے انہیں بعد میں لکھنے کی غرض سے محفوظ کر لے۔ نو لکھا چیرج لاہور
نے اپنی تاریخ شائع کی ہے۔ دوسرے اور کتنے چیرج ہیں جنہوں نے یہ
کام کیا ہے؟ اور کون ہے جو تاریخ کو موجودہ حالات تک محفوظ کر رہا ہے؟

ج۔ سند

۱۔ سند کا پہلا واضح فریضہ پریسیڈیوٹوں کی نگرانی کرنا ہے۔ اگرچہ
سند اور جنرل اسمبلی اگر ہو، تو پریسیڈیوٹ سے اعلیٰ انتظامی محکمے
ہوتے ہیں۔ تاہم سند کا اختیار اور اقتدار ودیعت کردہ ہے یعنی سند
کو اس کا اختیار پریسیڈیوٹ عطا کرتی ہیں۔ پریسیڈیوٹین نظام حکومت میں
پریسیڈیوٹ کا اختیار اور اقتدار پیدائشی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب
ہے کہ پریسیڈیوٹین نظام کلیسیا میں پریسیڈیوٹ ایسا محکمہ ہے جو کانگریشنر
کو منظم کرتا اور ان کی نگرانی کرتا ہے۔ نیز وہ پاسبانوں کے امتحان،
مخصوصیت اور تبدیلی کا ذمہ دار ہے۔ پریسیڈیوٹوں کے مجموعہ کے
باہمی عہد سے سند وجود میں آتی ہے۔ اس طرح حقیقی اختیار و اقتدار

پریسٹیری کے پاس ہوتا ہے اور اختیار و اقتدار کے معاملہ میں ہمیشہ پریسٹیری اور سنڈ کے مابین کھچاؤ رہتا ہے۔ پریسٹیریاں خود مختار نہیں ہوتیں بلکہ مختلف پریسٹیریوں کے ہم آہنگی سے کام کرنے کی بدولت نظر ثانی اور نگرانی کا اختیار سنڈ کو حاصل ہوتا ہے۔

پریسٹیریوں کے کام کی نگرانی کی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے، سنڈ کو باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے کہ وہ ہر پریسٹیری کی کارروائی پڑھے۔ یہ احسن بات ہے کہ اچھے کام کی تعریف کی جائے اور ایک پریسٹیری میں ہونے والے تخلیقی اور نئے کام کی طرف دیگر پریسٹیریوں کی توجہ مبذول کروائی جائے۔ جو کام کرنا چاہئے تھا اور جو کام نہیں کرنا چاہئے تھا اس میں کسی نہ کسی صورت میں ناکام رہنے کی غلطیوں کی بھی نشاندہی ضروری ہے۔

۲۔ سنڈ پر یہ لازم ہے اور خاص کر اس کے سیکرٹری پر کہ وہ درست اور مکمل ریکارڈ محفوظ رکھے۔ پاکستان میں تمام یونائیٹڈ پریسٹیری اِملاک کی دستاویزات چونکہ سنڈ کے پاس یا سنڈ کے ایمپائر کسی ٹرسٹ کے پاس ہوتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ایسے ریکارڈز کو ترتیب سے محفوظ رکھا جائے۔

ہر پریسٹیری کی پوری کلیسیاؤں کی مکمل فہرست جس میں ہر کلیسیا کا پتہ بھی شامل ہو، سنڈ کے دفتر میں موجود ہو۔ ہر کلیسیا کے علاوہ ہر سیشن کے موجودہ کلرک (یا سیکرٹری) کا نام اور یقینی طور پر ہر پاسبان

کا نام اور پتہ موجود ہو۔ اس کے علاوہ پریسبیٹری کے ہر ایسے خادم
رکن کا نام اور پتہ بھی موجود ہونا چاہئے جو فی الحال کسی کلیسیا میں بطور پاسان
خدمت نہیں کرتا۔ سیمنری کا پروفیسر ایسے خادم کی مثال ہے جو کسی کلیسیا
کے پاسان کے قرائض سرانجام نہیں دیتا۔ مزید برآں تمام ریٹائرڈ
خادموں کے نام اور پتے بھی درست حالت میں محفوظ ہوں۔
ظاہر ہے کہ ان میں سے بہت سی باتوں کا اطلاق پریسبیٹری
اور لاہور چرچ کونسل پر بھی ہوتا ہے۔

۳۔ یونائیٹڈ پریسبیٹری چرچ پاکستان کی سنڈ (یا لاہور چرچ
کونسل) کی ایک اور اہم ذمہ داری ہے۔ وقتاً فوقتاً ان اعلیٰ انتظامی
محکموں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ کرسچن کانفرس آف ایشیا، ورلڈ
کونسل آف چرچز یا ورلڈ الائنس آف ریفارمڈ اور پریسبیٹری چرچز
کے اجلاس یا کونسلوں میں اپنی کلیسیاؤں کی نمائندگی کرنے والے افراد
منتخب کریں۔ مسیحیوں کے ان بین الاقوامی اجتماعات کے علاوہ
سنڈ اور لاہور چرچ کونسل، نیشنل کونسل آف چرچز ان پاکستان، بورڈ
آف ڈائریکٹرز گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری اور دیگر مسیحی محکموں، کونسلوں
یا کمیٹیوں پر، سالانہ اجلاس میں اپنی کلیسیاؤں کی نمائندگی کے لئے
افراد کا چناؤ کرتی ہیں۔ میری دانست میں ایسے نمائندگان کا انتخاب
پورے انتظامی محکموں کو کرنا چاہیئے نہ کہ چند افراد پر مشتمل مجالس عامہ کو۔ سنڈ، پریسبی
یا کونسل کی کمیٹی برائے نامزدگی کو مختلف اسامیوں کے لئے لوگوں کو نامزد کرنا چاہیئے۔

مثالی بات تو یہ ہے کہ سنڈ کسی ہمہ وقتی یا جزو وقتی سیکرٹری کی خدمات کے لئے کسی شخص کو معاوضہ دینے کا اہتمام کرے تاکہ سنڈ کا کام مناسب طور پر اور ترتیب کیساتھ ہو سکے۔ رضا کار ہمیشہ ہر مطلوبہ کام نہیں کر سکتے۔ کم از کم سیکرٹری اور ماڈریٹر کے کام کے اخراجات تو ادا کرنا چاہیئے۔

۴۔ جب سنڈ کا اجلاس ہوتا ہے تو یہ کیا کرتی ہے؟ اسے کیا کرنا چاہیئے؟ سنڈ کے اجلاس کے لئے ایک مجوزہ ایجنڈا یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تجویز پرپسیٹری اور کچھ تبدیلیوں کے ساتھ سیشن کے اجلاس پر بھی برابر کی لاگو ہوتی ہے۔

۱۔ افتناحیہ عبادت۔ بہت سے انتظامی محکمے عشاء ربانی کی مقدس رسم کو افتناحیہ عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ اس طرح کا عمل شرکت کنندگان کی توجہ خدا کی اُس محبت، رحمت اور فضل پر مبذول کرتا ہے جو یسوع مسیح میں ظاہر ہوئے ہیں۔ اس طرح انتظامی محکمہ کے ہر اقدام کو دنیا کے لئے خدا کی محبت اور پاک کلیسیا کے لئے، جس کا یہ خاص انتظامی محکمہ ایک حصہ ہے، خدا کی تجویز کے سیاق و سباق میں دیکھا جائے گا۔ اگر عشاء ربانی کی مقدس رسم پرپسیٹری یا سنڈ کے سالانہ اجلاس کے آغاز میں ادا نہیں کی گئی تو اسے اجلاس کے اختتام پر منانا چاہیئے۔ کسی کو بھی پرستش کے اس اہم تجربہ کے سلسلہ میں جلدی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

ب۔ پریسٹیجیوں کی طرف سے سنڈ رول کی تشکیل (پریسٹیجی
 یا لاہور چیرچ کونسل کے اجلاس کی صورت میں کلیسیاؤں کی طرف سے)۔
 ہر پریسٹیجی کے کلرک (سیکرٹری) کی طرف سے سنڈ سیکرٹری کو ایک
 باقاعدہ خط موصول ہونا چاہئے جس میں صاف طور پر بیان ہو کہ کسی خاص
 اجلاس میں کونسے افراد پریسٹیجی کی نمائندگی کریں گے۔ پریسٹیجی
 کی ذمہ داری ہے کہ یہ فیصلہ کرے کہ کون کونسے افراد سنڈ کے اجلاس
 میں اُس کی نمائندگی کریں گے۔ اس لئے سیکرٹری پریسٹیجی کا فرض ہے
 کہ پریسٹیجی کے نمائندگان کی فہرست پیش کرے۔ اس طرح کا سادہ
 سا طریقہ کار اختیار کر کے بہت سی تکالیف سے بچا جاسکتا ہے۔
 سنڈ رول تشکیل دینے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ سنڈ کا سیکرٹری
 ہر خادم نمائندہ کو ایک خاص رنگ کے کاغذ کا ٹکڑا دے جس پر نمائندہ
 کا نام لکھا ہو جسے نمائندہ کے لباس پر لگا دیا جائے تاکہ سب دیکھ
 سکیں۔ ایبلڈران کے لئے مختلف رنگ کے کاغذ کے نشان بنا کر
 ہر ایبلڈر کے لباس پر چسپاں کرنے سے، سنڈ کے لئے ووٹ دینے
 والے ارکان کی آسانی اور جلدی سے شناخت ہو سکتی ہے۔ ووٹ
 دینے والے تمام نمائندگان کو اجلاس کے کمرہ یا گہرا میں خاص
 طور پر نشان زدہ حصہ میں بٹھانا چاہیئے۔ مدعو مہمانوں کو تیسرے
 رنگ پر لکھے ہوئے نام چسپاں کرنے چاہیئے۔ لیکن انہیں ووٹ
 دینے والے نمائندگان کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔

موجودہ قواعد کے مطابق ایل۔سی۔سی اور سنڈ کے ناقابل برداشت حجم کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے۔ کم از کم راقم الحروف کو تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس توجہ طلب مسئلہ کے کئی ممکنہ حل ہیں۔ سنڈ کے سالانہ اجلاس کے لئے ہر پریسیڈنٹ سے تین تین خادم اور تین تین ایڈمران لئے جا سکتے ہیں اور شاؤڈری پریسیڈنٹوں سے ایک ایک اضافی خادم اور ایڈمران لیا جاسکتا ہے۔ گزشتہ سال کا ماڈریٹر اگر دوبارہ پریسیڈنٹ کا نمائندہ منتخب نہ ہو سکے تو وہ بحیثیت مجموعی ووٹ کا حق استعمال کرنے والا نمائندہ ہوگا۔

جیسا کہ دیگر تمام انتظامی محکموں کے لئے ضروری ہے، سنڈ کو بھی اپنے اجلاس کے لئے کورم مقرر کرنا چاہیئے۔

ج۔ ایجنڈا کا منظور کیا جانا۔ ایجنڈا تیار کرنا عموماً سیکریٹری کا کام ہوتا ہے لیکن ایجنڈا تیار کرنے سے پہلے اُسے گزشتہ اجلاس کے ماڈریٹر اور مختلف کمیٹیوں کے صدور سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔ مجوزہ ایجنڈا کی نقل ہر نمائندہ کو اجلاس شروع ہونے سے پہلے ارسال کی جائے تاکہ وہ احتیاط اور غور سے اُس کا مطالعہ کر لیں۔ ایجنڈا منظور ہونے سے پہلے ضرور ہے کہ اُس کی رائے پیش کی جائے۔ پھر اسکی تائید ہو اور بحث کے بعد ووٹ لئے جائیں

د۔ عام طور پر اس سے اگلا کام گزشتہ اجلاس کی کارروائی پیش کرنا ہوتا ہے۔ اکثر اوقات اسی اجلاس میں مجلس عاملہ کی کارروائیاں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ بڑے اجتماع میں شاذ و نادر ہی کارروائی پڑھی جاتی ہے لیکن اگر ہر نمائندہ کو کارروائی پیشگی ارسال نہ کی گئی ہو تو کسی

بھی نمائندے کا کارروائی پڑھے جانے کی درخواست کرنا بالکل
بجا ہے۔ جب تک پچھلے اجلاس کی کارروائی کی صحت سے متعلق سنڈ
مطین نہ ہو، سنڈ کو ایسی کارروائی منظور نہیں کرنا چاہیے۔

۴۔ سبکدوش ہونے والے ماڈریٹر اور سیکرٹری کی رپورٹ۔ بعض
محکمے سبکدوش ہونے والے ماڈریٹر سے رپورٹ کی توقع رکھتے ہیں۔
اگر اس طرح کی رپورٹ ہو تو یہ ایجنڈا کی اگلی شق ہو سکتی ہے۔
بہر حال سیکرٹری کی محکمانہ کارکردگی کا پیش کیا جانا ضروری ہے سیکرٹری
کے لئے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور سے متعلق رپورٹ پیش کرے مثلاً

— اجلاس کی حاضری

— پریسیڈیوں کی کارروائیوں پر نظر ثانی سے متعلق معلومات (اگر
پریسیڈیوں یا لائبریری چارج کو نسل کا اجلاس ہو رہا ہو تو پھر سیشنر
کی کارروائیاں)

— اہم ریکارڈ محفوظ رکھنے سے متعلق رپورٹ

— اجلاس میں پیش ہونیوالی خط و کتابت کی طرف اراکین کی توجہ
مبذول کر دانا۔

— پریسیڈیوں کی طرف سے موصول ہونے والے "اور پورز"

OVERTURES عرضداشتیں اور درخواستیں پیش کرنا۔

— دوسری جماعتوں کی طرف سے توجہ طلب باتوں کو اجاگر کرنا۔

— ایسے عہدوں کے لئے فہرست پیش کرنا جن کے لئے افراد کو

چُننا درکار ہو۔

— سنڈ کی بہتری یا اس کے طریقہ کار سے متعلق تجاویز پیش کرنا۔
 — پچھلے سال پر سیٹیریوں کو بھیجی گئی تجاویز سے متعلق رپورٹ۔
 — اعداد و شمار سے متعلق مکمل معلومات مثلاً سنڈ کے کل ارکان کی تعداد، پاسباتوں کی تعداد، پچھلے سال کے دوران وفات پانے والے خُدام کے نام (سال کے دوران وفات پانے والے ایلڈران کے نام پر سیٹیری کے سالانہ اجلاس میں درج ہوتے ہیں)۔

و۔ خازن کی کارکردگی پیش کی جاتی ہے۔ پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ عام طور پر اسے بہتر سمجھا جاسکتا ہے بشرطیکہ حوالہ کے لئے ہر نمائندہ کو اس کی نقل پیش کر دی جائے۔ وصول اور خرچ ہونے والے ایک ایک پیسہ کا حساب ہونا چاہئے اور کسی منظور شدہ محاسب (آڈیٹر) سے پڑتال کردہ حساب و کتاب کی نقل اس کے ساتھ چسپاں ہو۔ پر سیٹیری فاؤنڈیشن ٹرسٹ جیسے ذرائع سے موصول شدہ پیسے کا درست اندراج ہو۔ اس کے علاوہ مفصل بیان ہو کہ پیسہ خرچ کیسے ہوا ہے۔ محاسب کو جانچ و پڑتال کے لئے ضروری رسیدیں دستیاب ہونی چاہئیں۔ خازن کا یہ فرض ہے کہ وہ سنڈ جیسے انتظامی محکمہ کے لئے سالانہ بجٹ تیار کرے اور اگر ضروری ہو تو دوسروں سے اعانت

حاصل کرے۔ ذیل میں درج حصہ "ی" تفصیل سے بجٹ کے موضوع کو زیر بحث لائے گا۔

۱۔ مختلف محکموں سے باضابطہ طور پر رپورٹیں موصول ہونا چاہئیں۔ مثلاً سنڈ کی کمیٹیاں جنہوں نے سال بھر کام کیا ہے، کوئی پریسیڈیجس نے حوالہ کے لئے کوئی تجویز دی ہو، ہر پریسیڈیجس سے اعداد و شمار کی رپورٹ پریسیڈیجس کی کارروائی، متفرق رپورٹیں اور تجاویز وغیرہ۔

سنڈ کو ہر ایک رپورٹ یا تجویز کا بغور جائزہ لینا چاہیئے تاکہ ہر ایک رپورٹ یا تجویز کو ایک ایسی کمیٹی کے سپرد کیا جاسکے جسے عموماً سنڈ کی مجلس قائمہ (Standing Committee) کہا جاتا ہے۔

ہم پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ سنڈ کی (یا کسی بھی انتظامی محکمہ کی) کوئی کمیٹی ایسی کمیٹی ہوتی ہے جو سال بھر کسی خاص بات پر کام کرتی رہتی ہے مجلس قائمہ سنڈ کے سالانہ اجلاس کے دوران کام کرتی ہے اور پھر اس کا وجود ختم ہو جاتا ہے کسی بھی سفارش کا سنڈ کے پورے اجلاس میں فیصلہ کرنے سے پہلے، احسن طریقہ کار یہ ہے کہ ایسی کمیٹی کی سفارش جس نے سال بھر کام کیا ہو یا پریسیڈیجس یا کسی اور محکمہ کی سفارش کو سنڈ کی مجلس قائمہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس طریقہ سے کیا گیا فیصلہ حقیقی معنوں میں سنڈ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جلدی میں کیے گئے فیصلے ایسے ہوتے ہیں جن پر صحیح مشورہ نہیں دی گئی ہوتی۔ کسی معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے معقول وقت،

حکمت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔

سینڈ کا سیکرٹری عام طور پر اس تیاری کے ساتھ سینڈ کے اجلاس میں آتا ہے کہ باضابطہ کارروائیوں، رپورٹوں اور تجاویز کو خاص مجلس قائمہ کے سپرد کرنے کی سفارش کرے تاکہ سینڈ کا اس بات میں وقت بچ جائے کہ کسی تجویز پر کب غور کرنا چاہیے۔

سینڈ کی مجالس قائمہ کو کیسے چنا جاتا ہے؟ اگر کمیٹیاں چننے کے لیے سینڈ کے ذیلی قوانین میں گنجائش ہو تو پھر ذیلی قوانین کی پیروی کی جاتی ہے۔ ورنہ پھر سینڈ فیصلہ کرتی ہے کہ کیسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ سادہ طریقہ یہ ہے کہ سینڈ کے کام کو آسانی سے اور بطریق احسن سرانجام دینے کے لئے جتنے لوگوں کی ضرورت ہو، اُس کے لئے ہر مجلس قائمہ کے لئے ہر پریسیڈنسی میں سے ایک یا دو نمائندے لے لیں۔

ح۔ مقرر کردہ مجالس قائمہ کو بعض ضروری امور پر نظر ثانی کرنا چاہیے مثلاً سیکرٹری کی رپورٹ، خازن کی رپورٹ، سینڈ کمیٹی کی درخواستیں، سفارشات، پریسیڈنسیوں کی طرف سے موصول ہونے والے امور، سینڈ کے اجلاس میں حاضر کسی رکن کی مجوزہ باتیں اور ایسے موضوعات جو مجلس قائمہ اپنی دانست کے مطابق سینڈ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہے۔ مجالس قائمہ کے نام اور ذمہ داریاں سال بسال مختلف ہو سکتی ہیں لیکن مندرجہ ذیل باتوں میں سے ہر ایک، ایک ہی مجلس قائمہ کی توجہ کی مستحق ہیں مثلاً؛

۱۔ سنڈ کی جائداد کے بارے میں مفصل معلومات سمیت سیکرٹری کی رپورٹ۔

۲۔ پریسیڈنٹ فائونڈیشن ٹرسٹ اور سنڈ کی ملکیت دکانوں جیسے وسائل سے حاصل کردہ رقوم سے متعلق مفصل معلومات اور سنڈ کے پچھلے فیصلہ جات کے مطابق ادائیگی سمیت، خازن کی رپورٹ۔

۳۔ سنڈ کی نئی کلیسیائی ترقی سے متعلق تمام امور۔
۴۔ اُمیدواران، پاسبانی تعلقات اور گوجرانوالہ سیمینری سے متعلق تمام امور۔

۵۔ ”منصوبہ برائے مراعات پریسیڈنٹ خدام و مبشرین“ سے متعلق امور۔

۶۔ کلیسیائی تعلیم و تربیت اور چرچ اسکولز سے متعلق امور۔
ط۔ ایجنڈا کا اگلہ نقطہ بلا شک رپورٹوں پر غور و خوض کرنا ہے مثلاً سنڈ کی ایسی کمیٹیوں کی رپورٹیں جو سال بھر کام کرتی رہی ہیں اور جیسا کہ پچھلے حصہ میں بیان کیا جا چکا ہے سنڈ کے اجلاس کی مختلف مجالس قائمہ کی رپورٹیں۔ آئیے اب ذرا ایک چھوٹا سا کھیل کھیلیں۔ ذرا ٹھہریے۔ اس سے آگے مزید مت پڑھیں جب تک آپ اس سوال کا جواب نہ دے لیں کہ رپورٹ تیار کرنے کے مختلف طریقے کیا ہیں؟ رپورٹ تیار کرنے کے مختلف طریقوں میں سے آپ کی دانستہ ہیں

کو نساطریقہ سب سے زیادہ مؤثر ہے؟

کوئی شخص زبانی رپورٹ پیش کر سکتا ہے۔ ہمارے ہاں بلاشبہ

یہی عام طریقہ ہے۔ کیا کسی طویل رپورٹ کو ایک سے زیادہ بولنے والے افراد کی مدد حاصل کر کے زبانی پیش کردہ رپورٹ کو بہتر بنایا گیا ہے؟ کیا کسی رپورٹ کو سمجھنے میں اعانت کی غرض سے سمعی و بصری معاونین کو رپورٹ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے خواہ مالیاتی رپورٹ کے لئے تختہ سیاہ پر اعداد و شمار لکھنے کا یہ سادہ سا کام ہی کیوں نہ ہو؟ تحریری رپورٹ کب مفید ثابت ہو سکتی ہے؟ بعض تنظیموں کے انتظامی محکمے اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ کوئی بھی سفارش جو عموماً رپورٹ کے آخر میں ہوتی ہے، اُس وقت تک حاضری کے سامنے پیش نہ کی جائے جب تک سفارشات تحریری صورت میں نہ ہوں اور ان تحریری سفارشات کی نقول ہر ایک شرکت کنندہ کے ہاتھ میں نہ ہوں۔ اس طرح کے طریقہ کار کی افادیت پر غور کریں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ رپورٹ یا سفارش تیار کرنے والے فرد یا جماعت کو ٹھوس انداز میں سوچنا پڑتا ہے کہ سفارش ہونی کیا چاہیئے۔ جب بڑی احتیاط سے رپورٹ تیار کی جاتی ہے تو مبہم الفاظ اور حوالہ جات کا امکان کم رہ جاتا ہے۔ تحریری رپورٹوں اور خاص کر تحریری سفارشات کے دیگر اہم فوائد کی بھی توقع کی جاسکتی ہے۔ تحریری سفارش سامنے ہونے کی صورت میں انتظامی محکمہ کے اراکین رپورٹ سے متعلق پردانش

تاثرات دے سکتے ہیں، پُر معنی مجوزہ ترامیم پیش کر سکتے ہیں اور بڑی سوچ و سمجھ کے ساتھ ووٹ لیا جاسکتا ہے۔ سفارشات کو تحریری شکل دینے کے، ایک اور اثاثہ کی منزلت کسی بھی صورت میں کم نہیں کرنا چاہیئے۔ انتظامی محکمہ کے سیکرٹری کو فیصلہ بالکل اُسی طرح قلمبند کرنا چاہیئے جس طرح وہ طے پایا تھا۔ وہ مجوزہ تحریری سفارش سے مختلف نہ ہو سوائے تدوینی مقاصد کے۔ ہمیں بالکل ایمانداری سے یہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ ماضی میں بعض جماعتوں کے سیکرٹریوں نے اپنی خواہشات کے مطابق کارروائیوں کو درج کیا نہ کہ اُس انداز کے مطابق جس کے لئے رائے کا اظہار کیا گیا تھا۔

دو مزید مختصر باتیں ضروری ہیں۔ پہلے ایک یادداشت۔ اگرچہ یہ مجوزہ ایجنڈا "سند" کے عمومی عنوان کے تحت پیش کیا گیا ہے لیکن اسی طرح کا ایجنڈا دیگر تنظیمیں اور کوئی بھی انتظامی محکمہ استعمال کر سکتا ہے۔ رپورٹوں سے متعلق آخری رائے یہ ہے کہ ہم حالات میں انتظامی محکمہ کو رپورٹوں پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے جس کے سپرد یہ رپورٹیں کی گئی ہوں علاوہ ازیں خاص باتوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن جہاں تک ممکن ہو رپورٹیں بعد میں غور و خوض کے لئے مجلسِ عاملہ کے سپرد نہ کی جائیں۔ رپورٹوں کے بارے میں انتظامی محکمہ کو نباتِ خود ٹھوس فیصلے کرنے چاہئیں حکمتِ عملی کا تعین انتظامی محکمہ کرتا ہے۔ مجالسِ عاملہ نہ تو حکمتِ عملی کے فیصلے طے کرنے کے لئے وجود میں آتی ہیں اور نہ ہی مختلف عہدوں کے لئے لوگوں کو چننے کے لئے معرض وجود میں لائی جاتی ہیں۔ تمام

انتخابات، مناسب نامزدگی کی بنیاد پر پورے انتظامی محکمہ کو کرنے چاہئیں۔
ی۔ لازمی بات ہے کہ ہر انتظامی محکمہ کی آمدن اور اخراجات ہوتے
ہیں۔ انتظامی محکمہ کو ایک بجٹ تشکیل دینا اور منظور کرنا چاہیئے تاکہ پہلے
سے تمام فیصلے کیے جاسکیں کہ آمدن کے ساتھ کیا کیا جائے یعنی اس
کا صرف کیسے ہو۔ نیز کن مقاصد کے لئے کتنا پیسہ خرچ کیا جائے۔
عام طور پر خازن ایسے کاموں یا مقاصد کے لئے پیسہ خرچ کرنے کا مجاز
نہیں ہوتا جو بجٹ میں شامل نہ ہوں جب تک ایسے اخراجات کے
لئے واضح سہولت موجود نہ ہو۔

اب بجٹ ہے کیا؟ بجٹ سے مراد اس بات کا تخمینہ لگانا ہے
کہ تمام وسائل و ذرائع سے کتنی آمدن ہوگی اور یہ تجویز کرنا ہے کہ ان
رقوم کو کیسے استعمال کیا جائے مثلاً جب مجوزہ اخراجات پورے کرنے
کے لئے آمدن نا کافی ہو تو مختلف وجوہات کی بنیاد پر خازنوں کو پیسہ
اُدھار لینے کے لئے پہلے سے اختیار دے دیں۔ یہاں یہ امر قابل
ذکر ہے کہ اُدھار کے پیسہ پر گزر کر نا، کلیسیائی محکموں کے لئے ایک
خطرناک نمونہ ہے۔ بجٹ کسی محکمہ کیلئے پیسہ استعمال کرنے کے واسطے اچھی
منصوبہ بندی میں مدد دینے کے ایک آلہ، راہنما اور معاون کی
حیثیت رکھتا ہے۔ بجٹ کی ترجیحات کو بجا طور پر پروگرام کی ترجیحات
کا ترجمان ہونا چاہیئے۔ اس سے مراد ہے کہ انتظامی محکمہ نے پروگرام
کے جن مقاصد کا تعین کیا ہے، بجٹ کے فیصلہ جات، ان مقاصد

پر عمل پیرا ہوں۔ سالانہ بجٹ اس بات کی صحیح پیشگوئی کرتا ہے کہ آمدن یا اخراجات کیا ہوں گے لیکن بجٹ کے بغیر پیسہ کو استعمال کرنا اکثر خطرناک اور احمقانہ امر ہے۔

ک۔ اکثر اوقات ایجنڈا پر ایسے نقطہ کا ہونا مفید ثابت ہوتا ہے جو آئین یا ذیلی قوانین پر نظر ثانی کا موقع فراہم کرے۔ اس طرح کی نظر ثانی کی رپورٹ اس کمیٹی کی طرف سے پیش ہونی چاہیئے جو اس خاص کام کے لئے قائم کی گئی تھی یا اس کمیٹی کی طرف سے جسے انتظامی محکمہ کے طریقہ کار پر نظر ثانی کا فریضہ سونپا گیا ہو۔

ل۔ عہدہ داران اور کمیٹی کے اراکین کے انتخاب کے لئے کافی وقت دستیاب ہونا چاہیئے۔ اگرچہ انتظامی محکمہ کے ماڈرٹیز کا انتخاب سالانہ اجلاس کے آغاز ہی میں کر لیا جاتا ہے لیکن دیگر عہدہ داران اور کمیٹیوں کا انتخاب آخر میں آتا ہے۔ کسی شخص کو بھی سنڈ کی ایک سے زائد کمیٹی کا رکن نہیں ہوتا چاہئے اور سنڈ کی ہر کمیٹی پر مختلف پریسیڈنٹوں سے فرق فرق نمائندگی ہو۔ عموماً ایک کمیٹی میں خادموں اور ایلڈران کی مساوی تعداد ہوتی ہے۔ ایک اہل کمیٹی برائے نامزدگی کے بغیر جس نے پہلے سے اچھی طرح منصوبہ بندی نہ کی ہو متوازن اور قابل سنڈ کمیٹیوں کا وجود تقریباً ناممکن ہے۔ بہت سی جگہوں پر یہ بات رواج پکڑ چکی ہے کہ ہر کمیٹی ایسے افراد کی مساوی تعداد پر مشتمل ہو جن کی مدت اسی سال میں ختم ہو۔ سنڈ کی کسی اچھی کمیٹی میں چھ ارکان ہو سکتے ہیں جن میں سے تین خادموں اور

تین ایلڈران ہوں۔ اُن میں سے ہر ایک مختلف پریسیڈنٹری سے لیا جائے۔
ایک خادم اور ایک ایلڈر کی معیاد ہر سال پوری ہو جائے گی اور سنڈ کے ہر
سالانہ اجلاس میں ایک خادم اور ایک ایلڈر کو تین سالہ مدت کے
لئے منتخب کیا جائیگا۔

ایک ضروری بات - اگر زیادہ بہ معنی اور یا مقصد اجلاس کے لئے،
سنڈ سنجیدگی سے مذکورہ بالا بیان پر غور کرنے کے لئے تیار ہو تو ایک
ایسا مقام چُننے کی ضرورت ہے جہاں نسبتاً ایک چھوٹا گروہ ایک دن
سے زائد عرصہ کے لئے اجلاس کر سکے۔ اس سلسلے میں واضح مقام
گوجرانوالہ سیمینری ہی ہو سکتی ہے لیکن اس سے زیادہ باسہولت شالوم
سنٹر جہلم ہے۔ یہ کانفرنس اور ریٹیریٹ سنٹر ہے جہاں پہلے ہی سے
لوگوں کے قیام و طعام کا انتظام موجود ہے۔ انتظامی محکموں کے اجلاس
بیس شریک کنندگان کی مہمان نوازی کے لئے بہت سے مسیحی خاندان اپنی
رضا کارانہ خدمات پیش کرنے کے لئے آمادہ ہیں لیکن اس طرح کی
مہمان نوازی سے غلط فائدہ اٹھانے سے اجتناب کی خاطر، سالانہ اجلاس
کا مقام باری باری مختلف شہروں میں ہونا چاہیئے۔

پریسیڈین پاسبان

اس سے پیشتر کہ نئے مضامین پر غور کیا جائے، بہتر ہوگا کہ پریسیڈین پاسبانوں کے کام کی نمایاں نوعیت کے مختلف پہلوؤں اور ذمہ داریوں کا جائزہ لیا جائے۔

۱۔ پریسیڈین پاسبان سیشن کا ماڈریٹر ہے، اور وہ اُس وقت تک اپنے عہدے پر فائز رہتا ہے جب تک پریسیڈین اس کے پاسبانی تعلق کو منسوخ نہ کرے۔ تاہم پاسبان سیشن سے خود مختار ہو کہ تنہا انتظامی امور سرانجام نہیں دے سکتا۔ صورتِ حال کچھ بھی ہو، پاسبان آئینی طور پر فیصلہ نہیں کر سکتا کہ نئے ایلڈران کی ضرورت ہے اور پھر وہ ایک یا دو نئے ایلڈران کو مقرر کر دے۔ ماڈریٹر محض صدارت کرنے والا ایک افسر ہے کوئی آمر نہیں۔

ب۔ پریسیڈین پاسبان پریسیڈین کا رکن ہوتا ہے، کسی مقامی کلیسیا کا رکن نہیں ہوتا۔ اس طرح ایک خادم کو پریسیڈین کے ہر اجلاس میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ پریسیڈین کے سیکرٹری کو لازم ہے کہ وہ پریسیڈین کے ہر خادم کو پریسیڈین کے اجلاس کی اطلاع کرے۔ دوسری طرف ایلڈر کو پریسیڈین کے ہر اجلاس کے لئے چنا جاتا ہے

یا ایک ہی دفعہ پورے سال کے لئے اُس کا چناؤ کیا جاتا ہے کوئی ایڈٹر اُس وقت تک پریسیڈنٹری کے اجلاس میں ووٹ دینے کا مجاز نہیں جب تک سیشن نے اُسے پریسیڈنٹری کے اُس اجلاس کے لئے اپنا نمائندہ منتخب نہ کیا ہو۔

ج۔ پریسیڈنٹین پاسبان کی مخصوصیت اور تقرری پریسیڈنٹری کرتی ہے، پریسیڈنٹری پاسبانی تعلق کو منسوخ کرتی ہے اور پریسیڈنٹری ہی کے باضابطہ فیصلے سے خادِم کو کسی دوسری پریسیڈنٹری کے سپرد کیا جاتا ہے۔ کوئی شخص کسی خاص پریسیڈنٹری کی جغرافیائی حدود میں کوئی پاسبانی بلا ہیٹ قبول نہیں کر سکتا اور نہ ہی پریسیڈنٹری کے فیصلہ کے بغیر کوئی پاسبانی حلقہ چھوڑ سکتا ہے۔ کسی پاسبان کو پابند کرنے کا فیصلہ پریسیڈنٹری کرتی ہے، سیشن اور سنڈ نہیں۔ البتہ اگر سنڈ سے درخواست کی جائے تو وہ پابندی کے اس فیصلہ میں شریک ہو سکتی ہے۔ سنڈ کا براہِ راست پاسبانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جس طرح ہر پاسبان پریسیڈنٹری کے سامنے جوابدہ ہے اُسی طرح ہر ایڈٹر بھی جوابدہ ہوتا ہے۔

پچھلے ابواب میں ان امور میں سے ہر ایک کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ آئیے اب دیگر اہم مسائل کی طرف متوجہ ہوں۔

د۔ پاسبانوں کی منتقلی کا ایک خطرناک فقدان ہے جو یونائیٹڈ پریسیڈنٹین چیرج آپ پاکستان اور لاہور چیرج کونسل کو ایک پاسبانی حلقہ سے دوسرے پاسبانی حلقہ کے سلسلہ میں درپیش ہے۔ ایک ہی پاسبانی حلقہ میں طویل عرصہ

تک کام کرنے کے بہت سے فائدے ہیں کیوں کہ اس عرصہ میں پاسبان اور لوگ ایک دوسرے کو اچھی طرح جان جاتے ہیں اور وہ شخص ہر لحاظ سے اُس بیماری کا نگرینیشن کا حقیقی پاسبان بن جاتا ہے۔ لیکن اس نظام کے کچھ خطرناک نقصانات بھی ہیں جن کی وجہ سے ایک پاسبان کے لئے دوسری جگہ منتقل ہونا خاصا مشکل ہو جاتا ہے، خاص کر اُس وقت جب کسی وجہ سے پاسبان اور لوگوں کے درمیان کوئی مسئلہ ہو تو ایسا مرحلہ دشوار گزار ہوتا ہے۔

البتہ اگر کوئی کانگریگیشن یا کوئی پاسبان اپنے آپ کو کسی خاص دباؤ کے باعث گھرا ہوا یا محصور سمجھے، تو فی الحال اس کا کوئی آسان حل ممکن نہیں۔ بعض اوقات کم از کم جزوی طور پر مسائل، بلا ہٹ نامہ یا پاسبان اور لوگوں کے مابین طے پانے والے سمجھوتے کی غیر واضح تشریح سے جنم لیتے ہیں۔ اگر نبھانہ ہو سکے تو اکثر نئے پاسبانی حلقے میں منتقلی، اس مسئلہ کا واحد عملی حل ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سنڈیا ایل۔سی۔سی کے موجودہ ڈھانچہ میں اس طرح کی کوئی مدد آسانی سے میسر ہی نہیں۔ امداد کے لئے خادم یقیناً دوستوں سے رجوع کرتے ہیں۔ تقریباً ہر ملک میں سینٹری کاتدریسی عملہ عموماً پاسبان کی متلاشی کلیسیاؤں اور ایسے خادموں سے باخبر ہوتا ہے جو کسی دوسری جگہ پہ جانا چاہتے ہوں۔ جب کسی حلقہ میں تبدیلی لازمی ہو تو اس کے لئے غیر رسمی اور غیر محکمانہ طریقہ لے کر برائے امداد استعمال کئے جاتے ہیں۔

اگرچہ مختلف ممالک اور مختلف کلیسیاؤں میں اس کے مختلف نام

ہیں لیکن بعض مقامات پر پریسیڈین لوگوں نے ہر پریسیڈین میں ایک کمیٹی برائے خدمت تشکیل دی ہے تاکہ وہ خادمانِ دین سے متعلق تمام امور میں معاون ثابت ہو سکے۔ ہر پریسیڈین اور ایل۔سی۔سی میں ”کمیٹی برائے خدمت“ کا قیام ایسے پاسبانوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے جنہیں دوسرے مقام پر منتقل ہونے کی ضرورت ہو۔ سنڈ کی سطح پر اس قسم کی کمیٹی برائے خدمت کا قیام ایسے پاسبانوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے جنہیں دوسرے مقام پر منتقل ہونے کی ضرورت ہو۔ سنڈ کی سطح پر اس قسم کی کمیٹی کا قیام مختلف پریسیڈینوں کی کمیٹیوں کے کام میں رابطہ پیدا کر سکتا ہے اور سنڈ کے ہر خادم کی ایک فائل کھل سکتی ہے تاکہ منتقلی کے خواہاں ہر پاسبان کی مدد ہو سکے۔

”کمیٹی برائے خدمت“ کو خادمانِ دین کے امور کے دیگر شعبوں کی اضافی ذمہ داری بھی سونپی جاسکتی ہیں جنکا پریسیڈین کی کسی کمیٹی کے پاس ہونا ضروری ہے۔ ایسی کمیٹی کو پریسیڈین کے مستقبل کے ہر نئے پاسبان سے ملاقات کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کانگریگیشن کے لئے اُمیدوار کی موزونیت کی سفارش پریسیڈین سے کر سکے جو اس خادم کے بارے میں سوچ بچار کر رہی ہے۔ کانگریگیشن کی کمیٹی برائے نامزدگی پاسبان کی خاطر، پریسیڈین کی کمیٹی برائے خدمت غور و خوض کے لئے نام تجویز کرنے کے لئے دستیاب ہوگی۔ اہم بات یہ ہے کہ ایسی کمیٹی ہر پاسبان اور ہر کانگریگیشن کے لئے جہاں کہیں مشکل ہو اور مدد درکار ہو تیار رہے۔

پریسٹیری کمیٹی کی حکمت اور بصیرت افروز مشورہ سے بہت سے ممکنہ مسائل سے بچا جاسکتا ہے۔ بہترین کمیٹیاں برائے خدمت، ہر پاسان کے پاس سمجھی گئی جاتی رہتی ہیں تاکہ اُن کے مقام خدمت پر جا کر دیکھ سکیں کہ کام کیسے ہو رہا ہے اور اُن کے لئے مددگار ثابت ہوں۔

۸۔ ہر پاسان کو منصوبہ برائے مراعات پریسٹیری خدام و مبشرین کا سرگرم شرکت کنندہ رکھنا چاہیئے۔ یہ مراعات بہت اچھی ہیں اور اگر آئندہ دنوں میں پاسان اس منصوبہ کے لئے اپنا اپنا حصہ ادا کریں تو یہ مراعات اور بھی اچھی ہو سکتی ہیں۔ جو اپنا حصہ وقت پر ادا نہ کریں اُن کے لئے جرم مانہ کی سزا بھی ہے۔ اس جرم مانہ سے خادم، اس کی بیوی اور اس کے بچے متاثرہ ہوں گے۔

۹۔ ایک پاسان کے فرائض اور ذمہ داریاں دوسرے پاسان کے فرائض و ذمہ داریوں سے مختلف ہو سکتے ہیں لیکن بعض مشترکہ موضوعات کا بڑے مفید انداز میں جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ چونکہ مختلف افراد متفرق نعمتوں اور برکتوں کے ساتھ خدمت میں آتے ہیں۔ اس لئے بعض افراد کے لئے پاسانی کام کے روایتی پہلوؤں کا جائزہ بالکل واضح ہو گا لیکن بعض باتوں میں انہیں دیگر پاسانوں کی طرف سے اضافی توجہ کی ضرورت ہوگی۔

۱۰۔ کلام مقدس کا مطالعہ، منادی اور اس کی تعلیم دینا، پاسان کے ایسے اہم اور واضح فرائض ہیں کہ انہیں تسلیم کر کے آگے بڑھتے رہتے

کی آزمائش موجود رہتی ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر میں پاسبانوں کی غالباً ایک فیصد ہی مطالعہ کے لئے مناسب وقت صرف کرتی ہے۔ ہم میں سے زیادہ تر نہ بانی کلامی ہی اس قابلیت کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں زیادہ تر وقت ہر قسم کے مطالعہ میں گزارنا چاہیئے جب کہ حقیقت میں ہم بہت تھوڑا وقت استعمال کرتے ہیں اور منادی کرنے اور تعلیم دینے کی تیاری کا کام گھٹیا انداز میں کرتے ہیں۔ بہت سے مخلص کلیسیائی اراکین، منادی کرنے اور تعلیم دینے کے لئے اپنے پاسبانوں کی ناکافی تیاری کی موزوں گواہی پیش کرتے ہیں۔

کسی دُور دراز گاؤں کا پاسبان بجا طور پر یہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ ضرورت کے مطابق مطالعہ کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس طرح کے دیا نندارانہ سوال کے چند عمومی جوابات یہ ہیں کہ پاسبان کے وسائل جہاں تک اجازت دیں وہ بائبل اور دیگر متعلقہ مضامین کے بارے میں کُتب خریدے۔ ایسے کلیسیائی اراکین جو پاسبان کے لئے موزوں مواد کے مواخذ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، جہاں تک ممکن ہو سکے پاسبان کو کُتب اور کلیسیائی جرائد فراہم کریں۔ اس کے ساتھ ہی دیہی یا شہری پاسبان کو تعلیم مسلسل کے ہر ممکنہ موقع سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

گو جراثوالہ سیمینری میں موسم گرما کے دوران ہونے والے ایسے کورسز کا سب کو علم ہے لیکن فی الحال بہت کم پاسبان کر سچن اسٹیڈی سنٹر راولپنڈی یا پاکستان میں تعلیم مسلسل بذریعہ توسیعی خدمت (پاک ٹی)

کی سہولت سے جو لاہور میں ہے پورا پورا استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ ان تعلیمی مراکز میں شرکت کرنے کے لئے آمد و رفت کے اور بعض دیگر اخراجات درکار ہیں لیکن اب وظائف دستیاب ہیں اور پاکستان کے پریسیڈنٹین انتظامی محکموں کو پاسپانوں کے لئے ایسے مفید کاموں کے لئے پیسہ مہیا کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر پاسپان کو ایک محدود مدت کے لئے، گوجرانوالہ سیمینری، پاکٹی یا کرسچن اسٹڈی سنٹر سے کتابیں ادھار لینے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ ہر پاسپان کو ہفتہ وار مطالعہ کے لئے وقت صرف کرنا چاہیئے۔

۱۹۷۶ء میں جب مجھے ایک پاسپانی حلقہ میں متعین کیا گیا تو میں نے پہلے پریسیڈنٹین پاسپانوں اور دوسری پریسیڈنٹین کلیسیاؤں کے پاسپانوں کو بھی دعوت دی کہ وہ ہفتہ میں ایک بار جماعتی مطالعہ کے لئے اُس گرجا گھر میں آیا کریں جہاں میں پاسپان تھا۔ آئندہ چھ برس کے لئے ہم ہر ہفتے دو گھنٹے کے لئے اُس گرجا گھر میں فراہم ہوتے رہے تاکہ مل کر کتاب اور اد (Lectinary) میں بائبل کے ایسے حوالہ جات پر غور کر سکیں جن کے بارے میں ہم پہلے متفق تھے کہ وہ ہماری مطالعہ کا مضمون ہونگے مطالعہ کرنے کے یقیناً کئی طریقے ہیں۔ ہمارا طریقہ یہ تھا کہ ہم میں سے ہر ایک اُس منتخب کردہ حوالہ پر باہمی طور پر غور و خوض کرنے کے لئے تیاری کر کے آتا تھا۔ ہر ہفتے گفتگو میں رہنمائی کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا جاتا تھا جو نسب سے پہلے یہ پیش کرتا کرتی کہ ہم سب کے غور و خوض کے لئے اُس کے نزدیک کونسی چیز مفید ثابت ہوئی ہے ہم میں سے ہر ایک آزادی محسوس کرنا تھا کہ اگر گفتگو یا موضوع کو آگے بڑھانے کے لئے کچھ ہے تو اسے پیش کیا جائے ہم میں سے ہر ایک اس حوالہ پر بڑی تیاری

کر کے آتا تھا اور اُس حوالہ سے متعلق جو بھی مواد ہمیں دستیاب ہو سکتا تھا وہ سارا پڑھ کر آتے تھے۔

کتابِ اوراد استعمال کرتے متعلق ایک بات کا جاننا ضروری ہے۔ بہت سے ممالک میں پریسبیٹیرین کلیسیائیں ویسی ہی عام کتابِ اوراد استعمال کرتی ہیں جیسی کہ پاکستان میں رومن کیتھولک چرچ اور چرچ آف پاکستان میں استعمال ہوتی ہے۔ کتابِ اوراد میں ہر ہفتہ عبادت میں استعمال کرنے کے لئے کلامِ مقدس کے تین حوالے درج ہوتے ہیں۔ ایک مخصوص حصہ عہدِ عتیق میں سے، ایک اناجیل میں سے اور ایک عہدِ جدید کے خطوط میں سے۔ اکثر اوقات کسی زبور کا حصہ بھی تجویز کیا جاتا ہے۔ بعض کلیسیاؤں میں یہ پابندی ہوتی ہے کہ واعظ اُن تین متبادل حوالہ جات میں سے وعظ پیش کرے لیکن پریسبیٹیرین کلیسیاؤں میں، اگر حوالہ جات مطلوب ہوں تو یہ دستیاب ہوتے ہیں۔ اپنے جماعتی مطالعہ کے واسطے ہم نے کئی مہینوں تک مطالعہ کرنے کے لئے حوالہ جات کا ایک سلسلہ چن لیا تھا۔ جماعتی مطالعہ کے بعد ہم میں سے اکثریت اُسی حوالہ پر وعظ پیش کرتی تھی جو زیر بحث آچکا ہوتا تھا۔ کوئی وجہ نہیں کہ قریب قریب واقع گرجاؤں کے پاسان کبھی کبھی خواہ مہینہ میں ایک ہی بار، مفید اور پر معنی جماعتی مطالعہ کے لئے فراہم نہ ہو سکیں۔ تاہم جب تک ہر شخص تیار ہو کر نہ آئے، یہ زیادہ سودمند نہیں ہو سکتا۔

یہ حقیقت افسوسناک ہے کہ بہت کم بائبل اور علمِ الہیات سے

متعلق کتب اردو زبان میں دستیاب ہیں۔ اس لئے ہر ایسے پاسبان کو جو سنجیدہ مطالعہ کا خواہاں ہے اُسے مجبوراً انگریزی زبان سیکھنا پڑتی ہے۔ گوجرانوالہ سیمینری اور دیگر سٹڈی سنٹرز پر بڑا زور دینے کی ضرورت ہے کہ وہ تمام سیمینری طلباء اور اعانت کے خواہاں پاسبانوں کے لئے انگریزی زبان کے تسلی بخش اسباق کا اہتمام کریں۔ پاسبانوں اور ایلڈران کے لئے جرائد و رسائل میں بھی انگریزی زبان کے لئے معقول امداد فراہم کی جاتی ہے۔

۲۔ شخصی مطالعہ میں راہنمائی کے علاوہ، پاسبان کلیسیائی اور چھوٹی جماعت کے لئے عبادت کا ایک واضح ہادی ہوتا ہے۔ مفید اور مؤثر مواعظات کے لئے تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک جاندار اور موجودہ تقاضوں کے مطابق عبادت کے لئے بھی محتاط تیاری ضروری ہے جو راہبین کلیسیا کو شخصی اور اجتماعی طور پر خدا کے ساتھ باہمی تعلق میں منسلک کرنے میں اہل ثابت ہو۔ پرستش ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے وسیلہ سے ہم خدا کی عظمت اور جلال کا اقرار کرتے ہیں۔ پرستش کرتے ہوئے ہم خوشی سے خدا کی محبت کے لئے اور جو کچھ اُس نے کیا ہے، اُس کے لئے ہم خدا کی شکر گزاری کرتے ہیں۔ یہ کوئی اتفاقیہ امر نہیں کہ پریسبیٹیرین لوگ رابندائی ایام ہی سے پُر وقار اور با ترتیب عبادات پر زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ رسمی عبادات بے کیف، بے جان اور زندگی سے غیر وابستہ ہونے کا رنگ اختیار کر سکتی ہیں۔ پاسبان کی

ذمہ داری ہے کہ وہ عبادت کو ایسے پیرائے میں ترتیب دے جو تمام لوگوں کی زندگی سے وابستہ ہو۔ وہ لوگوں کا ہادی ہوتا کہ لوگ دل و جاں سے خدا کی تعجید اور پہنچ کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیار ہو کہ جو پیغام خدا نے اپنے لوگوں کے لئے چنا ہے اُسے پیش کرے۔ عبادت کے دوران جماعت کو چوکس رہ کر اُس روز اپنے لئے خدا کے کلام کی توقع رکھنی چاہیئے۔

خصوصیت کے ساتھ کونسی ایسی باتیں ہیں جو عبادت کو ایک پرمعنی موقع بنانے کے سلسلہ میں پاسبان سرانجام دے سکتا ہے؟ سب سے بنیادی عنصر رو بہ ہے۔ ضروری ہے کہ اجتماعی عبادت کا ہادی خدا سے منسلک ہو، متانت سے خدا تک رسائی حاصل کرے اور ہر قسم کے انتشار خیال سے مُبرا ہو۔ انسان کا ذہن پُر سکون ہونا چاہیئے۔ ضروری ہے کہ ہادی عبادت کو خدا کی حضوری اور اُس کے ساتھ رفاقت کا احساس ہو۔ خاموشی کے چند لمحات، عبادت شروع کرنے سے پہلے عموماً ایک مثالی تیاری ثابت ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر چیز پہلے سے تیار ہونی چاہیئے تاکہ آخری لمحے طے پانے والی تفصیل اُس خاموشی اور خلوت گزینی میں مغل نہ ہونے پائیں جو اجتماعی عبادت سے پہلے طاری ہوتی ہے۔ دوسری باتوں کی طرح ہادی عبادت کو کلام مقدس کا حوالہ یا حوالہ جات جو اجتماعی عبادات میں استعمال ہونا درکار ہیں، اُن کی بھی اچھی طرح تیاری کرنا چاہیئے۔ عبادت کے دوران پاسبان کو مطلوبہ مقام تلاش کرنے کے لئے

صفحات الٹے پلٹے سے گم نہ کرنا چاہیئے۔ مطلوبہ صفحہ پر کوئی بک مارک یا کاغذ کا
 پیرزہ رکھ لیں تاکہ قاری فوراً تلاوت کئے جانے والے حوالہ تک رسائی حاصل
 کر سکے۔ میں بہت سے ایسے پاسبانوں کو دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ
 سکتا جو تلاوت کرتے ہوئے بائبل مقدس کو پلپٹ پر ہی پڑا رہنے دیتے
 ہیں۔ آسان تلاوت کے لئے بائبل مقدس کو ہاتھوں میں تھامیں لیکن
 اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ پاسبان بائبل مقدس کی تلاوت کرتے ہوئے
 وقتاً فوقتاً کانگریکیشن کے اراکین سے آنکھیں ملانے کے لئے نظریں اٹھا سکے۔
 جب میں کہیں مہمان واعظ کی حیثیت سے جاتا ہوں تو کسی دوسرے شخص کو اردو
 زبان میں بائبل کی تلاوت کرنا ہوتا ہے۔ اگر مہربان پاسبان پہلے سے
 دریافت نہ کرے کہ کلام مقدس کا کونسا حوالہ میں نے استعمال کرنا ہے تاکہ اسے
 موزوں تلاوت کے لئے تیار کیا جائے، تو میں ہمیشہ مایوس ہوتا ہوں۔ بائبل
 مقدس کی تلاوت عام مکالماتی آواز میں ہونی چاہیئے جس میں اہم الفاظ یا خیالات
 پر زور دیا جائے۔ سامعین قائل ہو جائیں کہ قاری پر معنی اور پر وقار انداز میں
 اُن کے لئے براہ راست خدا کا پیغام پڑھ رہا ہے۔ غالباً یہ کہنے کی ضرورت
 نہیں کہ واعظ اور قاری کی آواز اس قدر بلند ضرور ہو کہ ہر ایک کو صاف سنا
 دے۔ ایمپیرس روڈ لاہور پر واقع سینٹ اینڈریوز چرچ ہر قسم کی عبادات وقت
 پر شروع کرتا ہے۔ عبادات اور دیگر مواقع پر شرکت کنندگان جانتے ہیں کہ اگر
 انہیں عبادت یا کسی اور موقع کے آغاز پر موجود ہونا ہے تو پھر انہیں اُس وقت پر حاضر
 ہونا پڑے گا جس کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک مغربی کے لئے مغربی عمل پر زور دینا

غیر مناسب معلوم ہو سکتا ہے جبکہ روایتی پاکستانی دستور، پروگرام کو اُس وقت شروع کرنا ہے جب لوگ جمع ہو جائیں۔ شادی بیاہ کا موقع ہو تو شاید اُس وقت جب دُہن پہنچ جائے۔ اس مرحلہ پر اہم بات وقت پر شروع کرنے کی نہیں بلکہ عبادت کے دوران تقدّس کی ہے۔ جب عبادت کے دوران لوگ آ اور جا رہے ہوں اور گرجا گھر کی عمارت کے ارد گرد گھوم رہے ہوں تو لوگوں کے لئے عبادت پر توجّہ مرکوز رکھنا انتہائی مشکل بات ہے۔ وقت پر لوگوں کا آ جانا اور وقت پر عبادت کا ختم ہونا ایسے طریقے ہیں جن سے عبادت کے دوران غیر ضروری نقل و حرکت پر قابو پایا جاسکتا ہے نقل و حرکت اور شور کو بالکل ختم تو نہیں کیا جاسکتا لیکن ایسی حرکات و سکنات کو کم ضرور ہونا چاہیئے۔

دُعا شخصی ہو یا جماعتی، وہ ہمیشہ سے عبادت کا ایک اہم اور اٹوٹ عنصر تصور کی جاتی ہے۔ کلیسیا کو دُعا کرنا سکھانے کے لئے، پاسبان کے لئے بہترین طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ عبادت میں خود اچھے طریقے سے دُعا کرنے والا شخص ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ پاسبان کو اجتماعی دُعا کرنے کے لئے اُسی طرح تیاری کرنا چاہیئے جس طرح وہ جماعت کے سامنے وعظ پیش کرنے کی تیاری کرتا ہے۔ عہدِ عتیق سے آغاز کرتے ہوئے، کاہن کے واضح فرائض میں سے ایک فرض یہ نظر آتا ہے کہ وہ لوگوں کے ایما پر بطور شفیع، خدا کے سامنے حاضر ہو۔ کاہن کی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں کے مسائل کو صاف طور پر خدا کے حضور پیش کرے۔ موسیٰ کو خدا اور لوگوں کے

درمیان پیغام رسانی کی خدمت سرانجام دیتے ہوئے متعدد بار مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر کار موسیٰ کو ملک موعودہ میں داخل ہونے کی اجازت بھی نہ ملی کیونکہ جب لوگ چند باتوں کی وجہ سے ناراضگی کے طور پر بڑبڑائے "یا خدا کے خلاف شکاوت کرنے لگے تو کسی حد تک وہ بھی اُس میں حصہ دار تھا۔ (اس کی مثال کے لئے گنتی ۲۴ = ۱۲ - ۲۳ ملاحظہ فرمائیں)

جس بات پر یہاں زور دیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب موسیٰ خدا کے پاس آیا تو اُسے لوگوں کے مسائل کا علم تھا۔ موسیٰ کا اپنے لوگوں سے گہرا رابطہ تھا اور جب وہ خدا سے کلام کرتا تھا تو اُن کے مسائل کو پیش کرنے کے لئے محتاط تیاری کرتا تھا۔ یقیناً ایسی دُعا کا اپنا مقام ہے جسے عموماً ہم فی البدیہہ دے لیتے ہیں (جب لوگ بغیر پیشگی تیاری کے خدا سے ہمکلام ہوتے ہیں)۔ تاہم عملی طور پر ضروری ہے کہ عبادت کے دوران کی جانے والی پاسبانی دُعا پر وہ سنجیدگی سے سوچ بچار کرے یا اُسے لفظ بہ لفظ لکھ لے۔ خدا کے لوگوں کی جماعت کے ایمان پر خدا سے ہمکلام ہوتا ایک بڑا بھاری اور مقدس فریضہ ہے اور اس فرض کو غیر ذمہ دارانہ انداز میں نہیں لیا جاسکتا۔ پیشتر اس سے کہ باقاعدہ عبادت شروع ہو ایک پاسبان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اچھی طرح سوچ لے کہ جماعت کی کن خاص باتوں کے لئے اس عبادت کے دوران دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔

غیر مخصوص شدہ رہنماؤں کو عبادت کے دوران دُعا میں راہنمائی کرنے کی دعوت دینا، پاکستانی کلیسیاؤں میں ایک رواج کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس عمل سے تمام اراکین کلیسیا نے سیکھا ہے کہ صرف پاسبان کا ہن ہی نہیں بلکہ کوئی بھی شخص دُعا کے وسیلہ سے خدا سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے غیر مخصوص شدہ افراد اجتماعی دُعا کرتے ہوئے اب خوشی محسوس کرتے ہیں۔ تاہم اس دستور کی بعض خامیوں سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ پہلے تو یہ کہ جب تک پاسبان اُس شخص سے جسے دُعا کرنے کے لئے دعوت دیتا ہے، عبادت سے قبل بات نہ کرے وہ شخص تیار نہیں ہوگا۔ اُس کے لئے آزمائش ہوگی کہ وہ انہیں خیالات اور فقرات کا اعادہ کرے جو دیگر لوگوں نے ماضی میں استعمال کئے ہیں۔ شاید وہ پوری طرح سوچ نہیں پاتا کہ اس دفعہ کس چیز کے بارے میں دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔ مقدس الفاظ اور فقرات کو محض دہرانا، آخر کار جلد ہی یہ درس سکھا دیتا ہے کہ دُعا کوئی اتنی اہم بات نہیں ہے۔ اس بات کا احساس بھی پیدا ہو جائے گا کہ دُعا کرنے کے لئے انسان کو سوچ و بچار کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ صرف بولنا چاہیئے اور زیادہ بولنا ہی خدا کے نزدیک قابل قبول ہے۔

جماعت میں کوئی پاسبان دُعا کرے یا غیر مخصوص شدہ فرد، زبانی بولنے والی دُعا کے لئے تیار ہی ضروری ہے۔

عبادت کا ایک اور جزو جو پاکستانی کلیسیاؤں میں اکثر نمایاں ہوتا ہے۔

جماعتی حمد و ثنا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان گیتوں کی غالب اکثریت کی موسیقی پاکستانی ہے اگرچہ اُس پر تھوڑا سا مغربی اثر بھی ہے۔ لیکن موسیقی حقیقی معنوں میں دیسی ہے۔ حمد و ثنا اگرچہ بہت خوبصورت چیز ہے لیکن تعجب ہے کہ کم از کم دو پہلوؤں میں بہتری پیدا کر کے اسے اور خوبصورت بنانا کیوں ممکن نہیں۔ عبادت کے ہادی پاسبان اکثر یہ واضح تاثر دیتے ہیں کہ کسی خاص عبادت کے دوران گائے جانے والے گیتوں کا انتخاب انہوں نے احتیاط کے ساتھ نہیں کیا کیونکہ استعمال کئے جانے والے گیتوں کا عبادت کے دیگر حصوں سے کوئی ربط یا تعلق نہیں ہوتا۔ عموماً عبادت کا پہلا حصہ تجبید کے لئے وقف ہوتا ہے اس لئے پہلا گیت تعریف کا گیت ہو سکتا ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو آخری گیت کا تعلق کلام مقدس کے حوالہ یا وعظ کے مضمون سے ہونا چاہیئے۔

اگرچہ عابدین کی اکثریت جماعتی حمد و ثنا میں پورے طور پر شریک ہوتی ہے لیکن بہت سے لوگ اس میں بالکل ہی حصہ نہیں لیتے۔ ناخواندگی کا خاتمہ بے حد ضروری ہے تاکہ ہر مسیحی کم از کم گیتوں کے الفاظ پڑھ سکے۔ ممکن ہے بہت سی کلیسیاؤں میں موسیقی سے متعلق تعلیم فراہم کرنے کی ضرورت ہونا کہ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو جو ابھی نہیں گاتے تاکہ وہ گیتوں کے وسیلہ سے خدا کی پُر جلال تجبید سے معمور ہو جائیں۔ اب وقت ہے کہ پاسبان کی خدمت کے مختلف ایسے پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے جنہیں اکثر عبادت کے طور پر سمجھنے کا رواج نہیں۔ شاید

مندرجہ ذیل ان میں سے نمایاں ہیں۔

۱۔ نکاح :- پاکستانی مسیحی بلاشبہ خوش قسمت ہیں کیونکہ وہ ایک ایسے

تمدن کا اٹوٹ حصہ ہیں جہاں بیاہ شادی کو سنجیدہ مقام حاصل ہے۔ اس کا اظہار خاندان کے ارکان کے بھرپور حصہ لینے اور ان وسیع تیاریوں سے ہوتا ہے جو شادی کی اصلی رسومات کے دائرہ سے باہر کافی دیر تک جاری رہتی ہیں۔ اس سلسلہ میں پاسبان بڑے زیرک ہیں جو خوشی کے ایسے خاص مواقع پر خاندانوں کے ساتھ شرکت کرتے ہیں اور جہاں تک وقت انہیں اجازت دے وہ ان میں شامل ہوتے ہیں۔ تاہم پاسبان کو محتاط ہونا چاہیے کہ وہ وقت کا اچھا مختار ثابت ہو اور واقعات کے رونما ہونے کے انتظار میں فضول بیٹھ کر وقت ضائع نہ کرے۔

نکاح کے وقت ایک پاسبان کے پاس لاثانی موقع ہے کہ مسیحی گھر بسانے سے متعلق وہ جوان جوڑے سے گھر جاگھر میں ہمکلام ہو۔ شادی سے پہلے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کے مابین مناسب رویہ سے متعلق، وسیع تر مغربی اور مشرقی ثقافتی اختلافات کا، بلاشبہ مجھے پورا پورا احساس ہے۔ پاکستان میں پاسبان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نئے جوڑے کو شادی کے بعد چند ایسی باتیں بتائے جو مغرب میں عموماً شادی سے پہلے ایک جوڑے کو بتائی جاتی ہیں۔ بعض ممالک میں یہ رواج ہے کہ پاسبان جوڑے کے ساتھ شادی سے قبل صلاحکاری کی نشستوں کا اہتمام کرتا ہے تاکہ وہ مسیحی گھر بسانے اور شادی کے لئے ان کی تیاری میں معاونت کر سکے۔ پاکستان

میں پریسٹرین پاسبانوں کو آزادی اور صفائی کے ساتھ اپنی سیشنز کے گفتگو کرنا چاہیئے کہ ان باتوں میں سے بعض ایک کو کس طرح زیادہ مؤثر طریقہ سے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔

نکاح سے پہلے کسی جوڑے کے ساتھ اہم باتوں کا تذکرہ کرنے کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ دلہا اور دلہن کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاسبان کے ساتھ مل کر رسم نکاح کے الفاظ پر غور کریں تاکہ نہ صرف وہ باندھے جانے والے عہد و پیمان کو سمجھ سکیں بلکہ وہ اُس عہد و پیمان کو باطنی طور پر اپنا سکیں اور اُسے ایک دوسرے کے لئے سپردگی کے طور پر یہ معنی انداز میں قبول کر سکیں۔ علاوہ ازیں پاسبان کی رہنمائی میں جوڑے کو تعمیری طور پر اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے کہ اُن کے پاس زندگی بسر کرنے کی کیا تجویز ہے۔ صاف انداز میں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ صلاحکاری سے مراد لوگوں کو یہ سکھانا مقصود نہیں کہ وہ کیا کریں یا کیسے کریں۔ بلکہ صلاحکاری عام طور پر اہم مسائل سے متعلق گفتگو کر کے کسی ایک شخص یا اشخاص کی مدد کرتا ہے۔ صلاحکار عموماً متعلقہ امور پر بات کرتا ہے اور اُسے حل پیش کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن فیصلہ جات جو بھی ہوں وہ ایسے فرد یا افراد کے فیصلہ جات ہونے چاہئیں جن کی صلاحکاری کی گئی ہو۔

مثالی بات تو یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو یکجا کر کے نکاح کے عہد و پیمان پر غور کیا جائے لیکن اگر ضروری ہو تو علیحدہ علیحدہ بھی ہر ایک کے ساتھ رسم نکاح کو زیر بحث لایا جاسکتا ہے، بالکل اسی طرح پاسبان

صاف گوئی اور آزادی سے جوڑے کے ساتھ شادی کے بعد مختلف متعلقہ امور پر گفتگو کر سکتا ہے۔ خاندانی عبادت کے مختلف انداز زیر بحث لائے جاسکتے ہیں۔ اس مناسب موقع پر مسیحی مختاری سمیت پیسے کی اہمیت پر غور و خوض ہونا چاہیے۔ باہمی دلچسپی کے امور، وقت کا مناسب استعمال، مسیحی سیاق و سباق میں ترقی اور نشو و نما، جھگڑے کی صورت میں کیا کیا جائے اور کئی دیگر مسائل پر سودمندانہ انداز میں گفتگو ہو سکتی ہے۔ اگر نکاح سے پہلے پاسبان کے ساتھ ایک گہرا رشتہ قائم ہو جائے تو گمان غالب ہے کہ شادی کے بعد جنم لینے والے مسائل کے سلسلہ میں، جوڑا اس پاسبان سے رابطہ قائم کرے گا۔ انہیں پتہ ہے کہ پاسبان کو ان کا خیال ہے اور اہم مسائل کا سامنا کرنے میں مدد فراہم کرنے کے لئے، پاسبان مہارت رکھتا ہے۔

ایک اور اہم خدمت جسے ایک پاسبان کسی جوڑے کی شادی کے لئے تیار کرنے کے سلسلہ میں سرانجام دے سکتا ہے، شادی کے موضوع پر کسی اچھی کتاب یا اچھی کتب کا تجویز کرنا ہے۔ یہ میری بڑی پرانی عادت ہے کہ میں شادی اور شادی میں جنس کے موضوع پر کتب کا ایک سلسلہ اپنی مطالعہ گاہ میں موجود رکھتا ہوں جو میں ایسے جوانوں کو مستعار دیتا ہوں جن کی شادی ہونیوالی ہو۔

عموماً شادی میں بہت سے لوگ شرکت کرتے ہیں اس لئے پاسبان کے پاس نہ صرف نئے جوڑے کے لئے اپنا خلوص اور دوستانہ رویہ منعکس کرنے کا موقع ہے بلکہ تمام دیگر موجودہ لوگوں کے لئے بھی۔ کلیسیا کے لوگ

اور پاسبان، نئے نئے شادی شدہ لوگوں کے لئے اور دوسروں کے لئے بھی زندگی کے دیگر حالات میں مددگار اور حوصلہ افزا ثابت ہوں۔ ہر ایک رسم نکاح کو بالکل عبادت سمجھنا چاہیئے جس میں خدا میزبان ہے اور دوسرے سب خدا کے گھر میں مہمان ہیں۔ رسم نکاح کے دوران اگر پاسبان مسلسل کتاب میں سے پڑھنے پر مجبور ہو تو وہ ایک مفید موقع ضائع کر سکتا ہے۔ پاسبان کو پورے طور پر رسم نکاح سے مانوس ہونا چاہیئے تاکہ وہ اسی ترتیب کو ایسے انداز میں استعمال کر سکے جس سے یہ دُہا اور دُہن کے لئے ایک شخصی موقع بن جائے۔ بعض پاسبان یہ ترتیب زبانی یاد کر لیتے ہیں تاکہ وہ آسانی اور خوبی کے ساتھ جوڑے، اُن کے خاندان اور دوستوں کی طرف توجہ دے سکے نہ کہ عبارت کی طرف۔ عبارت کی روانی اکثر ظاہر کر دیتی ہے کہ پہلے رسم کی مشق ہو چکی ہے یا نہیں۔ اچھی طرح سرانجام پانے والی عبادت کے خواہاں، شادی سے پہلے کسی موقع پر گر جا گھر حاضر ہونے کے لئے رضا مند ہوتے ہیں تاکہ شادی کے روز جو کچھ انہوں نے کرنا ہے، اُس کی مشق کر سکیں۔ جہاں رواج اجازت نہ دیتا ہو کہ عورت اور مرد دونوں حاضر ہو کر نکاح کی "مشق" کر یں تو پاسبان علیحدہ علیحدہ دونوں کو پوری ترتیب سے آگاہ کر سکتا ہے۔ تاہم بطریق احسن سرانجام پانے والی رسم نکاح کو یقینی بنانے کے لئے اصلی مشق ضروری ہے تاکہ دونوں فریقین کو اچھی طرح علم ہو کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

ب۔ بیقسمہ :- ایک دفعہ اتوار کی عبادت کے عین وسط میں جب کہ میں ایک مہمان واعظ کی حیثیت سے وہاں موجود تھا، مجھے دو بچوں کو

پیتسمہ دینے کے لئے کہا گیا۔ زندگی میں پہلی بار میں ایسا کام کرنے سے یعنی بچوں کو پیتسمہ دیتے سے جو میں بخوشی کرتا ہوں، اجتناب کر رہا تھا۔ کیوں؟ میں اُن بچوں کو جانتا تھا نہ اُن کے والدین کو اور نہ وہ مجھے جانتے تھے۔ میرا صاف تاثر یہ تھا کہ والدین کو مسیحی پیتسمہ کی سمجھ نہیں اور زیادہ افسوسناک بات یہ تھی کہ پاسبان نے والدین کو اُن کے چھوٹے بچوں کے پیتسمہ کے مفہوم سے متعلق کوئی تعلیم نہیں دی تھی۔ تعلیم دینے کا ایک قیمتی موقع ضائع کر دیا گیا تھا۔

یہ بات دلیری سے کہنا چاہیے کہ ہر پیتسمہ سے پہلے پاسبان کو والدین کے گھر ایک بامقصد ملاقات کے لئے جانا چاہیے تاکہ وہ اُن کے ساتھ مل کر پیتسمہ کے معنوں اور اہمیت پر غور کر سکے۔ اس کے علاوہ ہر دوسرا طریقہ سوا کن ثابت ہو سکتا ہے۔ پیتسمہ کوئی جادو نہیں۔ کسی بچہ پر پانی چھڑکنا اُسے رات کو رونے سے باز نہیں رکھے گا یا چار سالہ لڑکے کو اپنی تین سالہ بہن کو مارنے سے نہیں روکے گا۔ پیتسمہ خدا کے فضل کا نشان اور علامت ہے۔ یہ ہمارے لئے جو اہل عہد ہیں، خدا کی بخشش کی علامت ہے۔ جب تک ہم والدین کے ساتھ پیتسمہ کے معنوں اور عظمت کا کھل کر بیان نہ کریں اور اس کی تشریح نہ کریں، والدین اور بچے جہالت کا شکار رہیں گے۔ بڑے شفقت آمیز انداز اور بڑی تعظیم سے پاسبان بچوں کو جماعت کے سامنے پیتسمہ دے۔ پیتسمہ چپکے سے کسی گھر میں رسم کے طور پر نہ دیا جائے۔ پیتسمہ عبادت کے دوران خدا کے لوگوں کے روبرو ایک اجتماعی عبادت کا فعل ہے۔ والدین کو ہدایات دینا ضروری ہے کہ پیتسمہ کے دوران وہ کہاں کھڑے ہوں گے۔ شمولیت کرنے والے ایبلڈ کو بھی پورا علم ہونا چاہیے کہ اس رسم میں اُس کا کیا کام ہوگا۔ اہم بات

یہ ہے کہ عبادت کے لئے ہر چیز مختا ط انداز میں اور پوری طرح تیار ہو۔

ج۔ عشا ربانی :- پر یسٹیرین لوگ اگر پسند کریں تو ہر ہفتہ عشا ربانی کی مُقَدِّس
 رسم کو منانا بالکل مناسب اور پسندیدہ ہے۔ میرا تاثر یہ ہے کہ پاکستان کی پر یسٹیرین
 کلیسیاؤں میں عشا ربانی یا پاک شراکت یا یو ترست منانے کا دستور اتنا عام
 نہیں ہے۔ کیوں؟ اس کی وجہ شاید رومن کیتھولک کے خلاف تعصب
 ہے کیونکہ رومن کیتھولک ہر ہفتہ پاک شراکت کی رسم ادا کرتے ہیں۔ پر یسٹیرین
 لوگوں کو عشا ربانی سے متعلق اپنے دستور پر شاید نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔
 پتسمہ کی مانند عشا ربانی بھی جادو یا توہم پرستی کی حیثیت اختیار
 کر سکتی ہے کیونکہ پاک شراکت بھی فضل کا ایک وسیلہ ہے۔ ہم یہ ایمان نہیں
 رکھتے کہ مسیح کا حقیقی بدن ایک سے زائد دفعہ قربان ہو سکتا ہے۔ اس طرح
 عشا ربانی کی رسم کا منانا بھی پتسمہ کی طرح خدا کی محبت اور رحمت کی ایک
 علامت ہے۔ جب ہم اس رسم کو مناتے ہیں تو ہم اُس فعل کو یاد کرتے ہیں
 جو خدا نے مسیح میں ہو کر سرانجام دیا ہے۔ عشا ربانی کی رسم کو بار بار منانا خطرناک
 بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایک معمولی اور بے کیف چیز نہ بن جائے جس کے کوئی
 معنی نہ ہوں۔ عشا ربانی میں بڑی سنجیدگی سے حصہ لینے اور اسے تعظیم سے
 منانے کے لئے، پر یسٹیرین لوگوں نے غیر ارادی طور پر اس میں اُدا سی کا
 ایک عنصر شامل کر دیا ہے۔ یہ قدرتی امر ہے کہ جب ہم اپنی خاطر مسیح کی
 موت کو یاد کرتے ہیں تو ہمیں اس سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ دوسری
 طرف ہم خدا کی مخلصی دینے والی محبت کی یادگار مناتے ہیں اس لئے اس

رسم میں خوشی کا ایک ٹھوس عنصر بھی موجود ہونا چاہیئے۔

عبادت کے دیگر تمام مواقع کی طرح، پاسیان اور لوگوں کو اس مقدس رسم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے، تیاری کے ساتھ آنا چاہیئے۔ خاص کر پاسیان اور ایبلڈران کو تیاری کے ساتھ آنا چاہیئے تاکہ عشاء ربانی کے عناصر کو ترتیب اور تعظیم کے ساتھ تقسیم کر سکیں۔ ہر ایبلڈر کو اس عبادت میں اپنے خاص کام کا واضح علم ہونا چاہیئے۔ اپنے فریضہ کے بارے میں کوئی شخص انتشار یا غیر یقینی حالت کا شکار نہ ہو۔ بعض پریسبٹریں کلیسیاؤں میں اراکین کے بپتسمہ یافتہ بچوں کو عشاء ربانی لینے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر بچوں نے بھی شرکت کرنا ہے تو پھر پاسیان اور ایبلڈران کو یہ ذمہ داری قبول کرنا ہے کہ وہ بچوں اور والدین کو اس مقدس رسم کی اہمیت اور مفہوم سے روشناس کرائیں۔ عبادت کے دوران ہر ایبلڈر کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ان بچوں کو جو شرکت کرنا چاہتے ہیں، روٹی بانٹنے اور پیالہ میں سے پلٹنے کے لئے، کیسے کام کرنا ہے۔

د۔ جنازہ اور یادگار عبادت :- جنازہ اور یادگار عبادت بڑی خاص قسم کی عبادات ہوتی ہیں۔ اسے ذہن نشین رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ یادگار عبادت قیامت کی گواہی ہے۔ اجتماعی عبادت کی دیگر اقسام کی طرح اس میں بھی خدا کی تجید ہونی چاہیئے۔ یادگار عبادت میں مرحوم کی گواہی اور زندگی کے لئے خدا کے حضور خاص شکریہ گزاری پیش کی جاسکتی ہے۔ جب کوئی شخص وفات پا جاتا ہے تو پاکستان میں حیران کن طریقہ سے مسیحی برادری فوراً جمع ہو جاتی ہے۔ یہ اجتماع برادری کے مفہوم کی ایک

عظیم گواہی ہوتا ہے۔ لوگ خدا کی تعریف کرتا چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مرحوم کے خاندان اور عزیزوں کے لئے تسلی اور دلجوئی فراہم کرنے کے بھی خواہاں ہوتے ہیں۔

اس طرح کے موقع پر کلام مقدس میں سے تسلی اور اُمید کے حوالہ جات خاص طور پر موزوں ہوتے ہیں۔ مرحوم کی زندگی میں جو باتیں خدا کی محبت کی گواہی دیتی تھیں، انہیں اس موقع پر مختصر خراج تحسین پیش کرنا بھی مناسب ہے۔ جھوٹے بیانات دینے کی مطلق ضرورت نہیں۔ شخصیت کے ناخوشگوار پہلوؤں سے اجتناب کیا جاسکتا ہے یا ان کو اُجاگر نہ کیا جائے۔ عبادت میں اقرار کی دعا میں ہم سب کے گناہ شمار ہوں کیونکہ ہم اپنے گناہوں کی مُعافی کے کئے خدا سے درخواست کرتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی مرنے والے کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتا۔ عدالت کرنا خدا کا فعل ہے حَامِل

ضروری نہیں کہ عبادت کے دوران کفن کے بکس کو جس میں مرحوم کی میت ہے، کھلا رکھا جائے۔ نہ ہی سب کے لئے ضروری ہے کہ وہ میت کے دیدار کے لئے بکس کے پاس سے گزریں۔ اگر کوئی ایسا شخص حاضر ہو خاص کر قریبی لواحقین میں سے کوئی جو موت کی حقیقت سے انکار کا حامل ہے تو ایسے اشخاص کے لئے بکس میں میت کو دیکھنا فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ وہ پورے طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ اب اُس شخص میں کوئی زندگی نہیں۔ تاہم جنازے کے موقع پر بکس نہ کھولنے کی چند سنجیدہ وجوہات ہیں۔ پاسیانوں اور ایڈوان کوکا نگر یکیشنز کی مدد کرنا

چاہیے کہ وہ اُن وجوہات پر علم الہیات کی رُو سے غور کر سکیں۔ پہلی اور سب سے مُقدم وجہ یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت میں توجّہ کا مرکز خدا ہے، کوئی زندہ یا مردہ شخص نہیں۔ لاش کی موجودگی خاص کر کھلے ہوئے بکس میں، ہر شخص کی توجّہ صندوق کی طرف مبذول کر لے گی نہ کہ خدا کی طرف۔ دوسری بات یہ کہ کسی شخص کی لاش کی طرف غیر ضروری توجّہ اس مسیحی عقیدہ کی نفی کر سکتی ہے کہ اگر جسم مر بھی جائے وہ شخص مسیح میں زندہ رہتا ہے۔ اگر ہم مرنے والے شخص کی زندہ تاثیر، جذبہ اور گواہی کی بابت کلام کرتے ہیں تو جو کچھ ہم کہتے ہیں، لاش کی طرف زیادہ توجّہ دینے کی وجہ سے ہم اُس کا اثر ضائع کر دیتے ہیں۔ اور لاش کو چومنے کی وجہ سے ہم اشاروں کی زبان سے ظاہر کر رہے ہیں کہ درحقیقت ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا گیا ہے۔ اس طرح اپنے لئے اور دوسروں کے لئے ہمارے پیغام میں ایک واضح تضاد ہوگا۔ اگر بکس موجود ہو تو اس کے علاوہ خالصتاً جمالیاتی لحاظ سے بھی بکس بند رکھنے کی ایک معقول وجہ ہے۔ یہ بعید از قیاس نہیں ہے کہ لاش چھونے والوں کو کوئی بیماری بھی لاحق ہو سکتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ایسے افراد جو کسی خوفناک حادثہ میں ہلاک ہوئے ہیں یا جن کے بدن کسی مشکل جان کنی کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں، دیکھنے والے کے لئے ناخوشگوار منظر پیش کرتے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے بکس میں دیکھا ہو، بعض لوگ آئندہ وقت کے لئے اُس کی وجہ سے بے چین ہو جاتے ہیں۔ آخری بات یہ ہے کہ صحت مند ہونے کا احساس یا متجسّس ناظرین ہونے کے احساسات لوگوں میں سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ ساری باتیں با

ان میں سے کوئی بھی خدا کی تعریف کرنے میں یا "مرحوم" کی زندگی اور گواہی کے لئے شکر گزاری ادا کرنے کی خواہش میں حائل ہو سکتی ہے۔

موت سے متعلق ہم بچوں کو کیا بتاتے ہیں؟ مختلف اصولوں کو

ذہن میں رکھیں۔ سب سے پہلے یہ کہ زیرک مسیحی والدین جو باقاعدگی سے اپنے بچوں سے سچ بولتے ہیں، انہیں مرگ کے وقت بھی اپنا یہ عمل جاری رکھنا چاہیئے۔ اگر خاندان کے رکن ایک دفعہ بچوں سے جھوٹ بولیں تو پھر بچوں کو پتہ نہیں چلے گا کہ وہ کس موقع پر کس کا اعتبار کریں اور وہ خود بھی جھوٹ بولنے والے بن جائیں گے کیونکہ جو ان کے ارد گرد ہوں وہ ان کی تقلید کرتے ہیں۔ موت کے بارے میں تشریحات بیشک ایسی زبان میں پیش کرنا چاہیئے جو بچوں کو سمجھ آ سکے۔ بالغوں کے لئے یہ تسلیم کر لینا ضروری ہے کہ جب بچے پر ندوں یا گتوں اور بلیوں کو مرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ متواتر موت کا سامنا کرتے ہیں۔ بالغوں کو جتنا احساس ہے بچے اُس سے کہیں زیادہ موت کے بارے میں جانتے ہیں۔

اس کے علاوہ والدین، دیگر رشتہ دار، ساتھ کھیلنے والے اور عملی طور پر ہر ایک جس سے بچہ مانوس ہوتا ہے، کسی نہ کسی وقت تھوڑے یا زیادہ عرصہ کے لئے بچے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بچے جانتے ہیں کہ لوگ ان سے جدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کسی پیاری دادی اماں کی موت جزوی طور پر یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ دادی اماں خدا کے پاس جاتے

کے لئے ہم سے جدا ہو گئی ہے اب وہ واپس نہیں آئیگی۔ ہم خوشی منا سکتے ہیں کہ وہ یسوع کے پاس ہے لیکن یقیناً ہم اُس کی کمی محسوس کریں گے کسی بھی صورت میں یہ بتانا مناسب نہیں کہ اُس کی جدائی کا باعث، خدا ہے۔ جب ہم ایسی بات کہتے ہیں کہ ”خدا نے اُسے گھر بلا لیا ہے“ تو عین ممکن ہے ہم یہ تاثر پیدا کریں کہ خدا موت کا باعث ہے۔ اس کے نتیجے میں بچے خدا سے نفرت کرنا سیکھ جائیں گے کیونکہ خدا دادی اماں کو لے گیا ہے۔

وقتِ مرگ مسیحی برادری کو اور خاص کر پاسبان کو مرحوم کے خاندان کے بچوں جو انوں اور بالغ لوگوں کے لئے بڑا اہم کردار اور فرائض سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ غم عموماً بڑا اور حقیقی ہوتا ہے لیکن یہ معمول کے مطابق بھی ہوتا ہے۔ غم غیر معمولی بھی ہو سکتا ہے۔ پاسبان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حوصلہ افزائی کرے اور معمول کے غم میں مددگار ہو اور طوالت پذیر اور غیر فطری غم کے آثار کے بارے میں چوکس رہے۔ مرگ کے وقت زندگی کے معمولات کے لئے خاندانوں کو عموماً مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے غم زدہ خاندان اور اُس کی تسلی کے واسطے آبنوالے لوگوں کے لئے کھانا فراہم کرنے جیسا سادہ سا کام، مسیحی برادری کی طرف سے ایک جائزہ اور ضروری امداد ہے۔ بہت سی کلیسیائیں منتظم ہیں۔ اس لئے کچھ لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ برادری میں مرگ کے موقع پر وقتی مدد مہیا کرنے کے لئے انہوں نے کیا کرنا ہے۔ معمولی اور غیر معمولی غم میں سے گذرنے والے لوگوں کی مناسب دیکھ بھال کا ذکر اس مقام پر کرنا ممکن نہیں۔ لیکن پاسبانوں

کی کانفرنس میں زیرِ بحث لانے کے لئے یہ ایک موزوں عنوان ہے۔
 ۳۔ پاسبانوں کے فرائض اور ذمہ داریوں پر غور کرتے ہوئے ہم نے
 وعظ کرتے اور مطالعہ کرتے جیسے اہم امور، عبادت میں راہنمائی اور عبادت
 سے متعلقہ امور خاص کر نکاح، بپتسمہ، عشاءِ ربانی، جنازے اور یادگار
 عبادت کا جائزہ لیا ہے۔ اب ہم پاسبانی ملاقات کے موضوع کی
 طرف آتے ہیں یعنی گھروں، جائے کار اور دیگر مناسب مقامات پر
 اراکینِ کلیسیا سے ملاقات کرنا۔

عموماً پاسبان، پاسبانی ملاقات کو پسند بھی کرتے ہیں اور ناپسند بھی۔
 امریکی ریاست پنسلوانیا میں ایک پاسبانی حلقہ سے الگ ہونے کے
 چار سال بعد، میری اہلیہ موتی اور میں ایک مختصر دورہ پر وہاں واپس گئے
 تاکہ اُن عزیز دوستوں کو پاکستان میں کلیسیاؤں کی خدمت کے بارے میں
 بتا سکیں۔ ہر لحاظ سے کلیسیا کے اراکین مہربان تھے۔ عبادت کے لئے
 گرہ جاگھر بھرا ہوا تھا۔ اس کے بعد کھانا ہوا اور پھر نئے اور پرانے اراکین
 کلیسیا اور برادری میں ہمارے دوستوں کے لئے استقبال کا اہتمام کیا
 گیا۔ اُن سینکڑوں لوگوں نے جنہوں نے ہم سے باتیں کیں، کسی ایک
 نے بھی اُن مواعظات کا ذکر نہ کیا جو میں نے چھ سالوں میں اُس گرہ جاگھر
 میں پیش کئے تھے۔ مجھے اُمید ہے کہ جو کچھ پلیٹ سے کہا گیا تھا اُس میں سے
 کچھ تو انہیں یاد تھا لیکن اس کی بجائے ہر شخص نے ہمارے اُس کام کا ذکر کیا
 جو ہم نے لوگوں کے ساتھ کیا تھا۔ جب گھروں میں، سینیٹوں میں یا جہاں کہیں

لوگوں کو مصیبت اور مشکل کے دنوں میں دیکھا، ہم اُن سے ملاقات کرنے کے لئے گئے تھے۔ لگتا تھا کہ مواعظات کی یہ نسبت پاسبانی خدمت کو زیادہ رکھا گیا اور سراہا گیا ہے۔

پاسبانی ملاقات، کا مثبت پہلو یہ ہے کہ ملاقات مفید ثابت ہو سکتی ہے اور لوگ عموماً اس کا مثبت جواب ملاقات کے وقت کی یہ نسبت اُس وقت زیادہ دیتے ہیں جب چند سال کا عرصہ بیت جائے۔ اس کا منفی پہلو بعض اوقات بے کیف اور معمول کے مطابق ملاقات ہے جب کسی کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ لوگوں کے گھروں میں اُن سے ملاقات کرنا تحریکِ بخش، معلوماتی اور بامقصد ہو سکتا ہے لیکن بعض مواقع پر جاگتے رہنا میرے لئے بڑا مشکل ہو جاتا تھا۔ میرے تجربے کے مطابق پاسبانی ملاقات کے سودمند ہونے کے امکانات ہیں۔ بشرطیکہ ملاقات کا کوئی مقصد ہو۔ صرف یہی نہیں کہ سلیم، مونیکا اور اُن کے تین بچوں سے ملے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ گھر میں جا کر ملاقات کرنے کی چند کونسی وجوہات ہیں؟

جب کوئی بیماری اُن پڑے خاص کر کوئی ایسا مسئلہ جس کی وجہ سے ہسپتال میں داخلہ درکار ہو تو پاسبان کو خاندان کے ہمراہ ہونا چاہئے خصوصی طور پر بیمار، زخمی، جراحت یا کسی اور طبی بات سے صحتیاب ہونے والے شخص کے ساتھ۔ جب بھی کوئی مسئلہ ہو پاسبان کو اُس خاندان یا فرد کے پاس موجود ہونے کی ضرورت ہے۔ آئیے میرے ساتھ ہسپتال میں ایک مریض سے ملاقات کرنے چلیں جو اُس کانگریگیشن کارکن ہے جس کے

آپ پاسبان ہیں یا جس کے آپ رکن ہیں۔

مریض کے کمرہ کو تلاش کرنے کے لئے ہمیں معمول کے مطابق تمام ضروری باتیں کرنا ہیں۔ مریض کسی بڑے وارڈ میں داخل ہے یا کسی پرائیویٹ کمرہ میں، ہماری حرکات و سکنات قدرے مختلف ہوں گی۔ اگر مریض سویا ہوا ہے یا کوئی نرس یا ڈاکٹر اس کے پاس ہے تو وارڈ میں یہ سب کچھ آسانی سے نظر آجاتا ہے لیکن اگر مریض پرائیویٹ کمرہ میں ہوا اور کمرہ کا دروازہ بند ہو تو ڈیوٹی پر موجود نرسوں سے پوچھ لینا چاہیے کہ کیا اس شخص سے ملاقات کرنا ممکن ہے؟ ایسے لوگوں کیلئے جو عیادت کے وسیلہ سے مددگار ثابت ہونا چاہتے ہیں ایک سخت قانون یہ ہے کہ ہم مریض کی مناسب طبی دیکھ بھال اور صحتیاب ہونے میں مغل ہونے والی کوئی بات نہ کریں۔ اس لئے اگر کوئی طبی کام جاری ہے تو اپنی آمد کی وجہ سے ہم اسے درہم برہم نہ کریں۔ بالکل اسی طرح اگر مریض کھانا کھانے میں مصروف ہے تو جب تک وہ ختم نہ کر لے، اپنے آپ کو اس کے سامنے ظاہر نہ کریں۔

ہسپتالوں میں ملاقات کرنے میں تجربہ کے حامل لوگ ہونے کی بنا پر ہم جانتے ہیں کہ کچھ چیزوں کے بارے میں ہم بہت محتاط ہوتے ہیں۔ مثلاً ہم مریض کی چارپائی کو چھونے سے اجتناب کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں، کہ چارپائی کو معمولی دھچکا یا جنبش دینا بھی مریض کے لئے ناخوشگوار یا درد کا باعث ہو سکتا ہے۔ ہم اس بات میں بھی احتیاط کرتے ہیں کہ زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے مریض کو تھکا نہ دیں یا ایسی جگہوں پر نہ بیٹھیں یا کھڑے نہ ہوں جہاں سے

مریض کو ہمیں دیکھنا مشکل ہو اور مریض کو غیر آرام دہ زاویہ سے لیٹنا پڑے تاکہ باتیں کرتے ہوئے آنکھوں کا باہمی ربط قائم ہو سکے۔ عموماً خاندان کے لوگ اور دیگر ملاقاتی بھی مریض کی عیادت کے لئے موجود ہوتے ہیں اس لئے ہم صورتِ حال کا احساس رکھتے ہیں تاکہ جو کچھ ہمارے پہنچنے پر ہو رہا ہے اُس میں خلل نہ پڑے۔ زیادہ شور یا بلند آواز سے ہنسنا اُس شخص کے لئے جس کی ہم عیادت کر رہے ہیں اور قریب ہی پڑے دیگر افراد کے لئے جو ہو سکتا ہے کافی بیمار ہوں، تکلیف دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ عام طور پر ہمیں مریض سے ایسی آواز میں گفتگو کرنی چاہیے جس سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی ہم جانتے ہیں کہ سخت بیمار اشخاص کو صرف نرمی سے چھونا ہے اور ہم کسی شخص کا بازو نہیں مروڑیں گے جس سے بے پروائی کی وجہ سے درد شروع ہو جائے۔

جو لوگ باقاعدگی سے مریضوں کی عیادت کرتے ہیں انہیں ذاتی تیز کی بنا پر کچھ فیصلے کرنا پڑتے ہیں مثلاً میرا یہ دستور ہے کہ میں کسی مریض سے نہیں پوچھتا کہ وہ عورت یا مرد کیوں ہسپتال میں ہے۔ خاص طور پر کچھ خواتین بعض زنانہ امراض کو زیرِ گفتگو لانے میں جھجک محسوس کرتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جن لوگوں کی عیادت کے لئے ہم جاٹیں انہیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ عام طور پر عیادت کے لئے جانے سے پہلے مجھے تکلیف کے بارے میں بتا دیا جاتا ہے یا پوچھے بغیر مجھے مریض سے اس کا علم ہو جاتا ہے۔ بہر کیف شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ مجھے بیماری کی نوعیت کا علم

نہ ہو۔ ایسا فرد ہونے کی حیثیت سے جیسے کئی بار ہسپتال میں داخل ہوتا پڑا مجھے پتہ ہے کہ بیمار لوگ محض باتیں کرنے ہی سے کس قدر تھک جاتے ہیں۔ اس لئے پیشتر اس سے کہ گھر یا ہسپتال میں مریض چاہے کہ میں اس کے پاس سے چلا جاؤں میں اس سے رخصت ہو جانے کی کوشش کرتا ہوں۔ چونکہ میں اور آپ کی عیادت کر رہے ہیں۔ اس لئے شاید ہسپتال میں قدم رکھنے سے پہلے ان میں سے بعض باتوں پر ہم گفتگو کر سکتے ہیں۔ یقیناً ہم اس بات پر اتفاق کریں گے کہ اگرچہ ہم غیر ضروری خوشی کے ساتھ کسی بیمار کے کمرہ میں داخل نہیں ہوں گے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اُداس بھی نہیں ہونا چاہتے۔ ہمارا مزاج ماحول کے مطابق ہو۔ ہم یہ تاثر نہیں دینا چاہتے کہ مریض کی صحتیابی کی کوئی اُمید نہیں، نہ ہی دوسرے شخص کی بیماری سے متعلق ہم غیر سنجیدہ رویہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

بعض ملاقاتیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ مریض کو ہر ایسی جسمانی تکلیف بتا دیتے ہیں جو کبھی ملاقاتی کو خود لاحق ہوئی تھی۔ خاص کر اگر مریض کا کوئی اپریشن ہوا ہے تو بعض ملاقاتی محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اپنے مختلف اپریشنوں کی تاریخ ضرور سنانی چاہیے۔ یاد رہے عیادت اکثر غور سے سُننے کا موقع ہوتا ہے نہ کہ اپنے دکھ درد سے مریضوں کو بیزار کرنے کا۔ اگرچہ پاکستان میں خاندان اور ملاقاتیوں کا دستور ہے کہ وہ کئی طریقوں سے ہسپتال کے مریضوں کی اعانت کرتے ہیں لیکن ملاقاتیوں کی حیثیت سے یہ ہمارا کام نہیں کہ خالصتاً طبی مراحل میں ملوث ہوں۔ اس طرح ہم صحتیابی کے سلسلہ میں

نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

مریض کے لئے ہم کون سا روحانی پیغام لاتے ہیں؟ یقیناً ہم اُمید کا پیغام اور خدا کی حضور کی یقین دلانا چاہتے ہیں۔ تاہم عام طور پر مذہبی ملاقاتی جو پیغام اپنی دعاؤں میں یا اپنی گفتگو میں پیش کرتے ہیں مجھے اُس سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہم اکثر لوگوں اور مریضوں کو یہ بتاتے ہوئے سنتے ہیں کہ خدا انہیں صحت بخش دے گا۔ دعا میں خدا سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بیماری کو دور کرے اور اُس شخص کو پورے طور پر شفا دے۔ اگر ہمارا حقیقی پیغام اُمید کا پیغام ہے تو عین ممکن ہے کہ خدا لوگوں کو شفا دینے کے لئے ”فوق الفطرت“ ذرائع استعمال کرے۔ اُتنا ہی برحق پیغام یہ بھی ہے کہ جب ہم بیمار شخص کے لئے خدا کی حضور کی اور قوت کے طالب ہوں، تو خدا سے یہ درخواست بھی کریں کہ اُس کی مرضی پوری ہو۔ کسی ناقابل علاج بیماری کے لئے ہم خدا کی طرف سے شفا کا دعویٰ کہ مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اگر شفا نہ ملے تو پھر ہم خدا پر الزام لگاتے ہیں کہ جس طریقہ سے ہم چاہتے تھے اُس نے ہماری دعاؤں کا جواب نہیں دیا۔ عین ممکن ہے یہ عجیب معلوم ہو کہ ہماری اور خدا کی مرضی ایک جیسی نہ ہو۔ مریض کے لئے مفید اور حوصلہ افزا دعاؤں پر جن میں کوئی باطل اُمید نہیں، مریض کے کمرہ میں داخل ہونے سے پہلے انسان کو غور کر لینا چاہیئے۔

کلیسیائی ملاقاتی، دستور کے مطابق مریض اور اس کے خاندان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تقریباً ہمیشہ ہی مریض اور اُس کا خاندان دعا کے لئے تیار ہوتے

ہیں۔ لیکن ملاقاتی کے لئے ضروری بھی نہیں کہ وہ ایک مشکل اور پیچیدہ صورت حال میں خواہ مخواہ ہی دعا کے لئے نیچ میں بول اُٹھے۔ مریض کے کمرہ میں بائبل کا جو حوالہ پڑھا جائے اُسے بڑی احتیاط سے منتخب کریں۔ اگر تلاوت ہسپتال کے کسی بڑے کمرے میں کرنا ہے تو ایسا حوالہ منتخب کریں جو قریب بیٹھے ہوئے دیگر سامعین کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنے۔ کسی مریض کے لئے ایک مفید اور قابل تحسین تحفہ، آسانی سے پڑھا جانے والا مسیحی ادب ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا بچہ ہو جو کپڑے کے بنے ہوئے ایسے جانور کو جسے ساتھ لٹایا جاسکتا ہے، دیکھ کر خوش نہ ہو اور اُس کے جذبے بلند نہ ہوں۔

وقتِ مرگ پاسبانی ملاقات کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن پاسبان یا لوگوں کو یہ رائے قائم کر لینے کی ضرورت نہیں کہ پاسبان یا کلیسیا کا کوئی فرد صرف مشکل کے وقت ہی ملاقات کے لئے جائے۔ جب کوئی نوجوان میرٹک پاس کر لے تو پاسبان اور دلچسپی رکھنے والے دیگر کلیسیائی قائدین بھی اپنے آپ کو اس خوشی کا حصہ سمجھیں۔ جس طرح رواج ہے، شادی اور پیدائش کے مواقع پر بھی خوشیوں میں شریک ہوں۔ ملازمت میں ترقی یا کسی بھینس کی کامیاب خریداری بھی ایسے مواقع ہیں جب کلیسیائی نمائندگان کو عام خوشی میں شریک ہونا چاہیئے۔ ایسے رشتہ داروں کی واپسی جو عرصہ بعد واپس آئے ہوں، ایسا موقع ہوتا ہے جب اُداسی نہیں بلکہ خوشی نمایاں ہوتی ہے۔ تقریباً ہر سال میں اہم ترین عنصر یہ ہے کہ پاسبان مشکل، ناخوشگوار، خوشی اور ہر ایسے موقع پر حاضر ہو جب مدد اور پاسبانی نگہداشت

فرائم کی جاسکتی ہے۔

حصہ ۳ کے پہلے پیرا گراف میں "اراکین سے جائے کار پر جا کر ملاقات کرنے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں فوراً یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ بعض اراکین سے ان کی ملازمت کے بعض مقامات پر ملاقات کرنا کبھی ایک وجوہات کی بنا پر مناسب نہیں لیکن لوگوں کو اس وقت پاسبان پر گہرا اعتماد ہوتا ہے جب انہیں پتہ چل جائے کہ پاسبان یا کھیسبا کا کوئی دوسرا رکن، اس مقام اور اس ماحول سے واقف ہے جہاں وہ شخص کام کرتا ہے۔ عام طور پر کسی رکن کی جائے ملازمت پر طویل ملاقاتوں سے اجتناب کرنا چاہیے، تاکہ اس رکن کے روزمرہ فرائض میں رکاوٹ نہ پڑے۔ لیکن عموماً کام کرنے والے اپنے ملاقاتیوں کو یہ بتانا پسند کرتے ہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں اور اس جگہ پر کام کرنے والے دوستوں سے اپنے مہمان کا تعارف کرواتے ہیں! اس طرح کی ملاقات، ملاقات کرنے والے پاسبان کے لئے بہت معلوماتی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس طرح کام کے حالات کا حوالہ دے کر وعظ میں مستعمل مثالوں کو دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ ایسے اراکین کے لئے جو شہروں کے دفاتر میں کام کرتے ہیں، پاسبانی ملاقات گھر کی بجائے دفتر میں زیادہ پُر معنی ثابت ہو سکتی ہے۔ ایک بار پھر یاد رہے کہ شہروں میں کسی رکن سے ملاقات کا مفید وقت اکثر دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہے۔ جب دو یا اس سے زائد لوگ کھانے پر گفتگو کر سکتے ہیں۔

۴۔ پریسیڈنٹ پاسبانوں کا چوتھا فرض جیسے اکثر پورا نہیں کیا جاتا

ایڈران اور دیگر کلیسیائی قائدین کی تربیت کرنا ہے۔ چونکہ خادمانِ سٹیشن، پریسیبیٹری اور اکثر سنڈ جیسے انتظامی محکموں کے مستقل رکن ہوتے ہیں اس لئے خادمان کو پریسیبیٹرین نظام حکومت اور طریقہائے کار سے بخوبی واقف ہونا چاہیے۔ پریسیبیٹری کی سطح پر تربیت یافتہ اور ماہر ایڈران کو بھی تربیت دینے میں شریک ہونا چاہیے۔

۵۔ دیگر خادمان کی طرح جو پاسبان نہیں ہیں، پاسبانوں کو بھی تمام انتظامی محکموں میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیے۔ تمام ممالک کی سب کلیسیاؤں میں اہل قیادت بہت ضروری ہے۔ اس لئے اہل اور دیانتدار لوگ جنہیں اُن کے ہمسر لائق تسلیم کرتے ہیں، قائدانہ حیثیت نبھانے سے گریز نہ کریں۔ قیادت کا مقصد خدمت ہے۔ اس بیان کو دہرانا چاہیے کہ کلیسیا میں قیادت کا مقصد خدمت ہے۔ قیادت کا مقصد اقتدار، وقار یا دولت جیسا مالی حصول نہیں کسی کلیسیا کے لئے اس سے زیادہ خطرناک کوئی اور بات نہیں ہوتی کہ قیادت اُس ذمہ داری کی مختاری سے غافل ہو جائے جو اُن کے سپرد کی گئی ہو۔ بعض منتخب قائدین کا ذمہ داری سے کلیسیائی فرائض نبھانے میں ناکام رہنا، پاکستان میں مسیح کی خدمت کے لئے ناقابلِ بیان نقصان کا باعث بنا ہے۔

۶۔ میں بڑی صفائی سے کہنا چاہتا ہوں کہ مسیحی پاسبان کو ہر دوسرے مسیحی کی طرح اپنے سارے شخصی تعلقات میں خوشگوار ہونا چاہیے۔

۷۔ کلیسیائی پاسبان کو پوری دیانتداری سے چھوٹی چھوٹی باتوں میں

ایماندار ہونا چاہیئے۔ کلیسیا کے کسی رکن مرد یا عورت سے پوچھیں کہ پاسبان سے اُن کی کیا توقعات وابستہ ہیں۔ ایک پاسبان کو شادی کے بندھن سے باہر قسّم کے جنسی تعلقات، انتہا یہ کہ ہر قسم کی نامناسب بات کے شائبہ سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے۔ جنسی ناشائستگی کی افواہیں بہت سے لوگوں کے نزدیک خادم کے کردار اور مؤثر ہونے کی یقینی موت ہیں۔ بعض خادموں کے بارے میں جو افواہیں گردش میں ہیں مجھے اُن کی صداقت کا تو علم نہیں لیکن صورتِ حال سب کے لئے پریشان کن ضرور ہے۔

۸۔ مقامی کلیسیا کے دستور العمل کا ناظم اعلیٰ پاسبان ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے بہت کم پاسبان مناسب طور پر تربیت یافتہ منتظم ہیں اور بہت تھوڑے ایک اچھے کلیسیائی انتظام کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ نئے نئے خیالات باقاعدگی سے سیشنز کے سامنے پیش ہونے چاہئیں اور ان نئے خیالات کے نفاذ کے لئے تجاویز بھی پیش ہوں تاکہ ذمہ داری سے اُن پر سوچ بچار کی جائے۔ عام طور پر یہ پاسبان کی ذمہ داری ہے کہ جن نئے اور پرانے پروگراموں کی توثیق سیشن نے کی ہے وہ اُنہیں چلائے۔

۹۔ پاسبان کو باقاعدگی سے ایسے لوگوں کو استقامت کی جماعتیں پڑھانا چاہیئے جو کلیسیا کے نئے رکن بننے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ سال میں کم از کم ایک بار پاسبان کو ایسے نوجوانوں کی جماعت پڑھانے کی ضرورت ہے جو کلیسیا کے رکن بننے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی استقامت یا خدمت کے لئے اُن کی تیاری کی جماعت پڑھانا، پاسبان

کے لئے سب سے عظیم مواقع اور خوشیوں میں سے ایک ہے۔ چند نشستوں کے بعد پاسبان نوجوان لوگوں کو بہتر طور پر سمجھنے لگتا ہے کیونکہ وہ مل کر اپنے شخصی ایمان اور اس کلیسیا کے کام اور تعلیمات کو زیر بحث لاتے ہیں جس کے تھوڑی دیر بعد وہ رکن بننے والے ہیں۔

نہ۔ پاسبان کی بلاہٹ کے طریقہ کار پہ نظر ثانی :- اس باب کے جزو ”ج“ میں پریسیپیٹن پاسبان کی بلاہٹ کے لئے ضروری اور مناسب اقدام کا بیان کیا گیا تھا۔ لیکن بلاہٹ نامہ کی شرائط کا صرف سرسری ذکر کیا گیا تھا۔ اس سے مراد معاہدہ کی وہ شرائط ہیں جو بلاہٹ نامہ کے تین حصہ داروں یعنی پاسبان، کانگریگیشن اور پریسیپیٹری میں طے پاتی ہیں۔ بلاہٹ نامہ میں ایسی باتوں کا ذکر ہو گا جیسا پاسبان کب کام شروع کرے گا، نقدی کی رقم اور دوسری قسم کی تنخواہ، ادائیگی کب ہوگی، اگر گھر مہیا کیا جائے تو اس کی شرائط، وہ رقم جو کانگریگیشن کی طرف سے پاسبان کی ریٹائرمنٹ یا دیگر مراعات کے لئے ادا کی جائے گی، سالانہ چھٹی کی شرائط، مطالعہ کے لئے سالانہ چھٹی کی سہولت اور اس کے علاوہ دیگر شرائط جن کے بارے میں پاسبان اور کانگریگیشن رضامند ہوں۔

ایک بار پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ پریسیپیٹن پاسبان اس وقت تک پاسبان نہیں بنتا اور کام شروع نہیں کرتا جب تک کانگریگیشن اور پریسیپیٹری بلاہٹ نامہ کی شرائط منظور نہ کر لیں، پاسبان کیلئے کام شروع کرنے کی تاریخ کا تعین نہ ہو جائے، اور آخری بات یہ ہے کہ جب تک نئے کام کی جگہ پریسیپیٹری اس کی تقرری نہ کرے۔

پانچواں باب

مختاری اور روپیہ پیسہ

۱۔ کلیسیا کی تمام آمدن اور اخراجات کا مفصل اندراج محفوظ رکھیں۔

ہفتہ وارانہ اتوار کے ہدیہ کا حساب رکھنے کا مثالی طریقہ یہ ہے کہ عبادت کے فوراً بعد کلیسیا کا منتخب کردہ خازن اور ایک دوسرا شخص ہدیہ کے پیسے کو گن کر پوری رقم لکھ لیں۔ اور پھر فوراً پیسہ بینک میں جمع کروا کر جمع شدہ رقم کی رسید لے لیں۔ کلیسیا کی سیشن کے آئندہ اجلاس میں جو اصولی طور پر ماہوار ہونا چاہیے، خازن کو تحریری طور پر ہفتہ وارانہ ہدیہ کی رقم سے متعلق رپورٹ پیش کرنا چاہیے، ہفتہ وارانہ جمع ہونے والی رقم کی بینک رسیدیں، پڑتال کرنے کے ہر خواہشمند شخص کے لئے دستیاب ہونی چاہئیں۔

کلیسیا کے سالانہ بجٹ کی ضرورت بھی تجویز کی گئی ہے کسی چھوٹی سی دیہی کلیسیا کا بجٹ ہو سکتا ہے کہ سادہ سا ہو لیکن ایک مختصر بجٹ بھی اس بات کا عمومی جائزہ پیش کر سکتا ہے کہ کتنی آمدن اور کتنے اخراجات کی توقع ہے۔ سال کے باؤن ہفتوں میں وصول ہونے والے ہدیہ کے اندراج کے لئے ایک سادہ طریقہ ایجاد ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر طرح کی دوسری آمدنی کا اندراج بھی ہو۔ مثلاً گر جاگھریں فروخت ہونے والی مسیحی کتب کی آمدنی، نقدی کے

علاوہ دیگر تحائف، پریسبٹیری سے موصول ہونے والی رقم اور اسی طرح کے دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدن موصول ہونے والے ایک ایک پیسہ کا احتیاط سے اندراج ہونا چاہیے۔ اسی طرح کسی بھی مقصد کے لئے استعمال ہونے والے اخراجات کا بھی پورا پورا حساب بہت ضروری ہے۔ اس میں پاسبان کی تنخواہ کی ادائیگی بھی شامل ہو سیشن کے سامنے باقاعدگی سے مکمل مالی تصویر پیش کرنے کے علاوہ سیشن خازن سے درخواست کرے کہ وہ کانگریگیشن کے سالانہ اجلاس کے موقع پر، کانگریگیشن کو ایسی تفصیل فراہم کرے جو اس کے لئے مفید ثابت ہو۔ اس میں ہمیشہ ایسی باتیں شامل ہوں کہ سال کے شروع میں آمدن اور خرچ کا کیا توازن تھا، سال کے آخر پر کیا توازن ہے اور سال کے دوران پاسبان کی تنخواہ کے لئے کتنا خرچ ہوا ہے۔

ب۔ پاسبان ہدیہ کے روپیہ پیسہ کا حساب اپنے پاس نہ رکھیں۔

ہفتہ وار ہدیہ جات کے اندراج کا مناسب طریقہ پہلے ہی تجویز کیا جا

چکا ہے۔ مذکورہ بالا جزو کا بنیادی مقصد اس بات کو اجاگر کرنا ہے

کہ کلیسیاؤں کے پاسبان ہفتہ وار ہدیہ جات کا حساب اپنے پاس نہ

رکھیں۔ اس جزو میں تشریح کی گئی ہے کہ سیشن کس طرح ہفتہ وار ہ

کلیسیائی ہدیہ جات کا مناسب حساب رکھ سکتی ہے۔ کلیسیاؤں کے

پاسبان کلیسیائی رقوم سنبھالنے کا کام اور ذمہ داری قبول نہ کریں۔

کلیسیا کے پاسبان کو کانگریگیشن کا اعتماد نہیں کھونا چاہیے۔

گزشتہ باب میں ذکر ہو چکا ہے کہ پاسبان کی زندگی میں شادی کے

بندھن کے علاوہ ناجائز جنسی تعلقات کا شائبہ تک نہ ہو ورنہ وہ فوراً ہی کانگریگیشن کے اعتقاد سے محروم ہو جائے گا۔ اسی طرح کلیسیا کے پاسبان میں بددیانتی کی جھلک تک نہ ہو۔ خاصکر کلیسیا کے روپیہ پیشہ کے معاملہ میں۔ اس التزام سے کہ پاسبان کلیسیا کا پیسہ چوری کر رہا ہے، بچنے کا سادہ طریقہ یہ ہے کہ پاسبان کبھی بھی کلیسیا کے پیسہ کو نہ چھوئے۔ کلیسیا کا خازن پابندی سے بلاہٹ نامہ میں طے پانہ والی شرائط کے مطابق پاسبان کو تنخواہ ادا کرے۔ بلاہٹ نامہ میں کبھی بھی یہ شرط نہ رکھیں کہ ہفتہ وار نہ جتنا بدیہ ہو وہ پاسبان کا ہے۔ یہ پاسبان اور کانگریگیشن دونوں کے لئے کوئی صحت مند بات نہیں۔

ج۔ ساری آمدن اور اخراجات کی سالانہ رپورٹ پریسیڈنٹ کے سامنے پیش کی جائے۔ اس نقطہ کو دیگر سیاق و سباق کی روشنی میں پہلے آجاکر کیا جا چکا ہے۔

۵۔ مختاری کے اصول۔ پاکستان میں پریسیڈنٹ کلیسیاؤں کی تاریخ چند ایک وجوہات کی بنا پر کافی دلچسپ رہی ہے خاص کر اس لحاظ سے کہ نااہل مختاری کا مسئلہ کلیسیاؤں کے لئے اُن کی ابتدائی جڑوں ہی سے ایک مستقل دباؤ بنا رہا ہے۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کے پریسیڈنٹ لوگ کلیسیا کی خدمت میں دینے کے معاملہ میں اتنے فراخ دل واقع نہیں ہوئے۔ برسوں تک بار بار اس بائبل اور ایلیاتی کمی کو دُور کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ لیکن ہم نمونہ کے طور پر کہہ سکتے ہیں کہ پریسیڈنٹ کلیسیاؤں نے

اس کا جواب اُس طرح نہیں دیا جس طرح کوریہا کی پریسیڈنٹ کلیسیاؤں
نے دیا ہے۔ پاسبانوں کو مستقل مزاجی سے دینے کے بارے میں بائبل
بنیادوں کی منادی کرنا چاہیے۔

۱۔ عہدِ عتیق سے چند نمونے

۱۔ استثناء ۱۲: ۲۲ میں دینے کی چند دلچسپ خصوصیات پائی جاتی
ہیں۔ ”تو اپنے غلہ میں سے جو سال بسال تیرے کھیتوں میں پیدا ہو وہ کی
دینا، ایک خاص تناسب سے ادا کرنا تھا اور یہ وہ کی تھی یا دسواں حصہ
تھا۔ دینے کے بارے میں عہدِ جدید کے ایک حوالہ پر غور کرتے ہوئے ہم
دیکھیں گے کہ وہ کی آمدن کا تناسب نہیں تھا جس کی رو سے مسیحیوں کو دینا
تھا لیکن عہدِ عتیق میں خدا کے لوگوں کو ایک بڑی رقم یعنی دسواں حصہ ادا
کرنا پڑتا تھا۔ درحقیقت عہدِ جدید کے بیشتر مسیحی دورِ حاضر میں دنیا بھر کی
کلیسیاؤں میں اتنا ادا نہیں کرتے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دینے کی رقم کا
انحصار پیسے کے عوض فصل کی فروخت پر مبنی تھا اور پھر پیسے کا دسواں حصہ
ادا کیا جاتا تھا فصل کی قیمت کا دسواں حصہ خداوند کو دیا جاتا تھا۔
دورِ حاضر میں شہری باشندوں کے لئے عہدِ عتیق کا متبادل غالباً کسی
کی تنخواہ کا اور دیگر ذرائع آمدن کا دسواں حصہ ہے جو خداوند کے کام کے
لئے ادا کرنا ہے۔ تاہم زرعی علاقوں کے رہنے والے بیشتر پاکستانی پریسیڈنٹ
لوگوں کے لئے استثناء کی کتاب والی مثال سمجھنا آسان ہے یعنی یہ کہ فصل
سے حاصل ہونے والی آمدن کا دسواں حصہ، سالانہ خداوند کی خدمت کیلئے

دینا ہے۔ یہ پیمانہ سال بسال استعمال کرنا ہے۔ جبکہ تنخواہ دار لوگوں کے لئے یہ تخمینہ لگانا آسان ہے کہ اُن کی ماہانہ آمدن کا دسواں حصہ کتنا بنتا ہے۔ کسانوں کو سال کے آخر تک انتظار کرنا پڑتا ہے کہ وہ بیجوں، زرعی آلات اور دیگر چیزوں پر اٹھنے والے کل اخراجات پر مبنی رقم کا حساب لگا کر پھر دیکھیں کہ فصل فروخت کرنے کے بعد انہیں کتنا منافع حاصل ہوا ہے۔ کسانوں کو ہر مقررہ کیلئے وہ کیلکولیشن جتنی رقم بنے گی وہ ادا کرنا ہوگی۔ یاد رہے عین ممکن ہے کہ تنخواہ دار شخص سال بسال تقریباً اتنی ہی رقم ادا کرے لیکن کسان کا دسواں حصہ سال بسال مختلف ہو سکتا ہے۔

کھیت کی پیداوار میں سے ایک تناسب سے دینے کے بارے میں کارفرما مفروضہ انتہائی اہم ہے۔ زمین خدا کی ملکیت ہے۔ اس طرح حقیقت زمین کی ہر شے خدا کی ہے لیکن خدا کی شکر گزاری کرنے کے لئے اور خدا کی پرستش کے لئے ایک تناسب سے ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اس نصاب کو کبھی نظر انداز نہ کریں کہ ایک تناسب سے دینا ہے۔ جن کے پاس زیادہ ہے وہ زیادہ دیں گے اور جن کے پاس کم ہے وہ کم دیں گے لیکن دیں گے سب۔

ب۔ ملائی ۳: ۸۔ ۱۰ اس حوالہ پر مبنی وعظ کا عنوان ہو سکتا ہے۔

”کیا کوئی آدمی کو ٹھکے گا؟“ ہم میں سے لاپچی لوگوں کی اکثریت کے لیے آزمائش ہے کہ اپنی آمدنی کا جو حصہ ہم خدا کو واپس کرنا چاہتے ہیں۔ اُس میں کمی کر دیں۔ ہم میں سے جتنے لوگ خدا کو فریب دیتے یا ٹھکتے ہیں، کم از کم اُن کی ایک صفت ضرور ہے کہ ہم ایسے لاکھوں لوگوں کی طرح ہیں جو ہم سے صدیوں پہلے ہو گزرے ہیں۔ عہد عتیق کے آخری سے پہلے باب

کے اس حوالہ سے احساس ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر یہ ایسے لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو زرعی معیشت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ یاد رہے کہ یہ پاکستانی پریسیبیٹین لوگوں کے لئے جو دیہاتوں میں رہتے ہیں، موٹروں مثال ہے۔ ذخیرہ خانہ میں انج لانا ایک ادبی استعارہ ہے۔ لوگ اناج دیں یا اناج کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کا حصہ ادا کریں۔

۲۔ عہدِ جدید کے اصول

۱۔ طس ۱: ۱۔ اس آیت کا جو حصہ ہمارے مضمون سے متعلق ہے وہ ہے ”کیونکہ نگہبان کو خدا کا مختار ہونے کی وجہ سے بے الزام ہونا چاہیے“۔ یاد رہے اس بات پر ہم پہلے بھی غور کر چکے ہیں کہ عہدِ جدید میں لفظ ”بشپ“ (نگہبان) کا مفہوم وہ نہیں تھا جو عام طور پر آج کل مروجہ ہے۔ بشپ مختلف کلیسیاؤں کا نگران تھا یا بشپ اُس عہدہ کے مترادف تھا جسے آج کل ہم پاسبان کہتے ہیں۔ بشپ ایک طرح کا کلیسیائی قائد ہوتا تھا۔ نقطہ یہ ہے کہ بشپ کو یا آج کل جسے ہم ایڈر یا خادم کہتے ہیں، خدا کا مختار ہونے کی حیثیت سے بے الزام ہونا چاہیے۔ اس ابتدائی سیاق و سباق میں مختاری کا تعلق صرف روپیہ پیسہ ہی سے نہیں، بلکہ پوری زندگی سے تھا۔ مختصر یہ کہ مسیحی قائد کی پوری زندگی خدا کے تابع ہے اور ہر بشپ، ایڈر یا خادم کو اپنے آپ کو خدا کا ایسا مختار سمجھنا چاہیے جو اپنی پوری زندگی خدا کے سپرد کر دے۔

ب۔ تاہم خدا کا مختار ہونا محض قائدین ہی کا فرض نہیں۔ ۱۔ کہ تھیو ۱: ۴-۲ میں ہم اس خیال کی وسعت دیکھتے ہیں ”آدمی ہم کو مسیح کا خادم اور خدا کے بھیدوں کا

مُختار سمجھے۔ اور یہاں مختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ دیانتدار نکلے۔ یہ خط پولسؑ خدا کی اُس کلیسیا کے نام جو کہ تنقہس میں ہے۔ لکھ رہا ہے۔ اس سے مراد مسیحی لوگ ہیں۔ صرف قارئین نہیں بلکہ ہر مسیحی کو خدا کا مختار ہونا چاہیے جو خدا کی زمین، خدا کی کلیسیا اور بلاشبہ اپنی خبر گیری کرتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی مسیحی برداری کی، جس کا ہم حصہ ہیں، خبر گیری کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر عورت اور ہر مرد کو پورے دل سے خدا کی پرستش کرنا ہے۔ گلیتوں ۴: ۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے جو کچھ ہمارے سپرد کیا ہے ہم اس کے سرپرست اور مختار ہیں۔ عارضی طور پر ہم زمین، مکان، کار یا کسی قیمتی خزانہ کے مالک بن سکتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ہر چیز درحقیقت خدا کی ملکیت ہے۔ ہماری ملکیت عارضی ہے۔

ج۔ لوقا ۱۲: ۴۲-۴۸ میں خدا کے حضور وقت، لیاقتوں، جائیداد اور ہماری اپنی ذات کی ذمہ دارانہ مختاری کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ یہ کہانی بادشاہ یا مالک کی غیر حاضری میں مختار کے وفادار رہنے کی ضرورت کے بارے میں ہے۔ لاہور میں ایک دفتر کی نگرانی کرنا میری ذمہ داری ہے لاہور سے اکثر باہر وقت گزارنا بھی میرا فرض ہے۔ دوبار تو بیک وقت کئی کئی مہینوں تک میں باہر رہا ہوں۔ جب میں دُور ہوتا ہوں تو کیا ہوتا ہے؟ عموماً اپنے دفتر واپس آکر یہ دیکھتے ہوئے مجھے خوشی ہوتی ہے کہ میری غیر موجودگی میں کام ٹھیک طریقے سے کیا گیا ہے۔ لیکن کئی دفعہ میں سوال کرتا ہوں کہ جب ذمہ کام کی پڑتال کرنے کے لئے میں حاضر نہیں ہوتا تو شاید ایک یا دو اشخاص اپنے رویہ اور کام کی تکمیل میں سست

اور غیر ذمہ دار واقع ہوئے ہیں۔ بائبل بیان کے مطابق ایسے مختار کے پاس جو آجر کی غیر موجودگی میں نگرانی کی واضح ذمہ داریوں کا حامل ہے، ایک انتخاب ہے۔ مختار وقت اور محنت کا ٹھیک ٹھیک حساب دیتے ہوئے اچھے اور موزوں طریقہ سے کام کر سکتا ہے یا مختار آوارہ گردی کر سکتا ہے۔ عدم نگرانی کا غلط فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ہر طرح کی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔ مسیحی کی زندگی کا ہر پہلو خدا کے لئے مخصوص ہونا چاہیے۔ یہ مسیحی مختار کا فرض ہے۔

۵:- یوحنا ۱۶: ۳ جو پوری بائبل مقدس میں سے مشہور ترین آیت ہے، عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مختاری کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تاہم اس کے برعکس اس کلیدی آیت میں مختاری کی ایک صاف وجہ بیان کی گئی ہے۔ خدا نے بخشا ہے۔ مسیحی دینے کے وسیلہ سے خدا کی محبت کا جواب دیتا ہے۔ مسیحی کو دینے کے سلسلہ میں اور جو کچھ خدا نے ہر شخص کو بخشا ہے اس کا ذمہ دار مختار ہونے کے لئے کسی اضافی ذیل کی ضرورت نہیں۔ ایسا شخص جو فی الحقیقت اس بخشش کے لئے شکر گزار ہے جو خدا نے مسیح کی صورت میں دی ہے، عموماً اور قدرتی طور پر ایک دینے والی رُوح اور رویہ سے شکر گزاری اور تحسین کا اظہار کرتا ہے۔

۸:- اچھی مختاری پر غور کرتے ہوئے متی ۲۳: ۲۳ کو یاد رکھنا مناسب ہے جہاں وہ یکی کی غیر موزوں ادائیگی مذکور ہے۔ بلکہ سخت لہجہ میں یسوع نے بڑی اچھی طرح ”ریا کار فقیہوں اور فریسیوں کی خدمت کی کیونکہ وہ وہ یکی دیتے تھے یعنی شریعت پر عمل کرتے تھے لیکن انہوں نے“ شریعت کی زیادہ

بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا، اگرچہ یہ صاف ہے کہ دینے کو اجاگر کیا گیا ہے۔ تاہم جس رویہ سے کوئی دیتا ہے وہ دینے والی چیز سے بذات خود زیادہ اہم ہے۔ اس کے علاوہ دینے جیسی اہم بات بھی انسان کے پڑوسیوں کے بارے میں گہری فکر مندی کا متبادل ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایک خاص اہم حوالہ میں عہد عتیق کا نبی میکاہ عبادت میں ظاہر داری کا موازنہ انصاف کرنے کے ساتھ کرتا ہے۔ ظاہر داری کی عبادت اور قابل قبول اخلاقی زندگی سے خدا کی عبادت کرنے کے مابین تعلق کی مثال کے لئے میکاہ ۶: ۶-۸ ملاحظہ فرمائیں۔

”میں کیا لے کر خداوند کے حضور آؤں اور خدا تعالیٰ کو کیونکر سجدہ کروں؟ کیا سوختی قربانیوں اور یکسالہ بچھڑوں کو لے کر اُس کے حضور آؤں؟ کیا خداوند ہزاروں مینڈھوں سے یاتیل کی دس ہزار نہروں سے خوش ہوگا؟ کیا میں اپنے پہلوٹھے کو اپنے گناہ کے عوض میں اور اپنی اولاد کو اپنی جان کی خطا کے بدلہ میں دیدوں۔ اے انسان اُس نے تجھ پر نئی ظاہر کر دی ہے۔ خداوند تجھ سے اس کے سوا کیا چاہتا ہے کہ تو انصاف کرے اور رحم دلی کو عزت دے رکھے اور اپنے خدا کے حضور فروتنی سے چلے۔“

دینے جیسی اہم بات پر معنی اور حقیقی پرستش کے سیاق و سباق کی حامل ہے۔ جب تک پاک اور صاف مقصد کے ساتھ نہ دیا جائے اور جب تک

دینے والا انصاف پسند اور اس جماعت کا حصّہ نہ ہو جو ٹھیک طور پر حقیر، کچلے ہوؤں اور گندے لوگوں کی مناسب دیکھ بھال کرتی ہے، دینا خدا کی نظر میں فضول ہے۔ بنیادی طور پر پاکستان میں مسافر پروری، اُس مسافر پروری سے مختلف نہیں ہے جو بائبل ایام میں مشرق وسطیٰ میں رائج تھی۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ خدا کے لوگوں کی جماعت بیوہ، یتیم اور مسافر یا اجنبی کی دیکھ بھال کرے گی۔ دینے کو واضح طور پر پرستش کے سیاق و سباق میں اور لوگوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کے عنصر کے طور پر دیکھنا چاہیے۔

۳۔ اختصار کے ساتھ عہد عتیق اور عہد جدید میں مختاری کے بنیادی اصولوں کا جائزہ لینے کے بعد، ہم اب کلیسیا کو دینے کے اہم اصول کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ حصّہ بنیادی طور پر مختاری سے متعلق عہد جدید کے مرکزی حوالہ کے مفصل جائزہ پر مبنی ہوگا، اس لئے قاری سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۲۔ کرنتھیوں ابواب ۸-۹ کے مقام سے بائبل مقدس کھول لے۔ ہم ان اہم خیالات کو مل کر پڑھ سکتے اور زیر بحث لاسکتے ہیں۔ پولس کرنتھی مسیحیوں کو مکدونیہ (کرنتھس کے شمال میں یونان کا ایک علاقہ) کے مسیحیوں کے بارے میں بتانے پر مجبور ہو گیا کہ مکدونی مسیحیوں کی فراخ دلانہ سخاوت کے نتیجہ میں خدا کی طرف سے انہیں فضل اور کیا برکت ملی ہے اور خدا کی طرف سے انہیں کیا خوشی حاصل ہوئی ہے۔ مسیح کی صورت میں خدا کی بخشش کے جواب میں ان مسیحیوں کی سخاوت لوگوں کے لئے خاص برکت کی حامل تھی۔ تناسب سے دینے کا اصول یا اپنی توفیق کے مطابق دینا ایک بار پھر یہاں بیان کیا گیا

ہے۔ ”اُنہوں نے مقدور کے موافق دیا۔“ اس سے مراد ہے اُن کی مالی توقیق کے مطابق یا اُن کی آمدنی کے مطابق (۳: ۸)۔ حقیقت بہتوں کی ”سخت غریبی نے اُن کی سخاوت کو حد سے زیادہ کر دیا“ (۲: ۸)۔ بعض نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے وسائل سے زیادہ دیا۔ کسی نے اُنہیں دینے پر مجبور نہیں کیا تھا (۳: ۸)۔ چند فراہم کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ تھا کہ یروشلم کے دُور دراز مقام پر رہنے والے مسیحیوں کی غربت کو دُور کیا جاسکے (۴: ۸)۔ لوگوں نے ایسے حاجتمندوں کی ضرورت کے لئے جنہیں یروشلم میں مُقیم مسیحیوں کی مادرِ کلیسیا کہا جاسکتا ہے، دینے کے اہل ہونے کو ایک مُقدس استحقاق سمجھا۔

بعض ممالک میں کانگریسیز یا ساری ڈائیسیسوں میں رواج ہے کہ وہ چیزیں بیچنے، مال کی لائٹری یا لوگوں کو اسی طرح کی کھیلیں کھلانے کے وسیلہ سے پیسہ جمع کرتے ہیں جو کہ قسمت آزمائی کی ایک سادہ صورت ہے۔ اس طرح کی کاوشوں سے حاصل ہونے والا منافع کلیسیا کو ادا کیا جاتا ہے۔ عہدِ جدید کے ایام میں اس طرح کے دستور نہیں تھے بلکہ اُنہوں نے اپنے آپ کو پہلے خداوند کے ... سپرد کیا (۵: ۸)۔ کلید یہی ہے جو کچھ خدا نے کیا ہے، کلیسیا کے لئے دینے کا محرک اسی بات سے جنم لیتا ہے۔ دینا، اپنے آپ کو وقف کر دینے کی ایک زندہ علامت اور نشان ہے۔ جو لوگ اپنا آپ حقیقی طور پر خداوند کو دے دیتے ہیں، کسی مجبوری کے بغیر آزادی اور فراخ دلی سے دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

پاکستانی کلیسیاؤں میں حمد و ثنا کی خوبصورت روح کا ذکر پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ اس ملک کی کلیسیا میں حمد و ثنا میں سبقت رکھتی ہیں۔ پولس نے گرتھس کے مسیحیوں کو لکھا: "پس جیسے تم ہر بات میں.... سبقت لے گئے ہو ویسے ہی اس خیرات کے کام میں بھی سبقت لے جاؤ" (۷: ۸)۔ مسیحی کلیسیا کی روحانی سبقت کا ایک معیار، اُس کے دینے کی حد ہے۔ ہماری کلیسیاؤں میں سبقت کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ اس بات کی پرکھ کا کہ ہم کس حد تک کامیاب ہیں، سادہ سا طریقہ یہ ہے کہ دینے سے متعلق جو رپورٹ کلیسیا کے سامنے پیش کی جائے اُس کا اندراج رکھیں۔ دینے کی میزان اور ہر رکن کے ہدیہ دینے میں ہر سال اُس وقت اضافہ ہو گا جب دینے کی خوشیوں سے متعلق ارکان میں احساس بڑھتا جائے گا۔ کیا اس سال ہم اُس سے سبقت لے گئے ہیں جو بطور کانگریگیشن ہم نے ایک سال پہلے یا چھ ماہ پہلے دیا تھا؟

میرا باپ اور میرا دادا مسیحی تھے۔ میری ماں اور اس کی ماں مسیحی تھیں۔ میرا تعلق ایک مسیحی گھرانے سے ہے اور میں لوگوں کو بتاتا ہوں کہ میں مسیحی ہوں لیکن اس کا ثبوت کیا ہے؟ پولس کہتا ہے کہ میری محبت کی سچائی کا ثبوت میرے دینے کا معیار ہے (۸: ۸)۔ صاف گوئی کی بات یہ ہے کہ مسیح کی کلیسیا کو فراخ دلی سے دے کر اس چیز کو ثابت کریں کہ ہم مسیحی ہیں۔ مسیح کی محبت کو جانچنا یا ثابت کرنا آسان ہے کیونکہ اُس نے ہماری خاطر ہر چیز دیدی۔ "کیونکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولت مند

تھا۔ مگر نہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تم اُس کی غریبی کے سبب سے ولیمند ہو جاؤ۔“ (۸: ۹)۔ اگر ہم دینے کے وسیلہ سے اپنے ایمان کی نوعیت اور معیار کو ثابت کرتے ہیں، تو پھر پاکستانی کلیسیاؤں میں دینے کا نمونہ بلاشبہ یائوس کن ہے۔ دینے کے معیار کے لحاظ سے ہم اتنے مضبوط مسیحی نہیں ہیں۔ اسی باب کی آیت ۲۴ میں اس مضمون کو دہرایا گیا ہے کہ انسان جس قدر دیتا ہے وہ اس سے اپنے ایمان کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔

ایک آیت میں (۸: ۱۰) جو بظاہر صرف یروشلیم کی کلیسیا کو خیرات بھیجنے کے کام کی تکمیل کی طرف اشارہ کرتی ہے، پولس ہمیں ترغیب دیتا ہے کہ جس طرح ہم اپنی دیگر مسیحی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں اُسی طرح ہمیں دینے کے مقاصد کی تکمیل کرنا چاہیے۔

دورِ حاضر کے پاس بان بعض اوقات کلیسیائی اراکین کے دینے جیسے اہم موضوع کو زیرِ گفتگو لانے میں بہت جھجک محسوس کرتے ہیں لیکن پولس رسول اپنے پیغام کے سلسلہ میں بالکل صاف گو تھا۔ ۲۔ کرنتھیوں باب ۹ میں وہ مختاری کے موضوع کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ پہلی دو آیات میں کرنتھیوں کو یروشلیم کے مقدسوں (سیمیوں) کے لئے خصوصی امداد کی یاد دلاتا ہے اور ایک مثبت انداز میں دوسرے مقامات پر واقع کلیسیاؤں کے ساتھ مل کر حصہ لینے کے لئے اُن کے شوق سے متعلق اپنے علم کا اظہار کرتا ہے (۹: ۱-۲)۔ ۵: ۹ میں پولس اُسی موضوع کی طرف واپس آتا ہے جس کا ذکر باب ۸ میں کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ موضوع بڑا اہم ہے۔ پولس یقین دلانا

چاہتا ہے کہ بخشش رضا کارانہ طور پر دی جاتی ہے ٹیکس کی مانند مجبوراً نہیں۔ پوئس نے بار بار زور دیا ہے کہ دینے کے بارے میں عہد غنیمت کے رویہ کے برعکس جو شریعت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا، مسیحی کو رضا کارانہ طور پر دینا چاہیے۔

اگلی دو آیات میں ایسے نمایاں خیالات ہیں جو مسیحی امت سے باہر بھی جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ۶:۹ میں بیان ہے ".... جو تھوڑا بوتلا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتلا ہے وہ بہت کاٹے گا۔ ہر کسان جانتا ہے کہ زیادہ فصل پیدا کرنے کے لئے مناسب مقدار میں بیج بونا ضروری ہے۔ ہم اکثر اوقات ایسے شخص سے حسد کرتے ہیں جس کے بہت سے دوست ہوں اور خاص کر جب وہ شخص مشکل میں ہو اور اُسے مدد مطلوب ہو۔ عموماً یہ معلوم کرنے کے لئے ہمیں لمبی چوڑی تحقیق کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ایسا شخص جس کے دوست ہوتے ہیں، ایسی شخصیت ہے جس نے دوست بنا لئے ہیں۔ اُس نے دوسرے لوگوں کے لئے بہت سے مفید اور مہربان کارنامے سرانجام دیئے ہوتے ہیں۔ پھر یہ کوئی اتفاقیہ بات نہیں کہ جس نے دوسروں کی مدد کی ہے اس کے بدلہ میں بوقت ضرورت اُس کی بھی مدد کی جائے۔ ایک بات احتیاط کے طور پر تسلیم کرنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ سخاوت سے دینا خود بخود ہی دینے والے کے لئے نئی دولت کا باعث نہیں بنتا۔ جب ہم آیت ۱۱ پر غور کرتے ہیں تو اسی طرح کی احتیاطی علامت پر توجہ

دینے کی ضرورت ہے۔ کثرت سے بیج بولنے والے کو بھی اُسی طرح پانی کی کمی کا مسئلہ پیش آ سکتا ہے جس طرح پڑوسی کسان کو جس نے کثرت سے بیج نہیں بویا۔ سخاوت سے دینا، کثرت سے روپیہ پیسیہ ملنے کی ضمانت نہیں دینا اور ہمیں اس طرح کے نتائج کی اُمید نہیں رکھنا چاہیے۔

ایک اور مشہور آیت ہے۔۔۔ ”خدا خوشی سے دینے والے کو عزت دے رکھتا ہے“ (۹:۷۰)۔ اس نقطہ کو بھی پولس پہلے اُجاگہ کر چکا ہے دینے کی وجہ سے ”کاٹنا“، جو کچھ دیا جائے محض اُس سے زیادہ روپیہ پیسیہ حاصل کرنا نہیں بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ کیونکہ دینے والا کئی ایک لحاظ سے مالا مال ہو سکتا ہے جس میں اس کا خوش باش شخصیت بن جانا بھی شامل ہے۔ وہ شخص جو خوشی اور رضامندی سے دیتا ہے، اس طرح کا انسان متواتر اس قسم کے سانچہ میں ڈھلتا جاتا ہے یہ دو گنا برکت ہے جس سے کنجوسی سے دینے والے یا نہ دینے والے محروم رہتے ہیں۔ آیت ۱۰ میں پولس کی سوچ و بچاؤ کو مزید جلا ملتی ہے ”پس جو بونے والے کے لئے بیج اور کھانے کے لئے روٹی بہم پہنچاتا ہے وہی تمہارے لئے بیج بہم پہنچائے گا اور اُس میں ترقی دے گا اور تمہاری راستبازی کے پھلوں کو بڑھائے گا۔“ یہاں ”پھلوں“ کو کھیت کی فصل کے اضافی حاصل کے معنوں میں نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ انسان کی راستبازی کے پھل ہیں۔ غالباً اس خصوصیت کو دو طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ پہلے خدا کی نظر میں راستباز شمار ہونا اور دوسرے ایسا انسان ہونا جو ہر جگہ پائی جانے والی نراستی کے بارے میں حساس واقع ہوا ہے۔ یہ حقیقی معنوں

میں فضل میں ترقی کرنا ہے۔

پولس کی سوچ و بچار میں ایک اور ارتقاء اگلی آیت یعنی آیت ۱۱ میں نظر آتا ہے۔ ”اور تم ہر چیز کو افراط سے پاکہ سب طرح کی سخاوت کرو گے جو ہمارے وسیلہ سے خدا کی شکر گزاری کا باعث ہوتی ہے“ کثرت سے دینے کی وجہ سے مالی فائدہ کی توقع رکھنے کے بارے میں ہمیں پہلے ہی انتباہ دیا جا چکا ہے لیکن یہاں تو شکر گزاری کا عنصر پایا جاتا ہے۔ ہم خدا کی شکر گزاری کا اظہار نہ صرف فیاضی سے دینے والوں کی حیثیت سے کرتے ہیں بلکہ خوشی سے دینے والوں کے طور پر بھی۔ دینے کی وجہ سے خوشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے کلیسیائی اراکین جنہوں نے فیاضی اور خوشی سے دینا ابھی تک نہیں سیکھا ایک عجیب روحانی برکت سے محروم رہے ہیں اور لگتا ہے کہ انہیں محروم رہنے کا حسرت بھی نہیں۔

پولس کے بیان کرنے کا ایک اضافی پہلو یہ ہے کہ دینے والا فرمانبرداری کے وسیلہ سے خدا کو جلال دے گا۔ خدا اپنے لوگوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ دیں اور پُرانے عہد نامہ اور نئے عہد نامہ کے صفحات پر بار بار اس خیال کو دہرایا گیا ہے (۹: ۱۳)۔ آخر میں پولس اُسی بات سے اختتام کرتا ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے۔ یعنی ”شکر خدا کا اُس کی اُس بخشش پر، جو بیان سے باہر ہے“ (۹: ۱۵)۔ مسیحی کے لئے دینے کا آغاز اور انجام خدا کی اُس بخشش کے لئے شکر گزاری کا اظہار ہے جو اُس نے یسوع مسیح کی صورت میں پہلے ہی سے عطا کر رکھی ہے۔

کسی پر قہری لگائے بغیر، ایمانداروں کی ایسی جماعت کے بارے میں جو
 بظاہر اپنے آپ کو فیاضی سے دینے کے لئے بہت غریب سمجھ بیٹھی ہے، یہ کہنا درست
 اور ضروری ہے کہ کسی شخص یا جماعت کو تبدیلیوں کی مختلف اقسام کا تجربہ ہو سکتا
 ہے۔ اگرچہ اولین اور مقدم تبدیلی کسی شخص کا مسوع کو خداوند اور نجات دہندہ
 کے طور پر جاننا ہے۔ غیر ایماندار مسیح کو خداوند تسلیم کر کے تبدیل شدہ فرد بن جاتا ہے۔
 تاہم ضروری نہیں کہ پیدائشی طور پر جھوٹ بولنے والا شخص اپنی تبدیلی کے دن
 ہی فوراً سچ بولنے والا بن جائے۔ ضروری ہے کہ اُس میں تبدیلی واقع ہو۔
 نو مریہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی کے ہر پہلو کیلئے نئے ایمان کی مطابقت
 سمجھے۔ بالکل اسی طرح بہت سے مسیحیوں کو روپیہ پیسہ کے اعتبار سے تبدیل
 شدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے ابھی تک دینے
 کی خوشی اور برکات کو نہیں سیکھا، موقع ہے کہ وہ محبت کرنے والے، دیکھ بھال
 کرنے والے اور فیاضی سے دینے والے بن سکیں۔

۵۔ کلیسیا میں مختاری کو فروغ دینا۔ دینے کی ضرورت میں فہم حاصل

کرنے کے لئے، لوگوں کی اعانت کے لئے کیا کرنا درکار ہے؟
 ۱۔ کلیسیائی قیادت کو منادی کرنا چاہیے، سکھانا چاہیے اور مختاری کے
 اہم اور ضروری اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ کسی لائق اور فصیح واعظ کے
 لئے صرف مختاری کی منادی کر دینا کافی نہیں۔ ضروری ہے کہ وہ واعظ قیادت
 سے دینے والا بھی ہو۔ اس کے برعکس مقابل ایلیڈران کو بھی دینا سکھانا چاہیے
 اور اس پر خود کبھی عمل پیرا ہونا چاہیے۔ مختاری کے موضوع پر منادی کرنے اور

تعلیم دینے کی خاطر، معلومات اور تحریک حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹر لنڈ ہوم کی مفید کتاب کا حوالہ دیا جا چکا ہے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ بھی مختاری میں کارفرما چند اصولوں کو سمجھنے کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ سمجھنے کے بعد مسیحی زندگی کے اس بنیادی اصول کی تعلیم دینے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

۲۔ جب دینے والوں کو باقاعدگی سے آگاہ کیا جائے کہ انہوں نے کتنا دیا ہے تو کلیسیا کے دینے میں اضافہ ہوتا ہے۔ اصولی طور پر ہر شخص کو وقتاً فوقتاً اس بات کی رپورٹ ملنی چاہیے کہ اس شخص نے گزشتہ ایک خاص مدت کے دوران جو سہ ماہی تک ہو سکتی ہے، کس قدر دیا ہے۔ ایک دفعہ لوگوں کو اگر مکمل طور پر ذمہ دار مختاری کے بارے میں سکھا دیا جائے تو شخصی اور اجتماعی طور پر دینے کی بدولت، دینے میں ڈرامائی اندازہ بدل اضافہ کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ کلیسیائی اراکین کو نہ صرف یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ انہوں نے کس قدر دیا ہے۔ بلکہ باقاعدگی سے انہیں اس سے مطلع کرنے کی ضرورت بھی ہے کہ وصول ہونے والے پیسے کہاں گیا ہے۔ لوگوں کو زیادہ دینے کی دعوت عمل دینا چاہیے تاکہ وہ مزید روحانی برکت حاصل کریں۔ کلیسیائی قیادت کو، کلیسیائی پیسے کے وصول کنندگان کی ضرورت کو پیش کرنا چاہیے۔ اگر ممکن ہو سکے تو ایسے مسیحی محکموں یا تنظیموں کے افراد کو جو کلیسیائی پیسے کی امداد وصول کرتے ہیں، کانگریکیشن کے سامنے وقتاً فوقتاً رپورٹ پیش کرنا چاہیے۔ یہ ہمیشہ

منفید بات ہے کہ کلیسیا کے چند ارکان اُس رسالتی منصوبہ کو جا کر دیکھیں جہاں اُن کا پیسہ جاتا ہے۔ اُن اراکین کو بہتر طور پر معلومات حاصل ہوں گی اور وہ دوسروں کو بھی اپنے علم سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

۴۔ ہر کلیسیا کو جو کسی بھی کام کے لئے دینے میں اضافہ کی خواہشمند ہو، ایک منصوبہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک اچھی منصوبہ بندی کے مختلف اجزائے ترکیبی پہلے ہی تجویز کئے جا چکے ہیں۔ واعظین کو مختاری پر وعظ کرنا چاہیئے۔ خادموں اور ایڈیٹروں کو مختاری کی تعلیم دینا چاہیئے۔ مختاری کی بائبل بنیادوں کی تشریح کرنے اور اُنہیں آجا کر کرنے کی ضرورت ہے۔ آمدن اور اخراجات سے کلیسیائی اراکین کو باقاعدگی سے آگاہ رکھنے کے لئے ایک دستور العمل تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ خاص کر اس بات کے لئے کہ کلیسیا کو ملنے والے ہدیہ جات کیسے خرچ کئے گئے ہیں۔ مہمن کا پیسہ وصول کرنے والوں کو ترغیب دیں کہ وہ اس بات کی تشریح کرنے یا لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے کہ پیسہ کس طرح خرچ کیا گیا ہے، گر جاگھر میں حاضر ہوں تاکہ لوگ دیں اس لئے کہ وہ ایک بجا ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً گوہرانوالہ سیمز کے طلباء اور اساتذہ کو دعوت دی جاسکتی ہے کہ وہ سیمز کے حالیہ اور ترقیاتی منصوبہ جات کے بارے میں کانگریگیشن کو آگاہ کریں۔ جب کسی نئی کلیسیائی تشکیل کے لئے زمین کی خریداری پر پوری کلیسیا کا پیسہ صرف ہو تو نئی کانگریگیشن کے غائبگان کو دعوت دی جاسکتی ہے کہ وہ آکر بیان کریں کہ نئی کلیسیا کس طرح ترقی کر رہی ہے۔ اس طرح کی باتیں

کلیسیا کے دستور العمل کا ایک حقیقی حصہ ہونا چاہیے۔ تاہم اس طرح کی باتیں بھی کافی نہیں۔

ہر کانگریسیشن کو ایک منصوبہ اپنانے کی ضرورت ہے۔ جسے مختاری کو اجاگر کرنے کا موقع کہا جاسکتا ہے۔ بہت سی کلیسیا میں جو دینے میں اضافہ کرنے میں کامیاب رہی ہیں، چھپے ہوئے لفافے کلیسیائی اراکین میں تقسیم کرتی ہیں۔ ہر چھوٹے لفافہ پر سال کے ہر اتوار کی تاریخ چھپی ہوگی یا مہر لگی ہوگی۔ اراکین کو سکھایا جاتا ہے، مثلاً، مٹی کے لفافہ میں اُس دن کے لئے ہفتہ وارانہ ہدیہ ڈال کر، مٹی کے روز ہدیہ کی پھیلی یا تھالی میں ڈال دیا جائے۔ اس طرح کا نظام باقاعدہ طور پر مقرر ہدیہ جات ادا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ہر اتوار کی بجائے، ہر مہینہ کے لئے تاریخ وار لفافے زیادہ موزوں ہیں لیکن کلیسیائی اراکین کو کوئی نہ کوئی طریقہ فراہم کرنا چاہئے جس سے وہ جان سکیں کہ انہیں باقاعدگی سے کلیسیا کو دینے کی ضرورت ہے۔ مقررہ تاریخ کے لئے غیر استعمال شدہ لفافہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس مدت کے لئے ہدیہ ابھی ادا نہیں کیا گیا۔ اس طرح وہ لفافہ یاد دہانی کا کام کرتا ہے کہ ایک ہفتہ چھوٹ گیا ہے اور اُس ہفتہ کا ہدیہ ابھی ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر لفافوں پر "1" سے شروع کر کے نمبر لگائے گئے ہوں تو کلیسیا کا خازن مکمل اندراج رکھ سکتا ہے کہ یہ نمبر کس فرد یا خاندان کا ہے۔ اس سے آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اُس نمبر کے حامل خاندان نے کس قدر دیا ہے۔

مختاری کا موقع ایسا وقت ہے جب اس طرح کے مجوزہ منصوبہ کی تشریح اور آغاز ہو سکتا ہے۔ مثلاً مختاری کا موقع ایسا وقت بھی ہو سکتا ہے

جب کلیسیائی اراکین تحریری وعدہ کر سکتے ہیں کہ آئندہ سال کے دوران وہ کس قدر دینے کی توقع رکھتے ہیں۔ کسی کو وعدہ کی مکمل پابندی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اُس شخص کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اُس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ جتنے کی توقع تھی اُس سے زیادہ وصول ہو جائے۔ اگر ملازمت جاتی رہے تو اس کا مطلب ہے کہ موعودہ رقم میں کمی واقع ہو جائیگی۔ سالانہ موعودہ رقم کلیسیائی بجٹ کو تشکیل دینے میں سیشن کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ ہدیہ جات کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔ موعودہ رقم خاندانی بجٹ کے لئے اور اس بات کا پتہ لگانے کے لئے بھی کہ کتنا پیسہ کہاں گیا ہے، کلیسیا کے رکن کے لئے مفید ہے۔ بہت سے حقیقی مسیحیوں کے لئے یہ جاننا باعث مسرت ہوتا ہے کہ وہ اپنی آمدن کا ایک نمایاں حصہ باقاعدگی سے مسیح کی کلیسیا کو دیتے ہیں۔ بڑی دانائی اور شفقت سے کلیسیائی ایڈمران کلیسیا کے اراکین کی مدد کر سکتے ہیں کہ حقیقت پسندانہ سالانہ وعدے کریں۔ اگر کلیسیا کے سارے ارکان مختاری کے موقع کے دوران وعدہ کریں تو یہ بہت حوصلہ افزا بات ہے۔ اسے عموماً اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ تمام وعدے کیلنڈر کے مطابق سال بھر کے لئے ہوں جس کا آغاز عموماً یکم جنوری سے ہوتا ہے۔

مخصوصی ہدیہ جات سے مراد ایسے ہدیہ جات ہیں جو کسی خاص موقع پر خاص کام کے لئے ہوں۔ حال ہی میں ایک سال یونا ٹیڈ پر ایسٹرن چرچ آف پاکستان کی سنڈ کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ ہر سال بینکسٹ کے

اتوار، ہر کلیسیا بشارت اور نئی کلیسیائی ترقی کے لئے خصوصی ہدیہ جات وصول کرے۔ اس فیصلہ کے مکمل نفاذ کے لئے ابھی تک کوئی ترکیب نکالنا باقی ہے۔ اگر مجوزہ مقاصد کا حصول مقصود ہو تو خصوصی ہدیہ جات کے لئے غیر معمولی تیاری درکار ہے۔

بعض لوگ ہر ایک مقصد کے لئے باقاعدہ اتوار کے ہدیہ میں دینے کی بجائے خاص کاموں کے لئے ہدیہ جات دینا پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جو غیر معمولی طور پر خطیر رقم دینا چاہتے ہیں، اکثر اپنے ہدیہ جات کسی خاص طریقہ سے دینا چاہتے ہیں خواہ یہ گناہ ہو یا ہدیہ کے ساتھ اُن کا نام چسپاں ہو۔ ایسے عطیہ دہندگان یہ سوچ سکتے ہیں کہ اگر اُن کا پیسہ دیگر ہدیہ جات میں ڈال دیا جائے تو اُس کا پتہ "نہیں چلے گا اور اگر وہ کسی خصوصی کام کے لئے ہدیہ نامزد نہ کہیں تو جس مقصد کے لئے وہ دینا چاہتے ہیں وہ پورا نہیں ہوگا۔ سمجھدار سیشنز، پریسیڈنٹس یا مسیحی ادارے ایسے خطیر ہدیہ جات وصول کرنے کے لئے بڑی محتاط منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ایسے ہدیہ جات کو ممکن بنانے کے لئے عطیہ دہندگان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک آخری بات۔ یہ میری قائلیت ہے کہ پاسبانوں کو علم ہونا چاہیے کہ اُن کے ارکان کلیسیا کس قدر دیتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو سب پاسبان نگہداشت فراہم کی جاسکے جنہوں نے ابھی تک خوشی اور فیاضی سے دینے والے بننا نہیں سیکھا۔ کنجوس کا روحانی مسئلہ ہوتا ہے جس کا علاج کرنے کی ضرورت ہے، پاسبان ہی وہ شخص ہے جسے

ایسے فرد کی مدد کرنے کی ضرورت ہے جو لاکھی ہو یا جو ہر اس چیز سے پریشان
 رہنا چاہتا ہے جو اُسے خُدا کی طرف سے ملی ہے۔ تاہم پاسبان
 کو کلیسیائی اراکین کی دینے کی عادات سے متعلق معلومات کو صیغہ دراز میں
 رکھنا چاہیئے۔



چھٹا باب

مسیحی تعلیم و تربیت

تادم تحریرہ مسیحی پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں اور کالجوں کو جنہیں
 ۱۹۷۲ء میں حکومت نے قومی تحویل میں لے لیا تھا، انہیں حکومت ہی چلا
 رہی ہے۔ ان تعلیمی اداروں کو واپس کرنے سے متعلق اعلانات اور افواہیں
 فی الحال باطل ثابت ہوئی ہیں۔ میری دانست میں اداروں کا سرکاری
 تحویل میں چلا جانا بذاتِ خود اتنا بڑا المیہ نہیں ہے جتنا بڑا اسے سمجھ لیا
 گیا ہے۔ اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ پاکستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں
 عملی طور پر تعلیمی میدان میں مفلوج ہو چکی ہیں۔ وہ اُس دن پر پچھتا رہی ہیں
 جب حکومت نے درسگاہوں کو اپنی تحویل میں لے لیا اور وہ اسی اُمید
 اور توقع کی منتظر ہیں کہ ادارے واپس ہو جائیں گے۔ اس عرصہ میں نئی
 پشت کو مسیحی دین کی روایات، عقائد اور اخلاقی اقدار کی تعلیم و تربیت
 دینے کے لئے کوئی خاطر خواہ منصوبہ بندی نہیں کی گئی اور نہ ہی اسے کوئی
 سنجیدہ خیال دیا گیا ہے۔ الہیاتی سوچ و پکار کا تو کبھی ذکر بھی نہیں ہوا۔ اس
 کے علاوہ محسوس ہوتا ہے کہ مسیحیت سے اقراری عقیدت اور مسیحی
 زندگی بسر کرنے کے درمیان تعلق کو متواتر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ محض
 انتظار ہی میں قیمتی وقت اور قوت کو ضائع کر دیا گیا ہے۔

سابق مسیحی درسگاہیں کلیسیا کو واپس ملیں یا نہ ملیں، کلیسیا کو فوراً اپنے اندر تعلیمی کام کی طرف بھرنے کی ضرورت ہے۔ کلیسیا میں معیاری مسیحی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے ضروری نہیں کہ کلیسیائی تحویل سے باہر درسگاہوں کو کلیسیا اپنی تحویل میں لائے اور چلائے۔ کئی ایک لحاظ سے ایسے تعلیمی اداروں کو چلانا جن میں سرکاری نصاب سکھایا جائے اور درسگاہ کے انتظام اور نگرانی کے لئے سخت محنت کی جائے، کلیسیا کے تعلیمی پروگرام کی ایک بھاری ذمہ داری ضرور ہو سکتی ہے مگر کوئی اثاثہ نہیں مختلف مقامات پر ایک محدود تعداد میں تمام دینی گروہوں کے لئے درسگاہیں چلائی جاسکتی ہیں لیکن کلیسیا کے لوگوں کے لئے مسیحی تعلیم و تربیت کا اجرا ہر کلیسیا میں ہو سکتا ہے۔

مزید ایک لمحہ کے لئے بھی انتظار کیے بغیر کہ جن درسگاہوں کو کبھی کلیسیا چلاتی تھی ان کا کیا بن سکتا ہے یا کیا نہیں بن سکتا، یہ سوچیں کہ اب کیا ہو سکتا ہے۔

اس طویل اور اہم لکھن کو یاد کرنا انتہائی ضروری ہے جو تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خدا کے لوگوں میں پائی جاتی تھی۔ یہی کافی ہو گا کہ ایک حوالہ کا پُرانا عہد نامہ سے اور ایک کا نیا عہد نامہ سے جائزہ لیا جائے۔

۱۔ تعلیم و تربیت کے لئے بائبل پس منظر

۱۔ عہد عتیق کا حوالہ تمام بائبل تعلیمی اہمیت کے لئے اس قدر بنیادی

ہے کہ آسان جائزہ کی خاطر اُس طویل حوالہ کو یہاں قلمبند کر دیا گیا ہے۔
استثنا ۱: ۹ - ۱۰ میں لکھا ہے:

”یہ وہ فرمان اور آئین اور احکام ہیں جن کو خداوند تمہارے
خُدا نے تم کو سکھانے کا حکم دیا ہے تاکہ تم اُن پر اُس ملک
میں عمل کرو جس پر قبضہ کرنے کے لئے پار جانے کو ہو۔ اور
تو اپنے بیٹوں اور پوتوں سمیت خداوند اپنے خدا کا خوف
مانکر اُس کے تمام آئین اور احکام پر جو میں تجھ کو بتاتا ہوں
زندگی بھر عمل کرنا تاکہ تیری عمر دراز ہو۔ اس لئے اے
اسرائیل! سُن اور احتیاط کر کے اُن پر عمل کر تاکہ تیرا بھلا
ہو اور تم خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے وعدہ کے
مُطابق اُس ملک میں جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے نہایت
بڑھ جاؤ۔“

سُن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند
ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی
ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔ اور
یہ باتیں جن کا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش
رہیں۔ اور تو ان کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر
بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت ان کا ذکر
کیا کرنا۔ اور تو نشان کے طور پر ان کو اپنے ہاتھ پر باندھنا

اور وہ تیری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہوں۔ اور تو ان کو اپنے
گھر کی چوکھٹوں اور اپنے پھاٹکوں پر لکھنا۔

دوسرے پیرا کی پہلی سطر استثنا ۶: ۴ اور ۵ آیت کا اقتباس ہے
اور یہ اسرائیل کے ایمان کا بنیادی رکن ہے یعنی یہ کہ خدا واحد ہے
اور یہ کہ خدا ہی واحد اسرائیل کا خدا ہے۔ اس عقیدہ کو قبول کرنا اور سکھانا
ہوتا ہے۔ عبرانی زبان میں اسے "شماع" کہتے ہیں جس کے دوسرے حصہ
کو تقریباً ہر مسیحی جانتا ہے کیونکہ یسوع نے اسے اپنے فرمانِ اعظم کا اول جُز بنایا۔
پہلا کام جو ہمیں کرنا ہے یہ ہے کہ غیر مشروط طور پر خدا سے پوری محبت رکھیں۔
اس غیر مشروط ایمان کے ساتھ ساتھ کہ خدا کون ہے، خدا کی ذات
کے بارے میں سکھانے کی ضرورت بھی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں ہم طریقہ تعلیم کا
بیان بھی دیکھتے ہیں۔ لفظی تفسیر کے حامل لوگ اس حوالہ کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ عہدِ عتیق
کی شریعت کو انتہائی چھوٹے حروف میں لکھنا چاہئے تاکہ اسے ہاتھوں پر باندھا
جاسکے اور آنکھوں کے درمیان ماتھے پر پہنا جاسکے۔ اور شریعت
کو سب کے ملاحظہ کے لئے نمایاں طور پر انسان کو اپنے گھر کی چوکھٹوں
پر لکھنا چاہئے۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگ اس عقیدہ کو ترجیح دیتے ہیں کہ اس
حوالہ میں تفصیل کی بہ نسبت کارفرما اصول زیادہ اہم ہے یعنی انسان
جو کچھ ہے اور انسان جو کچھ کرتا ہے، جس قسم کے خدا کی یہاں تعلیم دی
گئی ہے وہ اس میں ظاہر ہو۔ اس انسان کو اس طرح زندگی بسر کرنا
چاہئے کہ وہ شخص حقیقی معنوں میں ایمان رکھتا ہے کہ خدا حقیقی خداوند

ہے اور وہ پورے طور پر خدا سے محبت رکھتا ہے اور اُس پر بھروسہ رکھتا ہے۔

اس طرح تعلیم و تربیت مستقبل کی پشتوں کو فرمانبرداری کے لئے محض قوانین اور احکامات کا ایک سلسلہ سوچنے کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔ مسیحی تعلیم و تربیت کا مقصد خدا کی ذات کا مطالعہ کرنا ہے۔ یہ سیکھنا ہے کہ پاک نوشتوں کی درست تفسیر کیسے کرنا ہے۔ اس کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ کردار خدا کے بارے میں انسان کے فہم اور اُس کے ساتھ تعلق کی بنا پر تشکیل پاتا ہے اور ایمان شخصی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ یہ بہت اہم ہے کہ لوگوں میں خاندان کے اندر اور خدا کے سب لوگوں یعنی کلیسیا کے سیاق و سباق میں ان وسیع معنوں میں تعلیم و تربیت کا کام ہو۔ کلیسیا سے مراد مقامی جماعت بھی ہے اور عالمگیر کلیسیا بھی یعنی دنیا بھر کی کلیسیا۔ اس کا مطلب ہے کہ کلیسیا کی تاریخ، تعلیمات اور اُس کی رسالت پر مناسب زور دینا، مسیحی تعلیم و تربیت کا ایک اٹوٹ انگ ہے۔

۲۔ عہد جدید کا حوالہ جو اس مرحلہ پر ہمارے لئے مفید ہے یسوع کا وہ مشہور حکم ہے جو اُس نے اپنے ابتدائی شاگردوں کو دیا۔ دورِ حاضر میں ایسے تمام لوگوں کے لئے یہ بڑا اہم ہے جو فاداری سے اُس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ متی ۲۸ : ۱۹ - ۲۰ کا بھی اقتباس کرنے کی ضرورت ہے۔

”پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور ان کو یہ تعلیم

۶ دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں؛

یسوع کے شاگردوں کو تین باتیں کرنے کی واضح ہدایات دی گئیں یعنی شاگرد بناؤ، انہیں بپتسمہ دو اور انہیں تعلیم دو۔ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید دونوں میں خدا کے لوگوں کو تعلیم دینے کا فریضہ سونپا گیا۔ موجودہ حالات میں تعلیم و تربیت کے کام کے لئے فطری مقام، گھر اور اہل ایمان یعنی کلیسیا ہے۔

مسیحی تعلیم و تربیت کے مقصد یا کام پر نگاہ کرنے کا ایک پہلو یہ ہے کہ لوگوں میں تبدیلی واقع ہو۔ اس کے لئے علم الہیات میں تبدیلی، مخلصی اور تقدیس کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ تبدیلی ایک طرزِ زندگی سے دوسرے طرزِ زندگی میں ڈھلنے کو ظاہر کرتی ہے۔ مخلصی سے چھٹکارا پانے یا مسیحی پیغام کے مطابق گناہ کی دُنیا سے مسیح میں زندگی کی ایک نئی حالت میں آ جانے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مسیح کے ساتھ ایک نئے رشتہ کا آغاز ہوتا ہے۔ تقدیس ایسا لفظ ہے جو تبدیلی کے مسلسل عمل کو بیان کرتا ہے جس کی بنا پر ایک انسان پوری زندگی مسیح کے ساتھ زیادہ پر معنی رشتہ میں یعنی مزید اُس کی نزدیکی میں چلنے میں ترقی کرتا رہتا ہے۔ تبدیلی ان تجربات میں سے ہر ایک کے لئے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسے شخص کو جو تبدیلی نہیں چاہتا یا تبدیل ہونا نہیں چاہتا اُسے لکھی ہونے کا گمان بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ تبدیلی مسیحی ایمان کے جوہر کا

ایک حصہ ہے۔

اب ہم اخلاقی لحاظ سے تبدیلی کے مسیحی عقیدہ کے جدید اطلاق کی طرف آتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر شخص تبدیل ہو سکتا ہے اور ہم سب کو کئی ایک لحاظ سے تبدیل ہونا چاہیئے ہم میں سے کوئی بھی کامل نہیں ہے۔ موجودہ دور میں مختلف نام نہاد مسیحی ممالک میں سزائے موت کے بارے میں بڑی بحث ہو رہی ہے۔ مثلاً کچھ لوگ بحث کرتے ہیں کہ قتل یا عصمت دری کا مجرم اس قدر بُرا ہوتا ہے کہ اُسے مرنا ہی چاہیئے۔ عموماً اس سزا کے لئے کم از کم تین دلائل پیش کئے جاتے ہیں پہلے یہ کہ اُسے اس جرم کی سزا ملنی چاہیئے۔ دوسرا یہ کہ اگر کوئی اسی جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے پکڑا جائے اور مجرم ٹھہرے اور اُسے علم ہو کہ اُس کی سزا موت ہے تو یہ دوسروں کے لئے عبرت کا مقام ہوگا۔ آخری دلیل یہ ہے کہ مجرم اس قدر بُرا ہے کہ اُس کے مجرمانہ کردار کے ختم ہونے کی کوئی اُمید نہیں۔

مسیحی علم الہیات کو جس طرح میں سمجھتا ہوں، ہمارا ایمان ہے کہ تبدیلی کا ہمیشہ امکان ہوتا ہے یعنی روحانی تبدیلی جو انسان کے کردار کی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ اگر کسی شخص کو حکومتی اختیار کی وجہ سے سزائے موت دے دی جائے تو ریاست نہ صرف یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کون مر جائے اور کون زندہ رہے خدا کا کردار ادا کرنا شروع کر دیتی ہے بلکہ حکومت تبدیلی کے امکان کا بھی انکار کرتی ہے کہ کوئی انسان مزید

روزمرہ معاشرتی یا بھی عمل کے لئے مجرمانہ رویہ کو ترک بھی کر سکتا ہے۔ ہم عصر اخلاقی مسئلہ سے متعلق مسیحی تعلیم و تربیت کے اصول سے آپ میرے اطلاق سے متفق ہوں نہ ہوں، ازراہ کرم اسے تسلیم کر لیں کہ ہمارے تعلیمی اصولوں کا روزمرہ کے حالات پر اطلاق ضرور ہونا چاہیے کم از کم ایک مسیحی کو کسی مسئلہ پر اپنے نظریہ میں ترمیم کے لئے تیار ہونا چاہیے یا جب پاک کلام کی تفسیر سے راہنمائی ہو یا روح القدس سے ہدایت ہو تو تبدیلی کے لئے رضا مند ہو۔

ب - بچے

بچوں کو مسیحی ایمان میں پروان چڑھانے کی تمنا اور ضرورت بہت واضح ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت عملی طور پر ہر مذہب میں صدیوں پرانی روایت ہے اور مسیحی قوم اس طرح کی تعلیم و تربیت سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ایسے خاندانوں میں جہاں ہر کھانا سے پہلے دعا کرنا روزمرہ کا مسلمہ معمول ہے، بچہ ابتدائی ایام ہی سے حصہ لینے کی وجہ سے اُس گھریں دعا، عبادت اور خدا کی حضوری کے بارے میں سیکھتا ہے۔ یہ جانے بغیر کہ کیا ہو رہا ہے، ناشعوری طور پر بچہ سیکھ رہا ہے اور والدین اپنے ایمان کی باتیں سکھا رہے ہیں۔ اس کے لئے کسی باقاعدہ تعلیم کی ضرورت نہیں۔ یہ سب کچھ قدرتی معلوم ہوتا ہے۔ جب خاندان اپنے ایمان پر عمل بھی کرتا ہے تو اس طرح گھریں دیگر اقدار بھی کسی شعوری کوشش

کے بغیر ہی سکھا دی جاتی ہیں۔ بچے کے لئے بائبل کی کہانیاں اور دیگر مسیحی ادب پڑھنے میں زیادہ کوشش درکار ہے۔ لیکن اسی طرح کے ادب سے جو خاندان کے دل کے بہت قریب ہو، بچے کی نشوونما کی تمنا بھی بالکل فطری بات ہے۔ کام کہتے ہوئے یا گھر پر عبادت کے لئے ایک مخصوص وقت کے دوران گیت گانا، مسیحی معمولات سکھانے کا ایک اور طریقہ ہے۔ سمجھ دار والدین بچے کے ساتھ سونے کے وقت ابتدائی ایام ہی سے دُعا کرنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ یہ عادت بھی روزمرہ کا معمول بن جائے۔

کچھ دیر پہلے دیانتداری کی خوبی پر بڑا زور دیا گیا تھا۔ گھر پر بچوں کے ساتھ دیانتدار رہنا جتنا اہم ہے اتنا زیادہ کسی اور جگہ اہم نہیں۔ بالغ شخص کو اپنی پوری بیاقت کے ساتھ اُس کے سوالوں کے جواب دینے کی ضرورت ہے اور یہ کہنا کوئی گناہ کی بات نہیں کہ ”مجھے جواب معلوم نہیں۔“ بلکہ یہ کہنا بہتر ہے کہ ”مجھے معلوم تو نہیں لیکن آئیے ملکر جواب ڈھونڈتے ہیں“ بچوں کو جان بوجھ کر غلط جواب نہ دیں۔ اس حکمت عملی کا فوری نتیجہ یہ نکلے گا کہ بچہ ماں باپ پر اعتماد نہ کرنا سیکھ جائے گا اور اس کا دوسرا اثر یہ ہوگا کہ شاید مسیحیوں کے نزدیک سچ بولنا کوئی ضروری بات نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی گھر پر بچے کے سیکھنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ بچہ اپنے باپ یا ماں کے سامنے جنہیں باقاعدہ تعلیم کا کوئی موقع نصیب نہیں ہوا، سیکھے ہوئے خیال یا علم کو پیش کرے۔ ماں یا باپ سیکھنے کے

سلسلہ میں سمجھ دار بچے کے لئے بہترین سامعین ثابت ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر والدین کو عمر میں بڑھتے ہوئے بچوں کے ساتھ انتہائی اہم دینی تصورات پر پوری طرح غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے۔ گہرے دینی سوالات کو لاپرواہی سے چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔

اگر کانگریگیشن صحیح معنوں میں مسیحی تعلیم و تربیت کا بوجھ رکھتی ہے تو پھر کلیسیا کے بچوں کی باقاعدہ تعلیم کی خاطر جگہ تلاش کر لی جائے گی یا گرجہ گھر کی عمارت کے اندر بنائی جاسکتی ہے۔ بہترین اساتذہ بھرتی کیے جائیں اور انہیں تربیت دی جائے کہ ہر جمعہ یا اتوار اسکول کے اوقات کے بعد ہفتہ کے کسی اور دن بچوں کو تعلیم دیں۔ اگر ممکن ہو تو کمرہ جماعت کے لیے ساز و سامان اور ہر قسم کے ذرائع مہیا ہو سکتے ہیں۔ خستہ حالات میں بھی اچھی تعلیم و تربیت فراہم کی جاسکتی ہے بشرطیکہ محنتی اُستاد میسر ہو اور خاص کر جب مسیحی برادری اُستاد کی اعانت اور حوصلہ افزائی کرے۔ موسم گرما کے دوران جب باقاعدہ درس سکا ہیں بند ہوں، اُس وقت جماعتوں کا اہتمام کرنا، بھرپور مسیحی تعلیم و تربیت کا ایک اور موقع ہوتا ہے۔

اگر گاؤں یا چھوٹے قصبہ میں حکومت یا کلیسیا کے باقاعدہ اسکول میسر نہ ہوں تو کسی بڑے شہر میں مسیحی بچوں کے لئے ہوسٹل عرصہ سے ایسا مقام چلا آ رہا ہے جہاں مسیحی طلباء کسی مناسب اسکول کے نزدیک رہائش پذیر ہو سکتے ہیں اور جہاں طلباء کو مسیحی تعلیم و تربیت دینے

کے علاوہ لادینی مضامین میں بھی مدد فراہم کی جاسکتی ہے۔ مسیحی طلباء کے لئے ایک پُر معنی اور کامیاب ہوسٹل پروگرام کے لئے ایک ضروری عنصر ایسا حساس ناظم ہوسٹل ہے جو طلباء کی ہوسٹل ضروریات سے بخوبی ہم آہنگی پیدا کر سکے۔ بذاتِ خود ناظمین یا اس ذمہ داروں کے لئے چُنے جانے والے دیگر افراد کو دینی اور لادینی مضامین پڑھانے کا اہل ہونا چاہیئے۔

ج۔ نوجوان

^{۱۵} پندرہ اور بیس برس کے درمیان نوجوان لوگوں کو کلیسیائی زندگی میں خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مثالی بات یہ ہے کہ کلیسیا میں نوجوانوں کے دو گروہ ہوں۔ ایک گروہ بچہ بچہ کے لوگوں پر مشتمل ہو اور ایک گروہ ایسے نوجوانوں کے لئے جو عمر میں اُن سے بڑے ہوں۔ نوجوان لوگوں کی خاص ضرورتیں ہیں۔ اُن کے پاس غیر معمولی قوت ہے۔ وہ اہم طریقوں سے مسیحی قوم کی زندگی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اُن کی اپنی عمر کے کچھ عجیب مسائل ہوتے ہیں اور بعض اوقات وہ بالغوں کیلئے مخصوص کلیسیائی زندگی سے اُکتا جاتے ہیں۔ نوجوان لوگ نہ تو نیچے ہوتے ہیں نہ بالغ اور وہ اکثر اپنی عمر کے بارے میں بڑا عجیب سا محسوس کرتے ہیں۔ اُن کے جسم تیزی سے بدلتے ہیں اور اُن کے اذہان میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ ایسے بالغوں کا کردار جو نوجوانوں کے لئے بطور مشیر کام کر سکتے ہیں، انتہائی اہم ہے۔ ایسا ملک جہاں ہفتہ وار نہ تعطیل جمعہ کے دن ہوتی ہے وہاں جمعہ کے روز

بعد از دوپہر نوجوانوں کے لئے گرجہ گھر میں جمع ہونا مثالی ثابت ہوا ہے۔
 نوجوان لوگ گیت گاتا پسند کرتے ہیں اور حمد و ثنا کے بہت سے
 نوجوان طلئے ہر قسم کے کلیسیائی مواقع پر جانے پہچانے شرکت کنندگان
 بن گئے ہیں۔ نوجوانوں کی ایک اچھی کوائٹر کلیسیا کی عباداتی زندگی کے لئے
 ایک برکت ہے۔ نوجوانوں کے گیتوں کی مشق، اُن کے ہفتہ وارانہ
 اجلاس کا ایک اٹوٹ حصہ بن سکتی ہے۔ نوجوانوں کے اجلاس کا ایک
 مستقل عنصر عبادت ہے جس میں وہ نہ صرف گیت گانا سیکھتے ہیں بلکہ
 اُس میں بہت سے نوجوان اپنی شخصی ضروریات کے علاوہ بھی بہت
 سی باتوں کے لئے دعا کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ دور و نزدیک کے لوگوں
 کی احتیاج اور ضرورتوں کے بارے میں سنتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہفتہ
 وارانہ اجلاس مطالعہ کتاب مقدس اور جماعتی بحث و محیص کا موقع بھی ہوتا
 ہے۔ یہ ایسا مقام ہوتا ہے جہاں نوجوان لوگ مختلف مسائل پر مسیحی نقطہ
 نظر سے گہرا گہر بحث کرنا سیکھتے ہیں۔ تفریح نوجوانوں کے گروہ کے
 لئے بہت ضروری ہے کیونکہ اگر وہ روزمرہ کھیتی باڑی کے کام میں شریک
 نہیں ہوتے تو پھر انہیں اپنی توانائی استعمال کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔
 جو طالب علم ہیں انہیں خاص کر کوئی بدنی کام کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔
 والی بال اور ٹینس پوری دنیا میں نوجوان گروہوں کی سرگرمیاں ہیں۔ مسلم
 اکثریت والے ممالک میں مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے سیشن کے
 منتخب کردہ بالغ مشیروں کی موثر نگرانی میں اکٹھے مطالعہ کرنا، عبادت

کرنا اور کھیلنا ممکن ہے۔ خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، نوجوان لوگوں کو باہمی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ البتہ نوجوانوں کی کوائف جیسے اہم مسئلہ کا فیصلہ ہر سیشن کو خود کرنا چاہیئے۔

ممکنہ مسائل کے ساتھ ساتھ لڑکوں اور لڑکیوں کے اکٹھے ہونے بہت سے فوائد بھی ہیں۔ جب دونوں جنسوں کے نوجوان لوگ اکٹھے مطالعہ اور عبادت کرتے اور کھیلتے ہیں تو وہ معمول کے مطابق قطری انداز میں ایک دوسرے کے بارے میں سیکھ سکتے ہیں۔ جنس مخالف کے لوگوں کو شخصی خصوصیات سمیت حقیقی بنی نوع انسان کے طور پر دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اکثر زندگی بھر قائم رہنے والے دوستانہ تعلقات جنم لیتے ہیں۔ جب لوگ ایک دوسرے کو بطور فرد جانتے ہیں تو جنسی طور پر روایتی رویہ کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔

یوٹھ کانفرس جس میں مختلف کلیسیاؤں کے نوجوان اکٹھے ہوں، بہت سے فرقوں اور ممالک کے نزدیک ایک اہم سالانہ موقع کی حیثیت رکھتی ہے۔ ملک بھر کے سرکردہ رہنماؤں کو شامل و سنٹر جہلم جیسے مقام پر جمع کیا جاسکتا ہے کہ وہ عمیق مسیحی موضوعات کے بارے میں نوجوانوں کو دعوت عمل دیں۔ اجتماعی حمد و ثنائیں ایک نئی گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ اذہان میں اکثر ہمیشہ کے لئے وسعت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ نوجوانوں کی سوچ و بچار وسیع ہو جاتی ہے۔ وہ ایسے مسائل اور مقامات کے بارے میں سوچتے ہیں جن کا انہیں پہلے کوئی علم نہیں ہوتا۔ میری

یادداشت اُن مسائل سے معمور ہے جن سے پہلی بار یوتھ کانفرنسز میں ہمیں واسطہ پڑا تھا۔ اس کے علاوہ مجھے وہ خوشی بھی یاد ہے جو اُن یادگار اور مفید سالانہ مواقع پر جماعتوں میں بیٹھ کر بائبل مقدس سے متعلق نئے نقطہ ہائے نگاہ سے حاصل ہوئی تھی۔ یہ کانفرنسز ایسے مواقع ہوتے ہیں جب نوجوان لوگوں کو مسیح اور اُس کی کلیسیا کی غیر مشروط خدمت کے لئے پیشہ وارانہ چناؤ کی دعوت عمل دی جاسکتی ہے۔

جو پاسبان ہفتہ وار کلیسیا کے نوجوان لوگوں کے درمیان، نوجوانوں کے لئے دیگر مشیران کے ساتھ مل کر خدمت کرتے ہیں وہ نوجوان لوگوں کو جان بھی لیتے ہیں اور نوجوان پوری طرح اسی حیثیت میں ہوتے ہیں کہ اپنے پاسبان سے بہت کچھ سیکھ سکیں۔ سارے پاسبان یہ محسوس نہیں کرتے کہ وہ کارآمد انداز میں نوجوان لوگوں سے وابستہ ہو سکتے ہیں لیکن جو ایسا کر سکتے ہیں وہ اکثر نوجوان لوگوں میں زندگی بھر خدمت کرتے ہیں جنہیں وہ اپنے تجربات میں شامل کرتے ہیں۔

د۔ بالغان

جب ”مسیحی تعلیم و تربیت“ جیسے الفاظ کا ذکر کیا جائے تو لوگوں میں حیران کن حد تک یہی رجحان دیکھا گیا ہے کہ اُن کے ذہن میں صرف بچوں کی تربیت کا خیال آتا ہے۔ ازراہِ کرم اس مرحلہ پر ہماری وسیع تر سوچ و بچار کے مفہوم کو سمجھیں کہ مسیحی تعلیم و تربیت صرف بچوں اور

نوجوان لوگوں ہی کے لئے نہیں جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا ہے، بلکہ اس میں بالغ لوگ بھی شامل ہیں۔ ترقی یا تبدیلی کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں۔ رُوح القدس راہنمائی ہر عمر کے لوگوں کے لئے دستیاب ہے۔ اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ کلیسیا کو نوجوان لوگوں اور بالغ لوگوں کے لئے باقاعدگی اور مستقل مزاجی سے سیکھنے اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا چاہیئے۔ بالغوں کے لئے کلیسیا میں باقاعدہ جماعتوں کو پاسان یا کوئی دوسرا تربیت یافتہ شخص ہفتہ وارانہ عبادت سے پہلے یا بعد میں یا جمعہ کی صبح یا دوپہر اور موسم گرما میں شام کے وقت پڑھا سکتا ہے جب اندھیرا ہونے سے پہلے دن کی روشنی میں لوگ اپنے گھروں کو واپس جاسکیں۔ ہر صورت حال کے لئے مناسب وقت مقرر کرنے کی ضرورت ہے لیکن اصول یہ ہے کہ بالغوں کو بھی کلیسیا میں مطالعہ کرنے، بڑھنے اور سیکھنے کے مواقع کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی بچوں اور نوجوان لوگوں کو مطالعہ کی ضرورت ہے۔ انتہایہ کہ جہاں محسوس کیا جائے کہ دونوں جنسوں کے نوجوان لوگوں کے لئے کچھ مطالعہ کرنا مناسب بات نہیں، وہاں عموماً اس بات کا قوی امکان ہے کہ اگر بالغ مرد اور عورتیں کسی طرح کے مطالعاتی گروپ میں اکٹھے مطالعہ کریں تو انہیں متوازن اور دعوتِ عمل سے بھرپور لمحات نصیب ہوں۔ ہر کلیسیائی بالغ گروہ کو باقاعدہ مطالعات کے علاوہ ہر سال مسیحی اخلاقیات، تاریخ کلیسیا اور کلیسیا کے اہم عقائد جیسے موضوعات پر بائبل کا مطالعہ بھی کرنا چاہیئے۔ خاص مسیحی مضامین کے علاوہ دیگر موضوعات

بھی مناسب ہیں بشرطیکہ متعلقہ مسیحی مضامین دستیاب وقت میں پہلے
ختم کر لئے گئے ہوں۔ شہری کلیسیائی غالباً بالغوں کے مطالعاتی گروپ
چلا سکتی ہیں کیونکہ سفر کرنے کی آسانی ہے لیکن ایسی کلیسیاؤں میں بھی لوگ
آسانی سے جمع ہو سکتے ہیں جہاں زیادہ تر ارکان ایک ہی گاؤں کے
باشندے ہوں۔

اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ سرکاری تحویل میں لی گئی درس گاہوں
کی واپسی کے انتظار میں، کلیسیا میں بالغوں کے لئے کارآمد پروگرام کا
آغاز کرنے میں التوا سے کام لیا جائے۔ ویسے بھی کلیسیائی اسکول نسبتاً
تھوڑے گروپوں کے نزدیک واقع تھے لیکن ہر کانگریگیشن جس کے
پاس کسی بھی طرح کی عمارت ہے، بالغوں کے لئے جماعتوں کا اجرا
کر سکتی ہے۔ جہاں کوئی بھی عمارت دستیاب نہ ہو، بالغ لوگ آسانی
سے گھروں میں جمع ہو سکتے ہیں۔ بالغوں کے لئے مطالعاتی پروگرام شروع
کرنے کا ایک سادہ سا طریقہ یہ ہے کہ سیشن یا مسیحی تعلیم و تربیت کے
لئے سیشن کی کمیٹی سے صلاح مشورہ کر کے، اس طرح کے مطالعہ پر
رضا مند ہونے کے بعد پاسیان ایک بائبل کورس پڑھائے۔

۵۔ کلیسیائی قائدانہ تربیت

کئی دفعہ تربیت یافتہ اور اہل کلیسیائی عہدہ داران کی ضرورت کو
کوئی وقعت نہیں دی جاتی لیکن عہدہ داروں کی تربیت کی نوعیت کو

دوبارہ اُجاگر کرنے کی خاطر اس مرحلہ پر اس نقطہ کو شامل کیا گیا ہے۔ کسی شخص کی بطور ایلڈر مخصوصیت اور تقرری اُس وقت تک عمل میں نہ لائی جائے جب تک اُس شخص کو کانگریگیشن میں اور اگر ممکن ہو تو پریسبیٹری میں معقول تر بیت حاصل نہ ہو۔ ہر پریسبیٹری کو سال کے اُس حصہ میں جب تمام کلیسیاؤں نے نئے ایلڈران کا انتخاب کر لیا ہو، عہدہ داروں کی تربیت کے لئے محتاط منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔ یہ بالکل صاف ہے کہ پریسبیٹری اور اس کے حلقہ میں پائی جانے والی کلیسیاؤں کے مابین تعاون کا ہونا ضروری ہے۔

کانگریگیشن کے اندر تربیتی کورسز ایلڈران تک محدود نہ ہوں۔ ہر ایسے شخص کو جو قائدانہ کردار کا حامل ہے اُسے کام کے لئے معقول حد تک تیار اور تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔ مثلاً ایسے بالغ لوگوں کو جنہیں نوجوانوں کے مشیروں کے طور پر سیشن منتخب کرتی ہے ایسا تمام دستیاب ادب پڑھنا چاہیے جو نوجوانوں میں خدمت کرنے سے متعلق ہو۔ پاسبان کو اُن کے ساتھ مل کر جائزہ لینا چاہیے کہ کون سی مدد ممکن اور مناسب ہے۔ بالکل اسی طرح جب کانگریگیشن میں پریسبیٹرین خواتین کی صدر کے طور پر سال بھر کے لئے کسی خاتون کو منتخب یا نامزد کیا جائے تو اُس کا رابطہ پریسبیٹریل اور سناڈیکل کے لوگوں سے قائم ہونا چاہیے۔ خواتین کے تنظیمی ڈھلچے اُس کے لئے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

ایسے افراد کو جنہیں سیشن نوجوانوں، خواتین یا مسیحی تعلیم و تربیت، عبادت،

بشارت، محتاری یا کسی اور کمیٹی پر خدمت کرنے کے لئے منتخب کرتی ہے، انہیں ایک وقت میں ایک سال کے لئے چنا جائے۔ اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ نئی ذمہ داری ہمیشہ تک قائم رہے گی تو عین ممکن ہے کہ وہ بالغ رکن کسی بڑی ذمہ داری کو قبول کرنے سے اجتناب کرے۔ اگر نوجوانوں کے لئے کسی بالغ مشیر کو یا ہفتہ وار انہ بائبل کلاس کے استاد کو بتا دیا جائے کہ ذمہ داری صرف ایک سال کے لئے ہے اور اگر سب رضا مند ہوں تو قابل تجدید ہے تو اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ شخص اُس ذمہ داری کو قبول کرے۔ ایسے شخص کے لئے یہ امکان بھی ہے کہ وہ کسی اہم کام کو قبول کرے بشرطیکہ تربیت مہیا کی جائے خاص کر ایسی تربیت جس میں پریسبیٹری یا سنڈ کی قیادت کے کورسز میں شرکت کرنا شامل ہو۔ جب کسی کلیسیائی کام کے لئے بھرتی کی جائے تو لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے کہ اُن سے کیا توقعات ہیں، اندازاً کتنا وقت مطلوب ہوگا، کام کتنی دیر جاری رہے گا، تربیت کے کون کونسے مواقع ہوں گے، انہیں کن کے درمیان خدمت کرنا ہے اور کون سے دیگر وسائل امداد دستیاب ہوں گے۔ ہر قسم کے کلیسیائی رضا کاروں کی سہولت کے لئے دورِ حاضر میں کچھ نہ کچھ تحریری مواد دستیاب ہے۔ اگر ہم توقع کرتے ہیں کہ مصروف اور لائق لوگ کلیسیا کو اپنا وقت اور قوتیں نذر کریں تو ہم میں سے بہتوں کو کام کرنا پڑے گا تاکہ بہتر اور موزوں معاونین فراہم کئے جاسکیں۔

و۔ تربیت برائے خواندگی

عملی طور پر اس باب میں ہر مذکورہ بات کے بارے میں فرض کر لیا گیا ہے کہ کلیسیا کے بالغ لوگ خواندہ ہیں۔ لیکن حقیقت ہمیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ ہماری امیدیں اور خواب ابھی پورے نہیں ہوئے۔ پریسبیٹیرین نظام کلیسیا میں رکنیت کے لئے تعلیم یافتہ ہونا فرض کر لیا گیا ہے۔ جبکہ حقیقت میں پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق کلیسیا کے اندر خواندگی مشکل سے قوم کی مجموعی خواندگی کے اعداد و شمار کے برابر ہے۔ ہر باسبان اور ہر ایلڈر کو فوراً پتہ کہ لینا چاہئے کہ اس طرح کی صورت حال ناقابل ستائش ہے۔ ہر کلیسیائی رکن کو خواندہ ہونا چاہیے تاکہ وہ بائبل مقدس پڑھنے کے قابل ہو جائے، گیتوں کی کتابوں سے گہرت کا سکے اور اس قابل ہو جائے کہ یسوع کی مانند ہو جس طرح وہ حکمت اور فہم و قیامت میں اور خدا کی اور انسان کی مقبولیت میں ترقی کرنا گبیا“ (ملاحظہ فرمائیں لوقا ۲: ۵۲) کن دفعہ بطور مسیحی ہم ان خدمات پر بجا فخر کرتے ہیں جو ہم نے پورے ملک کی تعلیم کے لئے سرانجام دی ہیں۔ تاہم اگر ہمارے اراکین میں سے ایک بھی ناخواندہ ہوتا ہے تو ہمیں نا دم ہونا چاہیے۔ حسن اتفاق ہے کہ خواندگی کے جس پروگرام کو عام طور پر ملک میں بہترین تسلیم کیا جاتا ہے، اس کا ڈائریکٹر ایک پریسبیٹیرین ایلڈر ہے۔ سوسائٹی بنیادی تعلیم بالغاں (اے۔ بی۔ ای۔ ایس) جس کے صدر دفتر گوجرانوالہ اور لاہور میں ہیں علاقہ بہ علاقہ کلیسیاؤں میں خواندگی کی بھرپور مہم چلانے کے

لئے تیار، اہل اور رضا مند ہے۔ پاکستان کی کلیسیاؤں کو اے۔بی۔ای۔ایس یا خواندگی کے لئے دیگر مناسب تنظیموں کے ساتھ مل کر فوراً منصوبہ بنانا چاہئے تاکہ مقررہ سالوں کے اندر ناخواندگی کو جڑ سے ختم کر دیا جائے۔ کسی مربوط کوشش کا انتظام کئے بغیر سیشن اور ہر پاسبان کو ایسے لوگوں سے صلاح مشورہ کر کے جو بالغوں کو خواندگی کے پروگرام میں داخل کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں اور جن کے پاس بالغوں کو سکھانے کے آزمودہ طریقے ہیں کہ وہ کیسے پڑھیں اور لکھیں، وہ اپنے اراکین کے لئے کوئی پروگرام مرتب کر سکتے ہیں۔ کچھ اصول اور طریقہ نامے کارہ دوسروں کی بہ نسبت بہتر ہوتے ہیں۔ پروگرام شروع کرنے سے پہلے گوجرانوالہ یا لاہور میں اے۔بی۔ای۔ایس سے احتیاط سے پڑتال کر لیں لیکن پھر شروع کریں۔

ز۔ خواتین

لاہور چرچ کو نسل اور سنڈ آف دی یونائیٹڈ پریسبیٹین چرچ آف پاکستان، دونوں کو کرسچن کانفرنس آف ایشیا اور ورلڈ کو نسل آف چرچز کے ساتھ الحاق کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم کرنے تک رسائی حاصل ہے کہ دیگر ممالک میں قومی کلیسیائیں کیا کر رہی ہیں۔ انسان فوری طور پر بھارتیہ لیتا ہے کہ ان ممالک میں جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ممالک اور کلیسیائیں ہیں، ان میں خواتین کے پروگرام برسوں سے کتنی کامیابی اور مفید انداز میں چل رہے ہیں۔ خواتین کی تنظیمیں خاص کر قومی صنعتیں قائم

ہونے کی وجہ سے وقوع پذیر تبدیلیوں اور ایسے ممالک میں جانے کار پہ ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ ہیں جہاں خواتین کی زیادہ سے زیادہ تعداد گھروں سے باہر ملازمت کرتی ہے۔ جب اسی طرح کی تبدیلیاں رفتہ رفتہ پاکستان میں رونما ہوں تو ان تبدیلیوں سے نپٹنے کے لئے معلومات اور امداد ہم دیگر مقامات پر رہنے والے لوگوں کے تجربہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

روایت کے مطابق دیگر ممالک میں کلیسیائی خواتین کے مطالعاتی گروہ سنجیدہ مطالعہ بائبل کے لئے تکنیک اور طریقے تشکیل دینے میں بانی ثابت ہوئے ہیں۔ ایسے گروہوں نے دنیا میں کلیسیا کی مجموعی رسالت کے بارے میں نمایاں علم و مہارت کو بھی جنم دیا ہے۔ مسیحی خواتین سماجی عدل کے مسائل کا سامنا کرتے ہوئے اپنی اُس حیثیت سے باخبر ہیں جو کلام مقدس کے مطالعہ پر مبنی ہے اور انہیں سوچ و پکار کے لئے اساس فراہم کرتی ہے۔ دُعا کلیسیائی خواتین کی تنظیموں کا ایک نمایاں پہلو رہا ہے کیونکہ باختر خواتین نے اُن ضروریات کے بارے میں سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا کی ہے جن کا انہوں نے مطالعہ کیا ہے اور سمجھ لیا ہے۔ ایسی تنظیموں میں کلیسیا کے اندر مقامی، قومی اور بین الاقوامی قیادت کے لئے بے شمار خواتین کو تربیت دی گئی ہے۔ تقریباً ہر غیر جانبدار مبصر مثبت طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ کلیسیا کے اندر کسی اور دوسری جماعت نے کلیسیا کی مجموعی زندگی کی بھلائی کے لئے اتنا پُر زور تاثر نہیں چھوڑا۔ آخر کیوں؟

بہت سے ایسے ممالک میں جہاں خواتین کو اپنا سارا وقت

امور خانہ داری پر یا ملازم پیشہ ہونے کی حیثیت سے گھر سے باہر گزارنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ خواتین کے پاس اکثر روحانی ترقی پر صرف کرنے کے لئے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ وقت اور جذباتی قوت ہوتی ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ بہت سی محنتی اور روحانی خواتین نے مسیح کی کلیسیا کے کام کے لئے اپنی قوتوں کو وقف کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے باوجود کہ باضابطہ قائدانہ حیثیتوں کے دروازے اُن کے لئے بند رہے ہیں۔ جب خدمت کے دیگر مواقع میسر نہیں تھے، ان خواتین نے عام کام اور اکثر حقیر کام کرنے سے بھی انکار نہیں کیا۔ کلیسیا کے اندر خواتین کی خدمت کو غیر ضروری جلال دیئے بغیر یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ مرد اکثر اُن اہم خدمات کا اعتراف نہیں کرتے جو خواتین نے کلیسیا کی جسمانی اور روحانی ترقی کے لئے سرانجام دی ہیں۔ بار بار خواتین نے کلیسیا کی رسالت کے لئے قربانی دینے کے معاملہ میں سبقت حاصل کی ہے۔ زیادہ تر اس لئے کیونکہ اپنے مطالعہ کی وجہ سے انہوں نے ضرورت کو سمجھا اور انہوں نے سیکھا کہ دینا ایک روحانی مشق ہے۔

اتنی لمبی چوڑی باتیں کرنے کا مقصد کیا ہے؟ پہلے یہ کہ کلیسیا کے تمام اراکین کو خواتین کے اُس اہم کردار سے باخبر ہونے کی ضرورت ہے جو عالمگیر کلیسیا کی زندگی میں انہوں نے ادا کیا ہے اور کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ پاکستانی کلیسیاؤں میں خواتین کے کام کی حوصلہ افزائی اور توسیع کی ضرورت ہے۔ کلیسیا کی خواتین کے اجلاس پریسیڈنٹ کلیسیاؤں کی نسبتاً

بہت کم کانگریگیشنز میں ہوتے ہیں۔ سناڈیکل کے اجلاس، شرکت کرنے والی خواتین کے لئے بہت قیمتی تجربات ہوتے ہیں۔ لیکن کانگریگیشنز میں خواتین کے لئے الگ یا سب کے لئے اکٹھے، مسلمہ پروگرام کا فقدان ہے۔ خواتین کو اپنے آپ کو منظم کرنے میں پیش قدمی کرنا چاہیئے لیکن مردوں کو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ نہ صرف ایسی کوشش کی مخالفت نہ کریں بلکہ حوصلہ افزائی کریں۔ خواتین اپنی ذاتی ترقی سمیت کلیسیا کے لئے اور بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ سالانہ سناڈیکل کو کلیسیا کے پروگرام کا ایک باقاعدہ حصہ ہونا چاہیئے اور ہر سال تقریباً ایک نشوونما خواتین سے شالوم سنٹر جہلم جیسے کسی کانفرنس سنٹر پر جہاں اتنے بڑے گروہ کی رہائش کا انتظام ہے، شرکت کی امید رکھنی چاہیئے۔ جب خواتین اس طرح کے اجلاس میں شریک ہوں تو انہیں اپنے روزمرہ کے امور خانہ داری سرانجام دینے سے فرصت ہوگی۔ ہر پریسٹیجی میں سالانہ پریسٹیجیل پروگرام بھی تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ دانا پاسبان وہ ہوں گے جو اس طرح کی تنظیمی کوششوں پر زور دیتے ہیں۔ بطور پاسبان باقاعدگی سے پریسٹیجیل اور سناڈیکل میں شرکت کرنا بڑی ذمہ داری سے میرا شخصی معمول ہے کیونکہ میں کلیسیا میں خواتین کے کام میں مدد کرنے پر یقین رکھتا ہوں اور اس لئے بھی کہ میں اس طرح کے اجلاس سے بہت کچھ سیکھتا ہوں۔

ایک خاتون ایلڈر کا فرزند اور خاتون ایلڈر کا شوہر ہونے کی حیثیت سے میں کلیسیا میں خواتین کی لیاقت، محنت اور قیادت کی گواہی دے سکتا ہوں۔

ایسی کلیسیا جو سرگرم قائدانہ حیثیتوں میں خواتین کو شامل کرنے میں ناکام رہتی ہے، وہ کلیسیا نصف اراکین سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتی۔ تاہم اس کے علاوہ خواتین کو کلیسیا کی زندگی میں اپنی ترقی اور نشوونما کے لئے بھی خواتین کی کسی تنظیم کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان نمایاں خدمات کے لئے بھی جو کلیسیا کی مجموعی رسالت کو سمجھنے اور نافذ کرنے کے سلسلہ میں وہ سرانجام دے سکتی ہیں۔ ایسے مرد جن کا بچپن پر اختیار ہوتا ہے انہیں اتنی سمجھ ہوتی چاہیے کہ کلیسیائی ڈھانچہ میں ہر سطح پر خواتین کے اجلاس کے لئے مالی سہولت فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

ح۔ کافر نسمن

کلیسیا کے لوگوں کے لئے تمام باقاعدہ اور معمول کے مطابق اجتماعات، گرجا گھر کی عمارت یا قریبی گھروں یا اجلاس کے دیگر مقامات پر منعقد ہوتے ہیں۔ تاہم غیر معمولی نشوونما اور بصیرت، لوگوں کو اکثر اُس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ اجلاس اور واقعات کے روایتی محل وقوع سے دور کسی غیر معمولی مقام پر ہوتے ہیں۔ کلیسیائی انتظامی محکموں کے باقاعدہ اجلاس جزوی طور پر اگرچہ قانون سازی اور کلیسیائی انتظامی نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ اجلاس نوعیت کے اعتبار سے پرستش کی روح سے معمور اور روحانی بھی ہو سکتے ہیں اور ہوتے چاہئیں۔ اسے یقینی بنانے کے لئے کہ کاروباری نشستیں سنجیدہ اور خیال افروز روحانی سوچ و بچار کو

خارج از امکان نہ کر دیں، ایک مختاط منصوبہ بندی ضروری ہے۔

اس احساس کے علاوہ کہ سارا کلیسیائی کاروبار روح القدس کی حضوری میں سرانجام پائے، دیگر اقسام کی کانفرنسز افراد کی زندگی پر اور ساری تنظیم کی زندگی پر ایک خاص اثر ثبت کر سکتی ہیں۔ مخصوص گروہوں کے لئے کانفرنسز کا ذکر ہو چکا ہے خاص کر نوجوانوں اور خواتین کے لئے دوسری قسم کی کانفرنسیں بھی شرکت کنندگان کے لئے انتہائی مفید اور ترقی کا باعث ہوتی ہیں۔ گھر سے دور ہونے کا مقصد محض یہ ہوتا ہے کہ شرکت کنندگان کی توقعات اور خیالات کو مبذول کر دیا جاسکے تاکہ نئی بصیرتوں اور رویتوں کے لئے اُن کے ذہن تازہ ہوں کیونکہ وقتی طور پر انہیں گھر کے روزمرہ کے معمولات کے بارے میں سوچنا نہیں پڑتا۔ پاکستان میں چھٹیاں عام ہوتی رہتی ہیں اس لئے کلیسیائی قائدین کو پہلے ہی سے کیلنڈر دیکھ لینے کی ضرورت ہے مثلاً یہ کہ ہفت روزہ کلیسیائی اسکول کے سارے اساتذہ کے واسطے ایک یا دو دن کیلئے بچوں، نوجوانوں اور بالغوں کی تعلیم و تربیت پر گہری سوچ و بچار اور منصوبہ بندی کر کے کیلئے جہلم جیسے کسی مقام تک سفر کرنا کب ممکن ہو سکتا ہے۔ کسی پریسٹیری کے تمام پاسبان ایک مرکزی مقام پر پورے دن کے لئے جمع ہو کر کسی لائق استاد کے زیر قیادت یوحنا کی انجیل کا گہرا مطالعہ کر سکتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ایسے موقع کو کانفرنس، ریٹریٹ یا کوئی بھی نام دیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ایسے مواقع میسر آنے چاہئیں۔ ایک لمحہ کے لئے اپنی کلیسیا یا پریسٹیری کے متعلق سوچیں کہ کن گروہوں

کو اپنے روزمرہ کے کاموں سے الگ ہو کر اکٹھے وقت گزارنے کی ضرورت ہے۔ شہری کلیسیاؤں میں عین ممکن ہے کہ منتخب ہونے والے ایبلڈران ایک دوسرے کو اچھی طرح نہ جانتے ہوں۔ اس لئے نئے ایبلڈران کے انتخاب کے فوراً بعد، مفید باہمی شخصی تعلقات اور اگلے سال کے لئے منصوبہ بندی کی خاطر کچھ وقت کے لئے کسی دور مقام پر مل کر جمع ہونا کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسی کانفرنسز پر تقریباً ہمیشہ ہی خاص دو سنیاں جنم لیتی یا نیا فہم و تفہیم تشکیل پاتا ہے جو اگلے سال کے دوران ہر قسم کے کام کی تکمیل کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو کانفرنس کے دوران کسی شغل بھیل یا تفریحی وقت کا اہتمام بھی ہونا چاہیئے تاکہ لوگ تفریح بھی کر سکیں اور ایک دوسرے کو اس سے مختلف ماحول میں بھی دیکھ سکیں جس سے وہ مانوس ہوتے ہیں۔ نکلسن روڈ پر واقع دفتری شور و غل کے درمیان جلدی جلدی اجلاس کرنے کی بجائے، لاہور چریچ کونسل کی مجلس عاملہ شاید کسی دو روزہ پروگرام کے لئے شالوم سنٹر میں، بغیر کسی مجوزہ ایجنڈا کے، باہمی خواب دیکھنے کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔ اگر خاص مسائل کو زیر گفتگو لانا ہو تو اس قسم کے کام کے لئے وقت کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ اجتماعی طور پر کھانے میں شریک ہونا عموماً گروہوں کے لئے ایسا موقع ہوتا ہے جس میں وہ ایک دوسرے کو نئے زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ کسی غیر جانبدارانہ مقام پر اکٹھے رات بسر کرنا اس سے بھی زیادہ سودمند بات ہے۔ ایک کلیسیا کے بارے میں مجھے علم ہے جہاں برسوں سے رواج ہے کہ وہ تین دنوں

اور دوراتوں کے لئے نئے اور سبکدوش ہونے والے ایڈٹران اور ان کی بیگمات کے لئے ایک سالانہ کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں۔ اخراجات اس کی راہ میں حائل نہیں ہوتے اور کلیسیا محسوس کرتی ہے کہ بیگمات کو پیش کی زندگی کے اہم موقع پر شرکت کرنے سے سارا سال بہت استفادہ ہوتا ہے۔ ایڈٹران میں گھر سے دور ہونے کا جب کہ بیگمات گھر پر رہتی ہیں، احساسِ جرم بھی کم پیدا ہوتا ہے۔

ایسے گروہوں کی نوعیت جو گھر سے دور کسی کانفرنس میں نیا مفہوم حاصل کرتے ہیں، لامحدود ہے۔ تاہم کسی کو یہ نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہیے کہ محض کانفرنس کا انعقاد ہی اسے مفید بنا دیتا ہے۔ اس کے برعکس ایسی کانفرنس جس کے لئے منصوبہ بندی نہ کی گئی ہو، مصیبت انگیز بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ ہر کانفرنس یا ریٹریٹ سے پہلے ضروری ہے کہ انتہائی محتاط منصوبہ بندی کی جائے جس کا تیار شدہ پروگرام ہو۔ اگر آپ کانفرنس کی منصوبہ بندی کیلئے مطلوبہ وقت صرف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو بہتر ہے کہ آپ بالکل کانفرنس کے انعقاد کی کوشش نہ کریں۔ کلیسیائی گروہوں کی ہر کانفرنس کو نہ محض ایک روحانی تجربہ ہونا چاہیے بلکہ کسی حد تک ہر کانفرنس کا تعلیمی ہونا بھی ضروری ہے۔ کانفرنس کی منصوبہ بندی کرنے والوں کو بالکل صاف طور پر بیان کرنا چاہیے کہ اس کانفرنس سے کیا توقعات وابستہ ہیں، اس کا مقصد کیا ہے؟

قواعدِ کلیسیا

۱۔ تعارف

ایک غیر مکمل دنیا میں نظم و ضبط کے قواعد ضروری ہیں۔ بد قسمتی سے پاکستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کی تاریخ کا سب سے افسوسناک باب، انتقام پر درمقاصد کے لئے قواعد انضباط کا غلط استعمال رہا ہے۔ اس میں دو عوامل کارفرما رہے ہیں اور دونوں ہی اہم ہیں۔ پہلا یہ کہ ایلڈران اور خادمان کو قواعدِ کلیسیا کے اصولوں اور طریقہ کار کی مناسب تہ بیت نہیں دی گئی اس لئے انہیں علم نہیں ہوتا کہ کب طریقہ کار کا غلط استعمال ہوا ہے۔ اس فاش غلطی کو ختم کرنے کی کوشش میں کتاب کے اس باب کو قلمبند کیا گیا ہے۔ دوسرا مسئلہ بھی خطرناک نتائج کا حامل ہے یعنی چند ایک نے قواعدِ کلیسیا کو دانستہ طور پر اپنے ناپاک مقاصد کے لئے پائمال کیا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب قواعدِ کلیسیا نوعیت کے اعتبار سے بنیادی طور پر تعزیری تھے یعنی وہ غلطی کے مرتکب کو سزا دینے کے لئے بنائے گئے تھے۔ خوش قسمتی سے اب ان قواعد کا مقصد سزا دینا نہیں سمجھا جاتا۔ خاص کر حساس اور دیکھ بھال کی حامل پریسبیٹیرین کلیسیاؤں میں پاسبانی نگہداشت اور بحالی، ہمعصر قواعدِ کلیسیا میں کارفرما موضوعات ہیں جن اشخاص پر غلطی کا الزام لگایا جاتا ہے ان کے حقوق اور استحقاقات کے مناسب تحفظ کو یقینی بنانے کے

لئے بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ پاکستان کی تمام پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کے قواعد کلیسیا پر مشترکہ مقاصد کے تحت نظر ثانی کی جاسکتی ہے تاکہ ان اصولوں پر محتاط غور و خوض کیا جاسکے جن پر یہ قواعد مبنی ہیں۔ اگر اپنے بنیادی مقصد میں وہ غیر موثر و نکلے تو انہیں دوبارہ لکھا جائے اور ایڈٹران اور خادمان جب قواعد کانٹے سرے سے مطالعہ کرتے ہیں تو سیکھنے میں ان کی مدد کی جائے۔ میں پریسبیٹیرین چیمبرج (بجو۔ ایس۔ اے) قواعد کلیسیا

میں پائے جانے والے کلیسیائی تعزیری قوانین سے متعلق روشن خیال لائحہ عمل سے بڑی حد تک متاثر ہوں۔ ان قواعد کی تہمید میں یوں لکھا ہے۔

”قواعد کلیسیا سے مراد کلیسیا کا اپنے اراکین کی ہدایت

نگہ رانی اور نشوونما کی غرض اور غلطی کے مرتکب افراد کی تعمیری ہنکتنہ چینی کی غرض سے اس اختیار کو استعمال کرنا ہے جو اسے

مسیح کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ اس طرح قواعد کا مقصد

مسیح کے بدن میں رکنیت کی اہمیت کو واضح کرنے کے

وسیلہ سے خدا کے نام کو جلال دینا، ایمانداروں کی جماعت

کی زندگی میں کسی فرد کی نشوونما کے ذریعہ کلیسیا کی پاکیزگی کو

قائم رکھنا، غلطی کی درستی یا اس سے باز رکھنے کے وسیلہ

سے اراکین کو توبہ اور بحالی کی ترغیب دینا، اختلاف رائے

اور فساد کی وجوہات کو دور کر کے کلیسیا کی یگانگت کو بحال کرنا

اور کارروائی کے صحیح، فوری اور آسان فیصلہ کو یقینی بنانا ہے۔

ہر لحاظ سے اراکین میں کارروائی کے حفاظتی اقدامات اور
مناسب طریقہ کار کے بارے میں ہم آہنگی کا ہونا ضروری ہے۔
ان قواعد کا مقصد یہی کچھ فراہم کرنا ہے۔

اس اختیار کا مقصد جو یسوع مسیح نے اپنی کلیسیا کو عطا
کیا ہے، جو قواعد کلیسیا کو استعمال کرنے سے ظاہر ہوتا ہے،
مسیح کے بدن کی ترقی ہے، بربادی نہیں، فدیہ دینا ہے سزا
دینا نہیں۔ اس کا استعمال رحم سے ہونا چاہیئے نہ کہ غضب
کے ساتھ تاکہ کلیسیا کے عظیم مقاصد حاصل ہو سکیں اور خدا کے
تمام فرزند مسیح کے دن بے عیب حاضر ہو سکیں۔“

ب۔ قواعد کلیسیا = نوعیت اور تشریحات

قواعد کلیسیا پر پاسبانی دیکھ بھال اور نگہداشت کے سیاق و سباق
کے اندر محکمانہ نگرانی اور عدالتی طریقہ کار کے مطابق عمل ہونا چاہیئے۔ ان صفحات
پر متعدد دفعہ ہم نے محکمانہ نگرانی کی اہمیت پر زور دیا ہے جس سے مراد کلیسیائی
تنظیم کے سارے نظام میں صلح، یکانگت اور پاکیزگی کو قائم رکھنے کے لئے
اعلیٰ انتظامی محکموں کا ذیلی انتظامی محکموں کی نگرانی کرنا ہے۔

عدالتی کارروائی سے مراد کلیسیا کے انتظامی محکموں کا مندرجہ ذیل
باتوں کے لئے اپنے اختیار کو استعمال کرنا: (۱) انتظامی محکموں یا مجالس
انتظامیہ کی بے قاعدگیوں اور قصوروں کا تذکرہ اور تصحیح۔ (۲) افراد کے

جرائم کا نڈارک اور تصحیح۔ کلیسیا کی عدالتی کارروائی کے انتظامی محکمے، سیشن، پریسیڈی اور سنڈ ہیں۔ (اس پورے باب میں لاہور چارج کوئٹہ کو ایک پریسیڈی تصور کیا گیا ہے)۔ سیشن بذاتِ خود مقدمات کا فیصلہ کرتی ہے۔ پریسیڈی اور سنڈ مقدمات اور سماعتوں کا فیصلہ خود کرتی ہیں یا اگر ان کے قواعد میں یہ گنجائش ہو تو مستقل جوڈیشل کمشنرز یہ کام کرتے ہیں۔ (فی الحال جہاں قواعد میں یہ سہولت موجود نہیں ہیں اس بات کی سفارش کرتا ہوں کہ مقدمہ کے لئے مستقل جوڈیشل کمشن کی فراہمی کے لئے قواعد پر نظر ثانی کی جائے۔ موجودہ نظام کی بعض خامیوں کو قواعد سے آگاہی اور ان کے استعمال اور ایسے قواعد کی مدد سے جو کسی انتظامی محکمہ کے چند افراد یا اس کی مجلس عاملہ کو بھی عدالتی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دیتے، ختم کیا جاسکتا ہے۔)

عدالتی کارروائی عموماً دو طرح کے مقدمات پر مشتمل ہوتی ہے یعنی نڈارک اور تعزیری۔ (۱) نڈارک کی مقدمہ وہ ہوتا ہے جس میں کوئی اعلیٰ انتظامی محکمہ کسی ذیلی انتظامی محکمہ یا دوسرے گروہ کی بے قاعدگی یا کسی قصور کی تصحیح کرتا ہے۔ (۲) تعزیری مقدمہ وہ ہوتا ہے جس میں کسی کلیسیائی رکن یا عہدہ دار کی کسی جرم کی بنا پر مذمت کی جائے۔ بے قاعدگی سے مراد کوئی غلط فیصلہ یا کارروائی ہے۔ قصور سے مراد کسی رکن یا عہدہ دار کا کوئی ایسا فعل یا تغافل ہے جو غافل یا ناکام رہتا ہے۔ جرم سے مراد کسی رکن یا عہدہ دار کا کوئی ایسا فعل یا تغافل ہے جو سنڈ یا ایل سی سی

کے آئین کے برعکس ہو۔ کلیسیائی عہدہ داروں سے مراد خادمان اور ایڈمران ہے۔

ج۔ مستقل جوڈیشل کمیشن

کمیشن اور کمیٹی میں، فرق ہوتا ہے۔ کمیشن کو سونپا جانے والا کام کمیشن خود کرتا ہے اور اس کے فیصلہ جات حتمی ہوتے ہیں اور انہیں کسی بھی مقصد کے لئے اس انتظامی محکمہ کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جس نے کمیشن کو وہ کام سونپا ہوتا ہے۔ کمیٹی کو ہمیشہ اس انتظامی محکمہ کے سامنے رپورٹ پیش کرنا ہوتا ہے جو اسے مقرر کرتا ہے۔ کمیٹی اپنا کام خود نہیں چلا سکتی۔

انتظامی محکموں کو مستقل جوڈیشل کمیشن اُسی طرح چُننے چاہئیں جس طرح وہ کمیٹیوں کو چُننے ہیں یعنی انتخاب کے وسیلہ سے۔ بہتر ہے کہ انہیں تین سالہ مدت کے لئے چُننا جائے جس میں ایڈمران اور خادمان کی مساوی تعداد ہو۔ ہر قسم کے توازن کو یقینی بنانے کی غرض سے، ایک مستقل کمیٹی برائے نامزدگی ایسے افراد کو نامزد کرے جنہیں انتظامی محکمہ نے منتخب کرنا ہے۔ کسی شخص کو مستقل جوڈیشل کمیشن پر دو یا تین سالہ معیاد سے زیادہ عرصہ کے لئے مامور نہ کریں۔ منتخب کرنے والے انتظامی محکمہ کے ذیلی قوانین میں کمیشن کے لئے کورم مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ انتظامی محکمہ کو کمیشن کے کام کے لئے مستقل قواعد و ضوابط تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔

د۔ عدالتی مقدمات کا دائرہ کار

پریسیڈی اور سنڈ کو تدار کی مقدمات اور اپیلوں کے سلسلہ میں دائرہ کار کا حامل ہونا چاہیے۔ کلیسیا کے اراکین سے متعلق تعزیری مقدمات میں اصل دائرہ کار کلیسیا کی سیشن کے پاس ہے۔ خادمان سے متعلق مقدمات کا بنیادی دائرہ کار پریسیڈی کو حاصل ہے کیونکہ خادمان پریسیڈی کے رکن ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ذیلی انتظامی محکمہ کسی خاص تدار کی یا تعزیری مقدمہ کا مجوزہ عرصہ کے اندر فیصلہ کرنے میں ناکام رہے تو مقدمہ شروع ہونے کے نوٹس دن بعد اعلیٰ انتظامی محکمہ کو وہ مقدمہ اپنے دائرہ کار شامل کر لینا چاہیے۔

۴۔ تدار کی مقدمات

تدار کی مقدمہ اُس وقت پیش کیا جاتا ہے جب کوئی شخص یا کوئی انتظامی محکمہ سمجھتا ہے کہ کسی فیصلہ میں کوئی بے قاعدگی برتی گئی ہے یا تغافل سے کام لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ کوئی کام جسے ہونا چاہیے تھا نہیں کیا گیا۔ ایسا شخص یا اگر وہ جو شکایت پیش کرتا ہے، صورتحال کا تدارک یا تصحیح چاہتا ہے۔ اُس شخص یا انتظامی محکمہ کو جو کسی تدار کی مقدمہ کو پیش کرتا ہے، واضح انداز میں تحریری صورت میں مبینہ بے قاعدگی یا قصور کو بیان کرنا چاہیے جس میں تاریخ، مقام اور حالات بھی شامل ہوں۔ شکایت پیش کرنے کی وجوہات کی تشریح ضروری ہے اور اُس میں شکایت کرنے والے شخص یا

انتظامی محکمہ کی مُقدمہ میں دلچسپی کا بیان بھی شامل ہو۔ شکایت دائر کرنے کا وہ حق جو فریق کو حاصل ہے اُس کی تشریح بھی ضروری ہے۔ تصحیح شدہ تلافی کا ذکر بھی ہو جس کا مطلب ہے وہ تبدیلی جو دائرہ کرنے والا فریق چاہتا ہے۔

منطقی طور پر کسی شخص، اشخاص یا انتظامی محکمہ کو اپنی شکایت، اختیارات کی حامل کسی مناسب انتظامی تنظیم کے سامنے دائر کرنا چاہیئے۔ مثلاً سیشن کو ایک تحریری درخواست لکھنے کے بعد کہ وہ کسی بے قاعدگی پر غور کرے اور اُسے دُرست کرے یا کسی قصور کی تلافی کرے، کسی خاص کلیسیا کا رکن اُس کلیسیا کی سیشن کے خلاف پریسیڈی کے سامنے شکایت کر سکتا ہے۔ اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ کوئی خادم یا ایڈجر جو کسی پریسیڈی کا رکن ہو، اپنی رکنیت کے عرصہ میں ہونے والی کسی بے قاعدگی یا قصور کے بارے میں پریسیڈی کے خلاف سنڈ میں شکایت بھیج سکتا ہے۔ شکایت دائر کرنے کا عموماً ایک مقررہ وقت ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ایک مقررہ وقت میں شکایت وصول کرنے والے انتظامی محکمہ کو اس کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ مُستقل جوڈیشل کمیشن کے مصروف اراکین کو چھوٹی چھوٹی شکایات پر غور کرنے کے لئے غیر ضروری طور پر طلب نہ کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ کسی شکایت پر عمل کرنے میں غیر ضروری التواء سے کام لیتے ہوئے انصاف سے انکار نہ کیا جائے۔

د۔ تعزیری مقدمات

تعزیری مقدمات الزامات پیش کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ الزام لگانا بڑا سنجیدہ قدم ہے اس لئے ملزم کے حقوق کے لئے مناسب تحفظ کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا دانشمندانہ طریقہ یہ ہے کہ کسی ایک شخص کے دوسرے شخص پر الزام لگانے یا خود الزامی کی صورت میں اُس وقت تک کوئی ابتدائی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے اور کسی مُبیینہ مجرم کے خلاف کوئی الزام درج نہ کیا جائے، جب تک تاؤد کر نیوالی معلومات سمیت مُبیینہ جرم کا بیان تجربہ ہی صورت میں انتظامی محکمہ کے سیکرٹری کے سپرد نہ کیا جائے۔

ایک دفعہ جب مناسب طریقہ سے الزام پیش کر دیا جائے تو انتظامی محکمہ کے سیکرٹری کی ذمہ داری ہے کہ مُبیینہ مجرم کا نام یا مُبیینہ جرم کی نوعیت بتائے بغیر، انتظامی محکمہ کو آگاہ کرے کہ ایک جرم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ مناسب ہوگا کہ انتظامی محکمہ کوئی خاص تعزیری کمیٹی بنائے جو حقائق معلوم کرنے کے لئے پڑنا ل کرے اور پھر کارروائی عمل میں لائے۔

یہ ضروری ہے کہ سنڈ اور ایل سی سی کے قواعد کلیسیا میں تعزیری معاملہ کی کارروائی کے لئے مفصل سہولیات فراہم کی گئی ہوں اور یہ کہنا ضروری ہوگا کہ ان سہولیات پر بلا انحراف عمل کیا جائے۔ کلیسیا میں عدالتی لائحہ عمل میں بددیانتی ناقابل برداشت ہے۔ پاکستان میں کلیسیاؤں نے اس الزام کی وجہ سے بہت نقصان اٹھایا ہے کہ ماضی میں کی گئی کارروائیاں

اکثر جلد بازی، تعصب اور بے قاعدگی پر مبنی تھیں۔ جب عدالتی لائحہ عمل، خاص کر تعزیری معاملہ اگر کسی لحاظ سے بھی نامناسب ہو تو یسوع کی کلیسیا کی عزت فوراً خاک میں مل جاتی ہے۔

تعزیری لائحہ عمل کے مختلف ضروری عوامل حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ کسی ایسے شخص کی طرف سے جس کے جذبات کسی افواہ یا بے بنیاد بات کی وجہ سے مجروح ہوئے ہیں، اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے تفتیش کی درخواست کرنے کی گنجائش۔
- ۲۔ کسی پریسیڈی کو کسی ایسے خادم کی دوسری پریسیڈی میں منتقلی کی درخواست منظور نہیں کرنا چاہیے جس کے خلاف لگائے گئے الزامات کا فیصلہ ابھی نہ ہوا ہو۔
- ۳۔ خاص تعزیری کمیٹی کی تشکیل کے طریقے کا خاکہ موجود ہونا چاہیے اور اس قسم کی کمیٹی کے کام کا لائحہ عمل صاف اور واضح ہونا چاہیے۔
- ۴۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ملزم کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے۔
- ۵۔ ایسے معاملات کے لئے وقت کی معیاد کا تعین ہونا چاہیے۔
- ۶۔ ابتدائی تفتیش کے بعد باقاعدہ الزامات پیش کرنے کا طریقہ کار فراہم کیا جائے۔

۷۔ تعزیری معاملہ میں مستقل جوڈیشل کمیشن کے فریضہ کا بیان

ہونا چاہیے۔

ز۔ مُقَدِّمات

بیشک لاہور چرچ کونسل اور سنڈ آف دی یونا یٹڈ پریسبیٹین چرچ آف پاکستان پوری طرح اس بات کی اہل ہیں کہ اپنے قواعدِ کلیسیا اپنا سکیں اور وہ قواعد اس کتاب کے موجودہ باب میں درج قواعد سے کسی بھی مرحلہ پر مختلف ہو سکتے ہیں۔ تاہم مجھے اُمید ہے کہ قواعدِ کلیسیا کے عمل اور نظریہ کو اتنا اہم سمجھا جائے گا کہ اگر حقائق اجازت دیں تو تدارک کی اور تعزیری دونوں معاملات میں مقدمہ قائم کیا جاسکے گا۔ دُنیا بھر میں زیادہ تر پریسبیٹین کلیسیاؤں میں شاذ و نادر ہی مقدمات قائم کیے جاتے ہیں۔ لیکن جب قائم کئے جاتے ہیں تو پھر قواعدِ کلیسیا کی ہر شق پر بڑی احتیاط سے عمل کیا جاتا ہے تاکہ انصاف قائم ہو اور تمام متعلقہ فریقین کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

ایسی پریسبیٹین کلیسیاؤں میں جن سے میں زیادہ مانوس ہوں، تدارک کی اور تعزیری معاملات، دونوں کے مقدمات دائرہ ہو سکتے ہیں۔ دونوں معاملات کے لئے کسی غیر جانبدار جگہ پر جو اس مقصد کے لئے موزوں ہو پورے سلیقہ سے مقدمہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ سیشن یا مستقل جوڈیشل کمیشن کے کسی ایسے رکن کو نا اہل قرار دے دیا جائے جو ذاتی طور پر اس معاملہ میں دلچسپی رکھتا ہو، کسی فریق سے خونی یا ازدواجی رشتہ رکھتا ہو، کسی فریق کی حمایت یا مخالفت میں سرگرم رہا ہو یا رکنیت اور سکونت کی مختلف شرائط کی وجہ سے نا اہل ہو۔

گواہوں کے حوالہ کے لئے، مقدمہ پر حاضر لوگوں کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے اور ایسے ضروری گواہوں کی ملامت کے لئے جو بلا جواز گواہی دینے سے انکار کریں، انتظامات کا ہونا ضروری ہے۔ حوالہ جات محکمانہ ہوں اور انہیں معقول طریقہ سے پیش کیا جائے۔ تدار کی یا تعزیری مقدمہ کے ہر فریق کو پیش ہونے اور کسی وکیل کی وساطت سے نمائندگی کا حق ہونا چاہیے۔ عام طور پر تعزیری اور تدار کی مقدمات کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے لیکن ہر ایک کی تفصیل کا طے کرنا ضروری ہے۔

عام حالات کی بہ نسبت، مقدمات میں دو طے دینا قدرے مختلف ہوتا ہے۔ اکثر فیصلہ کرنے کے لئے دو تہائی ووٹوں کی اکثریت ضروری ہے۔ تدار کی مقدمہ میں، اگر مستقل جوڈیشل کمیشن کو کسی ماتحت انتظامی محکمہ یا کسی دوسرے جواب دہندہ کی کسی بے قاعدگی یا قصور کا سراغ مل جائے اور اس طرح شکایت کو حق بجانب قرار دے دیا جائے تو کمیشن کسی ایسے فیصلہ کو یا تو غیر مناسب قرار دیدے گا یا ماتحت انتظامی محکمہ کو ہدایت کرے گا کہ اس معاملہ پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے۔ تعزیری مقدمہ میں، سیشن یا کسی مستقل جوڈیشل کمیشن کا کوئی فیصلہ اس وقت حتمی فیصلہ بن جاتا ہے جب تحریری فیصلہ کی نقل پر سیشن یا کمیشن کا سیکرٹری یا ماڈریٹر اپنے دستخط کر دے۔ قواعد کلیسیا میں فیصلہ جات نافذ کرنے، کارروائیوں کا اندراج کرنے اور عملی اور تاریخی مقاصد کے لئے انہیں محفوظ کرنے کی شرائط موجود ہونا چاہئیں۔ کسی بھی فریق، یا سیشن یا مستقل جوڈیشل کمیشن کے لئے اپنی مرضی پر

منحصر رواج ہے کہ وہ فریقین اور اُن کے وکلاء کے علاوہ باقی تمام افراد کو عارضی طور پر کمرہ سے باہر نکال کر، دو تہائی اکثریت کا ووٹ حاصل کرے۔

ح۔ تدار کی یا تعزیری مقدمات میں ثبوت

مقدمہ میں سیشن یا مستقل جوڈیشل کمیشن کے اراکین کو غیر جانبدار ہونا چاہیئے تاکہ وہ اپنے سامنے پیش ہونیوالے ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ کر سکیں نہ کہ سنی سنائی بات یا اُن باتوں کی بنیاد پر جو انہیں دیگر ذرائع سے معلوم ہوں۔ اس طرح باضابطہ ثبوت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ گواہوں کی شہادت کے علاوہ جو زبانی گواہی پیش کرنے ہیں، ثبوت میں عموماً اندراج، تحریریں، مادی اشیاء یا کسی حقیقت کی موجودگی یا عدم موجودگی کو ثابت کرنے کے لئے پیش کی جانے والی دیگر چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

زیادہ تر عدالتی نظام میں خواہ وہ کلیسیائی ہوں یا نہ ہوں، عام طور پر چند ایک اہم پہلوؤں سے متعلق قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ اُن میں مندرجہ ذیل شامل ہوتے ہیں۔

- ۱۔ ثبوت کی اقسام
- ۲۔ گواہوں کی اہلیت
- ۳۔ گواہوں کی ساکھ
- ۴۔ شکایت کی نقل
- ۵۔ جرم کی نقل

۶۔ گواہوں پر جرح ۔

۷۔ ترغیبی سوالات ممنوع

۸۔ نیا دریاقت ہونے والا ثبوت

ط۔ کلیسیائی منرائیں

میں پھر کہتا ہوں کہ ایل۔ سی۔ سی اور سنڈ، جرم کے مرتکب اشخاص کے لئے کوئی بھی مناسب "سزا" تجویز کر سکتی ہیں۔ جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے حالیہ برسوں میں قواعد کلیسیا کو تعزیری کارروائی یا بنیادی طور پر سزا کے لئے استعمال کرنے کے رجحان میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اب اس کا رجحان پاسبانی، تعمیری اور حوصلہ افزا مقصد کی طرف ہے۔ تعزیری مقدمات میں موجودہ کارفرمانے رجحان کے مطابق سزا کے جو مشد رجعات سہانے آتے ہیں وہ ہیں تنبیہ، مخصوص شدہ عہدہ کی حیثیت سے کام کرنے سے معطلی اور مخصوص شدہ عہدہ یا رکنیت سے استخراج۔

۱۔ تنبیہ کسی جرم کی سب سے چھوٹی سزا ہے۔ یہ سزائیں سمیت جرم کی جرم کی نوعیت متعین کرنے اور اس بیان پر مشتمل ہوتی ہے کہ مبینہ شخص آئندہ ایسے جرم کے اجتناب سے محتاط رہے مستقل جوڈیشل کی موجودگی میں باقاعدہ تنبیہ کے بعد قادر مطلق خدا کے حضور شفاعتی دُعا پیش کی جائے۔

۲۔ مخصوص شدہ عہدہ کی حیثیت یا رکنیت سے معطلی کسی زیادہ سنگین جرم کی اونچے درجہ کی سزا ہے۔ یہ ایک مقررہ مدت کے لئے

ہونی چاہیے جو دو سال سے زیادہ نہ ہو۔ باقاعدہ اعلان کے بعد قادرِ مطلق
خدا کے حضور شفاعتی دُعا پیش کی جائے۔

مخصوص شدہ عہدہ سے معطلی کے عرصہ کے دوران، مجرم مخصوص
شدہ عہدہ کی حیثیت سے کام کرنے سے باز رہے۔ رکنیت سے معطلی کے
عرصہ کے دوران مجرم کو اجلاس میں شرکت کرنے اور حق رائے دہی سے اور کسی
عہدہ پر فائز رہنے یا اُس حیثیت سے کام کرنے سے باز رہنا چاہیے۔ اگر
کسی پاسبان کو مخصوص شدہ خادم کے عہدہ سے معطل کیا گیا ہے تو
پریسیڈنسی اُس پلپٹ کو خالی قرار دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ اُس مقدمہ کی
کسی اپیل کا فیصلہ ہونا ابھی باقی نہ ہو۔

۳۔ عہدہ یا رکنیت سے استخراج سزا کا سب سے بڑا دہرہ ہے۔ عہدہ
سے استخراج ایسی سزا ہے جس کی رو سے مجرم کی مخصوصیت اور چناؤ ختم ہو جاتا
ہے اور رکنیت سے ہر طرف کٹے بغیر، مجرم کو تمام عہدوں سے ہٹا دیا جاتا
ہے۔ رکنیت سے استخراج ایسی سزا ہے جس کی رو سے مجرم کی رکنیت ختم کر دی جاتی ہے،
حاضری کی فہرست سے اُس کا نام کاٹ دیا جاتا ہے اور تمام عہدوں پر مجرم کی
مخصوصیت اور چناؤ ختم کر دیا جاتا ہے چھوٹے جرائم کی طرح سزا کے باقاعدہ اعلان
کے بعد قادرِ مطلق خدا کے حضور شفاعتی دُعا پیش کی جائے۔

ی۔ سزا کا اختتام اور بحالی

تنبیہ کی سزا جب نافذ کر دی جائے تو ختم ہو جاتی ہے اور مجرم کے

کلیسیا کے ساتھ اچھے اور باقاعدہ تعلقات قائم ہو جاتے ہیں۔ معطّٰی کی سزا اعلان کردہ مدت کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور مجرم کے کلیسیا کے ساتھ خوشگوار اور باقاعدہ تعلقات بحال ہو جاتے ہیں۔ مخصوص شدہ عہدہ یا رکنیت سے معطّٰی کی سزا پانے والے اشخاص عام طور پر سزا کی اُس مدت سے پہلے بحال ہو سکتے ہیں جسے سزا دینے والے انتظامی محکمہ نے مقرر کیا ہوتا ہے۔ عہدہ یا رکنیت سے خارج ہونے والے افراد کو عام طور پر سزا دینے والا انتظامی محکمہ بحال کر سکتا ہے۔

اگر کلیسیائی قواعد میں سہولت موجود ہے جیسا کہ پچھلے پیرا گراف میں تجویز کیا گیا ہے تو پھر بحالی کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کے لئے کلیسیائی قواعد میں انہیں فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

ک۔ اپیل

اپیل سے مراد کسی تدار کی یا تعزیری معاملہ کو جس کا فیصلہ کسی ذیلی انتظامی محکمہ نے کیا ہو، کارروائی پر نظر ثانی حاصل کرنے کے مقصد کے لئے یا فیصلہ کی تصحیح، ترمیم اور تنسیخ کے لئے یا کارروائی اور فیصلہ کی واپسی کے لئے، کسی اگلے اعلیٰ تر انتظامی محکمہ کے سپرد کرنا ہے۔ تدار کی معاملہ میں صرف اصلی فریقین میں سے ایک یا ایک سے زیادہ افراد اپیل کر سکتے ہیں یا تعزیری معاملہ میں ملزم خود کر سکتا ہے اور اپیل کا تحریری نوٹس دائر کرنے سے یہ مکمل ہوتی ہے۔ اپیل کے تحریری نوٹس کے دائر ہونے سے اُس انتظامی

محکمہ کا دائرہ کار معطل ہو جاتا ہے جس سے اپیل موصول ہوئی ہو۔
 جیسا کہ دیوانی عدالتوں میں دیوانی مقدمہ میں ہوتا ہے، اپیل کے لئے
 چند محدود جواز ہوتے ہیں۔ تحریری اپیل دائر کرنے کے لئے وقت کی پابندی کا
 اطلاق ہونا چاہیئے اور عموماً خاص نکات ہوتے ہیں جن کا اپیل میں شامل ہونا
 ضروری ہے۔ تاہم عام طور پر کسی کلیسیائی عدالت میں اپیل دائر کرنے کا فعل، عائد
 کی گئی سزا کو فریب نہیں دے سکتا۔ تحریری مقدمہ کی صورت میں اگر اپیل کی
 درخواست درست طریقہ اور وقت پر دائر کی گئی ہو تو دیگر تمام کارروائیاں
 معطل ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ مخصوص شدہ عہدہ کی حیثیت سے کام
 کرنے یا رکنیت سے معطلی کی صورت میں اور عہدہ یا رکنیت سے
 استخراج کی صورت میں اُس شخص کو جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا ہے، اُس عہدہ
 کی حیثیت سے کام کرنے، اجلاس میں شرکت کرنے اور ووٹ دینے سے،
 جیسا کہ فیصلہ ہو چکا ہے اُس وقت تک باز رہنا چاہیئے جب تک اپیل
 کا حتمی طور پر فیصلہ نہ ہو جائے۔

اپیل کے طریقہ کار کے لئے مفصل قوانین عموماً قواعد کلیسیا میں اُسی
 طرح شامل ہوتے ہیں جس طرح دیگر مفصل طریقہ کار کا بیان کیا گیا ہو۔

ل۔ اختتامی الفاظ

اس طرح کی کتاب کو اگر کوئی غیر پریسبیٹیرین پڑھے تو وہ اس آخری
 باب میں مفصل بیانات پر سوال اٹھا سکتا ہے کہ اتنا کچھ آخر کلیسیا کے

قانونی ڈھانچہ سے متعلق کیوں؟

ایک غیر پریسیڈنٹیل ایسا سوال کر سکتا ہے جو کسی پریسیڈنٹ کو پہلے ہی معلوم ہے یعنی یہ کہ پاکستان کی دونوں پریسیڈنٹ کلبسیاٹس بُری طرح مقدمہ بازی میں مُلوث ہیں۔ تقریباً ہر شخص جھنجلاہٹ اور پریشانی کا شکار ہے کیونکہ تمام مقدمات دیوانی عدالتوں میں دائر کئے گئے ہیں، کلبسیاٹس عدالتوں میں نہیں۔ کلبسیاٹس عدالتوں میں کوئی ”چھکارا“ یا انصاف دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس طرح بعض اوقات مایوس ہو کر اکثر دوسروں کو نیچا دکھانے کی غرض سے دیوانی عدالتوں کا سہارا لیا گیا ہے۔ اس المیہ کے بارے میں یہ وعظ کرنے کا موقع نہیں کیونکہ تقریباً ہر شخص اس قابلِ ماتم صورتِ حال پر ہنستا ہے۔ اس موجودہ ابتری میں حقیقی معنوں میں جیت کسی کو بھی حاصل نہیں۔

دوسادھی باتیں کہنے کی ضرورت ہے۔ ایک سادہ سے کلبسیاٹس عدالتی نظام کا خاکہ پیش کرنے سے جسے آسانی سے ترتیب دے کر ایل۔ سی۔ سی یا سنڈ یا دونوں استعمال کر سکتے ہیں، میں واضح طور پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ کلبسیاٹس عدالتیں، کلبسیاٹس قواعد کے تمام ضروری عناصر مہیا کرتی ہیں اور کر سکتی ہیں۔ دیوانی عدالتوں سے رجوع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دیگر پریسیڈنٹ کلبسیاٹس میں قابلِ عمل اور تسلی بخش کلبسیاٹس عدالتی نظام موجود ہیں۔ دعوتِ عمل بالکل واضح ہے۔ پاکستانی پریسیڈنٹ کلبسیاٹس انصاف پسند اور قابلِ فہم قواعد کلبسیاٹس اپنائیں۔ اس کے بعد خادمان، ایڈوران اور کلبسیاٹس اراکین کو وہ نظام سیکھنے کا موقع دیں تاکہ لوگ جلد معلوم

کر سکیں کہ کیا غلط ہے کیا درست ہے۔ اس طرح چند لوگوں کی وجہ سے تکلیف اٹھانے سے بچا جاسکتا ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ایک ایسا سادہ اور واضح کلیسیائی عدالتی نظام اپنانے اور استعمال کرنے کی ضرورت ہے جو سزا دینے والا نہیں بلکہ پاسبانی نوعیت کا اور دیکھ بھال کرنے والا ہو۔ دوسری بات بھی اتنی ہی واضح بلکہ زیادہ ضروری ہے۔ مسیحی ساکھ کا وقت آ پہنچا ہے۔ کلیسیائی عدالتی نظام کا مقصد جیسا کہ اس باب کے شروع میں کہا گیا تھا۔۔۔۔۔ کلیسیا کا اپنے اراکین کی ہدایت، نگرانی اور نشوونما۔۔۔۔۔ اور غلطی کے مرتکب افراد کی تعمیری نکتہ چینی۔۔۔۔۔ ہے۔ یسوع مسیح کی خوشخبری اُس وقت تک کبھی صاف طور پر نہیں سنی جائے گی جب تک اس کی قبولیت میں کچھریوں میں جانے کا مسیحیوں کا رسوا کن طرز عمل شامل ہے۔ ایک دیانتدار، انصاف پسند اور فوری کلیسیائی عدالتی نظام کا دستیاب ہونا ضروری ہے۔ کلیسیائی اراکین، ایڈران اور خادمان کو یہ نظام استعمال کرنا چاہیے اور اُن دیانتدارانہ فیصلہ جات پر قائم رہنا چاہیے جو ایمانداری سے کئے گئے ہوں۔

شالوم

(جسارت پر نثر سکر رڈ ڈ لاہی)